کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض گزار ہوئے کہ "آپ معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنا کاتب بنا لیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جی ضرور"

(مسلم :6409)

(المعجم ٤٠) (بَابٌ: مِّنْ فَضَائِلِ أَبِي سُفْيَانَ صَخْرِ بْنِ حَرْبٍ، رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)(التحفة ٨٦)

باب:40۔حضرت ابوسفیان صخر بن حرب رضی اللہ عنہ کے فضائل

[٦٤٠٩] ١٦٨-(٢٥٠١) حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ لَا يَنْظُرُونَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ وَلَا يُقَاعِدُونَهُ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: يَا نَبِيَّ اللهِ! ثَلَاثٌ أَعْطِنِيهِنَّ. قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: عِنْدِي أَحْسَنُ الْعَرَبِ وَأَجْمَلُهُ، أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ، أُزَوِّجُكَهَا، قَالَ: «نَعَمْ» قَالَ: وَمُعَاوِيَةُ تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ، قَالَ: «نَعَمْ». قَالَ: وَتُؤَمِّرُنِي حَتَّى أُقَاتِلَ الْكُفَّارَ، كَمَا كُنْتُ أُقَاتِلُ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ: «نَعَمْ».

قَالَ أَبُو زُمَيْلٍ: وَلَوْلَا أَنَّهُ طَلَبَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، مَا أَعْطَاهُ ذٰلِكَ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا قَالَ: «نَعَمْ».

[6409] عکرمہ نے کہا: ہمیں ابوزمیل نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حدیث بیان کی، کہا: مسلمان نہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے بات کرتے تھے، نہ ان کے ساتھ بیٹھتے اٹھتے تھے، اس پر انھوں نے نبی ﷺ سے عرض کی: اللہ کے نبی! آپ مجھے تین چیزیں عطا فرما دیجیے (تین چیزوں کے بارے میں میری درخواست قبول فرما لیجیے۔) آپ نے جواب دیا: ''ہاں۔'' کہا: میری بیٹی ام حبیبہ عرب کی سب سے زیادہ حسین وجمیل خاتون ہے، میں اسے آپ کی زوجیت میں دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' کہا: اور معاویہ (میرا بیٹا) آپ اسے اپنے پاس حاضر رہنے والا کاتب بنا دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں۔'' پھر کہا: آپ مجھے کسی دستے کا امیر (بھی) مقرر فرمائیں تا کہ جس طرح میں مسلمانوں کے خلاف لڑتا تھا، اسی طرح کافروں کے خلاف بھی جنگ کروں۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔''

ابوزمیل نے کہا: اگر انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے ان باتوں کا مطالبہ نہ کیا ہوتا تو آپ (ازخود) انھیں یہ سب کچھ عطا نہ فرماتے کیونکہ آپ سے کبھی کوئی چیز نہیں مانگی جاتی تھی مگر آپ (اس کے جواب میں) ''ہاں'' کہتے تھے۔

فوائد ومسائل: ① حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی طرف سے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی پیش کش اس حدیث کے راو... ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی شادی ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ایمان لانے سے پہلے ہو... ساتھ ان کا نکاح، جب وہ حبشہ میں تھیں، نجاشی نے پڑھایا تھا۔ وہاں سے وہ سیدھی مدینہ آ گئیں۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی تجدید کے لیے مدینہ آئے تو اپنی بیٹی ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے گھر بھی گئے۔ انھوں نے اپنے والد کو رسول... بیٹھنے دیا۔ اس حدیث کے راوی عکرمہ بن عمار وہم کا شکار ہو گئے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ان سے کوئی روا... معین رحمہ اللہ نے عکرمہ کو ثقہ کہا ہے۔ اس بنا پر امام مسلم رحمہ اللہ نے ان کی روایت اپنی صحیح میں شامل کر لی لیکن اکثر ا...

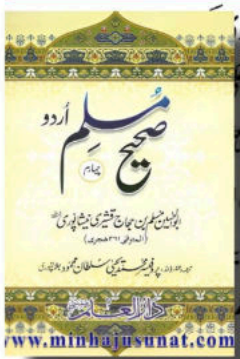

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

بعض جہلاء صحیح مسلم 6409 کو لے کر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سفارشی بھرتی ہوئے گویا کہ سفارش کرنا حرام ہو اور رسول اللہ ﷺ نے حرام کام کی سفارش کو قبول کیا نعوذ باللہ جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ صحیح بخاری 1432 ملاحظہ فرمائیں۔

"رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ تم میرے سے سفارش کیا کرو اس سے تمہیں ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی زبان پہ جو چاہتا ہے فیصلہ کر دیتا ہے۔" اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو سفارش کر کے ثواب ملا اور جب رسول اللہ ﷺ نے سفارش قبول کی تو اللہ تعالیٰ کی وحی سے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنا کاتب مقرر کیا والحمدللہ ۔

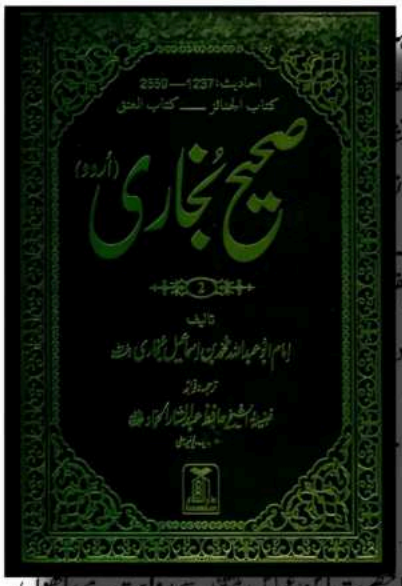

سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ الْعَصْرَ، فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ، فَقُلْتُ أَوْ قِيلَ لَهُ فَقَالَ: «كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّتَهُ فَقَسَمْتُهُ». [راجع: ٨٥١]

انھوں نے کہا
بعد جلد ہی گ
تھے کہ باہر تش
دریافت کیا
ناخالص سو
تھی کہ اسے تف
اسے تقسیم کر د

(٢١) بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَالشَّفَاعَةِ فِيهَا

باب: 21-

١٤٣١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَدِيٌّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ عِيدٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ، ثُمَّ مَالَ عَلَى النِّسَاءِ، وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُلْبَ وَالْخُرْصَ. [راجع: ٩٨]

[1431] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ عید کے دن باہر تشریف لائے، دو رکعت نماز پڑھائی جبکہ اس کے پہلے اور بعد کوئی نماز نہ پڑھی، پھر آپ نے عورتوں کی طرف توجہ فرمائی، حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ہمراہ تھے، چنانچہ آپ نے عورتوں کو وعظ و نصیحت فرمائی اور انھیں صدقہ دینے کا حکم دیا تو عورتوں نے اپنے کنگن اور بالیاں (حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں) ڈالنی شروع کر دیں۔

١٤٣٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ طُلِبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ: «اِشْفَعُوا تُؤْجَرُوا وَيَقْضِيَ اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ مَا شَاءَ». [انظر: ٦٠٢٧، ٦٠٢٨، ٧٤٧٦]

[1432] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی سائل آتا یا آپ سے کوئی حاجت طلب کی جاتی تو فرماتے: ''تم سفارش کر دیا کرو اس سے تمہیں ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی زبان پر جو چاہتا ہے فیصلہ کر دیتا ہے۔''

١٤٣٣ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا

[1433] حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

جہلاء ایک یہ اعتراض بھی کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے جو بھی سفارش کی جاتی وہ قبول کر لیتے چاہے وہ جائز ہو یا نہ گویا کہ رسول اللہ ﷺ ناجائز سفارش بھی قبول کرتے جبکہ یہ بات سراسر غلط ہے۔

جب کوئی شخص نبی ﷺ سے کوئی سفارش کرتا اور نبی ﷺ سمجھتے کہ وہ اس چیز کا اہل نہیں یا وہ سفارش جائز نہیں تو نبی ﷺ کبھی وہ سفارش قبول نہ کرتے مثلاً یہ صحیح مسلم کی حدیث 4719 جب سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے سفارش کی کہ مجھے عامل بنا دیں تو نبی ﷺ نے اسے قبول نہ کیا اور فرمایا کہ تم ابھی کمزور ہو اس کے اہل نہیں۔ یہ بات بھی دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی سفارش قبول کی کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتب مقرر کر لیں تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اس عہدے کے بالکل اہل تھے والحمدللہ۔

فیصلہ ہے، تین (مرتبہ یہی مکا
حکم دیا، اس شخص کو قتل کر دیا گ
رات کے قیام کے بارے میں
(یعنی) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے
میں سوتا بھی ہوں اور قیام بھی
میں جس اجر کی امید رکھتا ہوں
توقع رکھتا ہوں۔

(المعجم ٤) – (بَابُ كَرَاهَةِ الْإِمَارَةِ بِغَيْرِ ضَرُورَةٍ)(التحفة ٥٧)

باب:4- ضرورت کے بغیر امارت طلب کرنا مکروہ ہے

[٤٧١٩] ١٦-(١٨٢٥) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي أَبِي، شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ الْأَكْبَرِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي؟ قَالَ: فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِي، ثُمَّ قَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! إِنَّكَ ضَعِيفٌ، وَإِنَّهَا أَمَانَةٌ، وَإِنَّهَا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ، إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا».

[4719] ابن حجیرہ اکبر نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: میں نے عرض کی: اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے عامل نہیں بنائیں گے؟ آپ نے میرے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا: ''ابوذر! تم کمزور ہو، اور یہ (امارت) امانت ہے اور قیامت کے دن یہ شرمندگی اور رسوائی کا باعث ہوگی، مگر وہ شخص جس نے اسے حق کے مطابق قبول کیا اور اس میں جو ذمہ داری اس پر عائد ہوئی تھی اسے (اچھی طرح) ادا کیا۔ (وہ شرمندگی اور رسوائی سے مستثنیٰ ہوگا۔)

[٤٧٢٠] ١٧-(١٨٢٦) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْمُقْرِئِ قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي سَالِمٍ

[4720] ابوسالم جیشانی نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوذر! میں دیکھتا ہوں کہ تم کمزور ہو اور میں تمہارے لیے وہی چیز پسند کرتا ہوں جسے اپنے لیے پسند کرتا ہوں، تم کبھی دو آدمیوں پر امیر نہ بننا اور نہ یتیم کے مال کا متولی بننا۔''

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

بعض جہلاء یہ اعتراض بھی کرتے ہیں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کا انکار کرنے کے حوالے سے کہ نبی ﷺ تو ہر کسی کی سفارش قبول کر لیتے تھے تو سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی سفارش پہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتبِ وحی مقرر کر دیا تو یہ کوئی بڑی بات نہیں۔

یہ جہلاء کہنا چاہتے ہیں کہ گویا نبی ﷺ ناجائز سفارشات کو بھی قبول کرتے تھے نعوذ باللہ جبکہ حقیقت اس کے منافی ہے۔ بخاری 3475 ملاحظہ فرمائیں کہ جب نبی ﷺ کے محبوب صحابی سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بھی سفارش کی نبی ﷺ سے کہ اس چوری کرنے والی کے ہاتھ نہ کاٹے جائیں لیکن نبی ﷺ نے ان کی یہ سفارش قبول نہ کی۔ اس کے برعکس سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی سفارش پہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتبِ وحی مقرر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اس عہدے کے لائق تھے۔

فِرَارًا مِّنْهُ». [انظر: ٥٧٢٨، ٦٩٧٤]

٣٤٧٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، وَأَنَّ اللهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ، لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ». [انظر: ٥٧٣٤، ٦٦١٩]

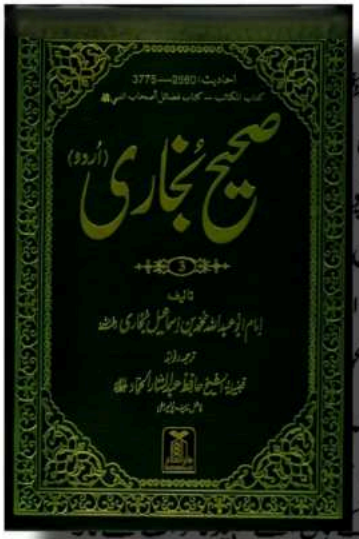

[3474] نبی ﷺ
روایت ہے، انھوں
طاعون کے متعلق پو
عذاب ہے، اللہ جن
مسلمانوں کے لیے
ہے۔ جب کہیں طاع
میں صبر کر کے بغرض
ہو کہ اللہ تعالیٰ نے
پیش آئے گی، اللہ

٣٤٧٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا: وَمَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ فَقَالُوا: وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُودِ اللهِ؟» ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَايْمُ اللهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا». [راجع: ٢٦٤٨]

[3475] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: قبیلۂ مخزوم کی ایک عورت نے چوری کر لی تو قریش اس کے معاملے میں بہت پریشان ہوئے۔ انھوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کون گفتگو کرے؟ طے پایا کہ صرف حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما جو رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں وہ آپ سے اس کے متعلق بات کرنے کی جرأت کر سکتے ہیں، چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق آپ سے سفارش کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(اے اسامہ!) کیا تم اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے متعلق سفارش کرتے ہو؟'' پھر آپ نے کھڑے ہو کر یہ خطبہ دیا اور فرمایا: ''تم سے پہلے لوگوں کو اس امر نے تباہ کیا کہ جب ان میں سے کوئی دولت مند اور معزز آدمی چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور اور غریب آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے۔ اللہ کی قسم! اگر (میری لخت جگر) فاطمہ بنت محمد (ﷺ) بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دوں گا۔''

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

اہلبیت کے فرد سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی گواہی کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کاتبِ وحی ہیں۔ (دلائل النبوہ للبیہقی 243/6 وسندہ حسن)

بعض جو اشکال پیش کرتے ہیں کہ اس روایت کہ جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق کہ ان کا پیٹ نہ بھرے تو عرض ہے کہ یہ کوئی بدعا نہیں یہ عرب کا تکیہ کلام ہے محاورۃ ایسے کلمات کہے جاتے ہیں جہاں صحیح مسلم 6628 پہ یہ حدیث موجود ہے وہیں 6627 پہ یہ الفاظ موجود ہیں کہ "ام انس تیری عمر نہ بڑھے" یعنی کہ توں مر جائے تو یہ الفاظ بدعا کے نہیں۔ امام نوویؒ نے اس حدیث پہ یہ باب قائم کیا "نبی ﷺ کا ایسے آدمی پہ لعنت کرنا یا اس کے خلاف دعا فرمانا حالانکہ وہ اس کا مستحق نہ ہو تو ایسے آدمی کے لئے اجر اور رحمت ہے" ابوداؤد 332 ابوذر تیری ماں تجھے گم پائے صحیح بخاری 1561 میں ہے کہ صفیہ توں بانجھ ہو۔تو جس طرح یہ کلمات بدعا کے نہیں اسی طرح محدثین اس بات پہ متفق ہیں کہ یہ حدیث سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں ہے۔مزید تفصیل کے لئے دیکھیں "کتاب خال المومنین مولانا عبدالرزاق رحمانی صحفہ 265-254"

فقلتُ : أتيتُ وهو يأكل فأرسلني(١٠) فقال : لا أشبعَ اللهُ بَطْنَهُ .

رواه مسلم في الصحيح عن إسحاق بن منصور(١١) ومن حديث أمية بن خالد ، عن شعبة عقيب حديث أنس بن مالك عن النبي ﷺ إني آشترطت على ربي فقلت إنما أنا بشر أرضى كما يرضى البشر ، فأيُّمَا أحدٍ دعوت عليه من أمتي بدعوة ليس لها بأهلٍ أن تجعلها له طهوراً وزكاةً وقُربةً تقرِّبه بها يوم القيامة ، وقد روي عن أبي عوانة عن أبي حمزة أنه استجيب له فيما دَعَا في هذا الحديث على معاوية ـ رحمه الله ـ .

أخبرناه أبو عبد الله الحافظ ، حدثنا علي بن حَمْشَاد ، حدثنا هشام بن علي ، حدثنا موسى بن إسماعيل ، حدثنا أبو عوانة ، عن أبي حمزة ، قال : سمعتُ ابن عباس ، قال : كنت ألعبُ مع الغلمان فإذا رسول الله ﷺ قد جاء فقلت : ما جاء إلاَّ إليَّ فآختبأتُ على بابٍ فجاء فحطأني حَطأةً فقال : « آذهب فآدعُ لي معاوية » وكان يكتب الوحي قال : فذهبت فدعوته له فقيل : إنه يأكل ، فأتيتُ رسول الله ﷺ فأخبرته فقال : « فآذهب فآدْعُهُ » فأتيتهُ فقيل : إنه يأكل فأتيت رسول الله ﷺ فأخبرته فقال في الثالثة : « لا أشبعَ اللهُ بَطْنَهُ » ، قال : فما شبع بطنه » ، قال : فما شبع بطنه أبداً وروي عن هُريم عن أبي حمزة في هذا الحديث زيادة تدل على الاستجابة .

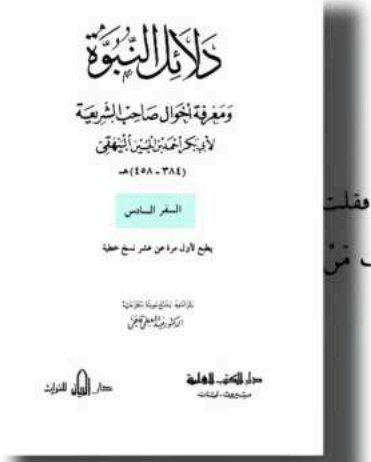

(١٠) في (أ) زيادة العبارة التالية : فأرسلني الثانية فأتيته وهو يأكل ، فقلت

(١١) أخرجه مسلم في ٤٥ ـ كتاب البر والصلة والآداب (٢٥) باب من عليه ، ص (٤ : ٢٠١٠).

کیا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ بڑھ گیا تھا اور انہوں نے بیٹھ کر خطبہ دینا شروع کر دیا؟

جو روایت پیش کی جاتی ہے "کتاب الاوائل" سے کہ سیدنا معاویہؓ کا پیٹ بڑھ گیا اور انہوں نے سب سے پہلے بیٹھ کر خطبہ دینا شروع کر دیا تو یہاں اس کی سند ذکر نہیں۔ حاشیہ میں "مصنف ابن ابی شیبہ" کا حوالہ دیا گیا ہے وہ سنداً ثابت نہیں اس میں "مغیرہ بن مقسم الضبی" راوی موجود ہے اور "عن" سے بیان کر رہا ہے سماع کی صراحت ثابت نہیں لہذا روایت ضعیف ہے۔

أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ بِهَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِي اثْنَي عَشَرَ رَجُلًا. [1]

''سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی آمد سے قبل مدینہ میں مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے بارہ آدمیوں کو اسلام پر جمع کیا۔''

سب سے پہلے بیٹھ کر خطبہ دینے والے

امام شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ جَالِسًا مُعَاوِيَةُ حِيْنَ كَبُرَ وَكَثُرَ شَحْمُهُ وَ عَظُمَ بَطْنُهُ. [2]

''سب سے پہلے جس نے بیٹھ کر خطبہ (جمعہ) دیا وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں جس وقت وہ بوڑھے ہوئے اور ان پر چربی چڑھ گئی اور پیٹ بڑا ہو گیا۔''

سب سے پہلے عراق میں جمعہ پڑ

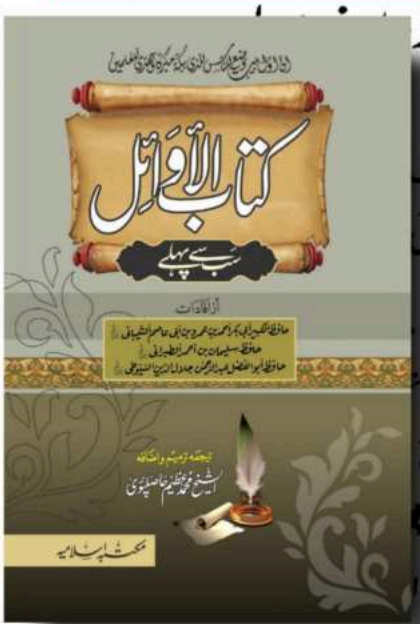

ضعیف

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

... الآية﴾ المَهْدِيُّ العَبَّاس. [4]

''سب سے پہلے جس شخص نے خطبہ جمعہ

---

[1] لطائف المعارف:٥٥٧؛ تلقيح الفهوم اهل الاثر:٤٦٤؛ السكتواری:٩٤؛ الاوائل للسيوطی۔ [2] مصنف ابن ابی شیبة: ١/١١٣، ١٤/٧٩؛ السيوطی فی الدر:٦/٢٢٢؛ تاريخ الخلفاء، ص:٧٧۔ [3] الاوائل للسيوطی؛ السكتواری: ٩٤۔
[4] الأوائل للسيوطی؛ السكتواری:٩٥۔

کیا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ بڑھ گیا تھا؟

اس حوالے سے جو روایت پیش کی جاتی ہے وہ ضعیف ہے۔ مسلم اصول ہے کہ بخاری و مسلم کے علاوہ مدلس کی عن والی روایت بغیر سماع کی تصریح کے ضعیف ہوتی ہے۔ مذکورہ سند میں "مغیرہ بن مقسم الضبی" راوی مدلس ہے اور "عن" سے بیان کر رہا ہے سماع کی صراحت نہیں کی لہذا روایت ضعیف ہے۔

(تعریف أهل التقدیس بمراتب الموصوفین بالتدلیس ابن حجر 46/1
الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین 12)

كِتَابُ الأَوَائِلِ

(١) بَابُ أَوَّلِ مَا فُعِلَ وَمَنْ فَعَلَهُ

سب سے پہلے کون سا عمل کس نے کیا؟

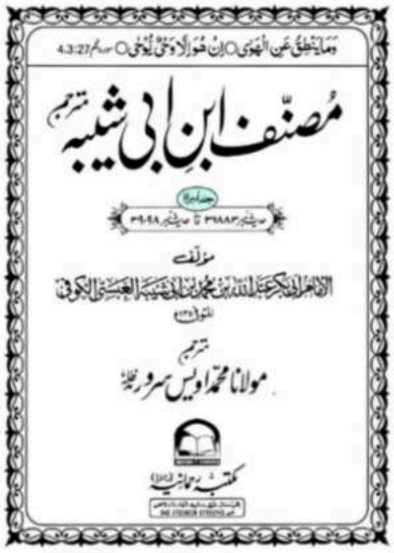
وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝ سورہ النجم 53:3,4
مُصنّف ابنِ ابی شیبہ مترجم
جلد ۱۱
مؤلف
مترجم
مولانا محمد اویس سرور
مکتبہ رحمانیہ

ضعیف

قَرَأْتُ عَلَى مَسْلَمَةَ بْنِ الْقَاسِمِ ، حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بِبَغْدَادَ ، فِي رَبِيعٍ [illegible] وَعِشْرِينَ وَثَلَاثَ [illegible] بْهدوس [illegible] سَنَةَ تِسْعِينَ [illegible] أَبِي شَ [illegible]

٣٦٨٨٢ [illegible] بِالْ [illegible] يَوْمًا

٣٦٨٨٣ [illegible] كا عهد [illegible] ن تک یوں [illegible]

٣٦٨٨٤) حَدَّثَنَا [illegible] ، قَالَ : أَوَّلُ مَ [illegible]

وَأَوَّلُ مَنْ أَذَّنَ فِي الْعِيدَيْنِ زِيَادٌ.

(۳۶۸۸۴) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے عیدین کے لئے منبر لئے اذان زیاد نے دلوائی۔

(٣٦٨٨٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ جَالِسًا مُعَاوِيَةُ حِينَ كَبِرَ وَكَثُرَ شَحْمُهُ وَعَظُمَ بَطْنُهُ.

(۳۶۸۸۵) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے بیٹھ کر خطبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ لیکن یہ اس وقت ہوا جب وہ بوڑھے ہو گئے تھے، جسم فربہ اور پیٹ بڑھ گیا تھا۔

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

ابو اسحاق، نشل بن دارم رحمہ اللہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ کاتبِ وحی ہیں۔

(الطوریات للسلفی 1299 وسندہ صحیح)

١٢٩٩- **أنشدنا** أبو عبد الله الصوري ، أنشدنا أبو محمَّد عبد الرحمن ابن عمر بن محمَّد بن سعيد التُّجيبي ، و أبو العبَّاس مُنير بن أحمد بن الحسن الخلَّال قالا : أنشدنا أبو الطَّيِّب محمد بن جعفر غُنْدَر(١) ، [ل٢٧٧/ب] أنشدنا نَهْشَلُ بنُ دَارِم لنفسه :

يـهُـودُ الْمُسْـلِـمِـينَ رَوَافِـضـوهُـمْ إِلـهَـي لا تـدَعْ مِـنـهُـمْ بَـقِـيَّـه
فَـقَـدْ كَـرِهُـوا الْـكِـتَـابَ وحَـرَّفـوهُ لِـكَـيْ تَـخْـفَـى أُمُـورُهُـمُ الـشَّـنِـيَّـه
لَـهُـم جَـفْـرٌ تَـعـالَـى الـلـه عـمَّـا حَ
فَـحَـيْـثُ وَجَـدْتُـمُـوهُـمْ فَـاقْـتُـلُـوهُـمْ وَ
فَـقَـدْ أَمَـرَ الـنَّـبِـيُّ بِـقَـتْـلِ قَـوْمٍ لَ
هُـمْ جَـحَـدُوا الـنَّـبِـيَّ وَعَـانَـدُوهُ تَ
كَـمَـا بَـرِئَ الـنَّـوَاصِـبُ مِـنْ عَـلِـيٍّ فَ
وَلا حَـيًّـا كِـلابَ الـنَّـارِ أَيْـضًـا فَ
خَـلِـيـلِـيْ عُـدْ عَـنْ أَهْـوَاءِ جَـهْـمٍ وَ
فَـمَـحْـضُ الـدِّيـنِ إِنْ فَـتَّـشْـتَ عَـنْـهُ فَ
رَضُـوا بِـالـلـهِ رَبًّـا ثُـمَّ قَـالُـوا مُ
وَ صَـدِّيـقٌ خَـلِـيـفَـتُـهُ عَـلَـيْـنَا وفَـارُوقٌ حَـكَـاهُ عَـلَـى الـشَّـرِيـه
وعُـثْـمَـانٌ وَخَـامِـسُـهُـمْ عَـلِـيٌّ أبو السِّبْطَيْنِ بَعْلُ الهاشميَّه
وَطَـلْـحَـةُ و الـزبـيـرُ مَـعَ ابـنِ عـوْفٍ وسعدٌ والسَّعيدُ على البقيَّه

وَأصحابُ النَّبيِّ فخيرُ قرْنٍ مَضَى ويكونُ حَتَّى السَّاعِريه (١)
وَلا تنْسَى مُعَاوِيةَ بنَ صَخْرٍ رَدِيفاً لِلنبيِّ عَلَى المَطِيَّه[ل٢٧٨/أ]
وَ كَاتِبَ وَحْيِ خَالِقِنَا بِفَهْمٍ وخَالَ المُؤْمِنِينَ ذَوِي الرِّضِيَّه(٢)

١٣٠٠- **أنشدنا** محمد ، أنشدنا أبو محمد عبد المحسن بن غلبون الصوري :

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ مومنوں کے ماموں، ابوعبد الرحمن بن ابو سفیان صخر بن حرب، اموی خلیفہ اور کاتبِ وحی ہیں۔ فتح مکہ والے سال مشرف بہ اسلام ہوئے۔

(التوضیع لشرح الجامع الصحیح 343/3)

وقد اتفق أصحاب الأطراف وغيرهم عَلَىٰ أنه من حديث ابن شهاب، عن حميد فتنبه لذلك، وقد وقع للبخاري مثل هٰذا في كتاب التوحيد في باب: قوله عليه السلام: «رجل آتاه الله القرآن» فقال فيه: (حدثنا)[١] علي بن عبد الله، (ثنا)[٢] سفيان، قَالَ الزهري. وذكر الحديث، ثمَّ قَالَ[٣]: سمعت من سفيان مراراً لم أسمعه يذكر الخبر وهو من صحيح حديثه[٤]. لكن يمكن أن يقال: سفيان مدلس. فنبه عليه البخاري لأجل ذَلِكَ.

ثالثها: في التعريف برواته غير من سلف:

أما معاوية (ع) فهو خال المؤمنين، أبو عبد الرحمن بن أبي سفيان صخر بن حرب الخليفة الأموي كاتب الوحي، أسلم عام الفتح، وعاش ثمانيًا وسبعين سنة، ومات سنة ستين في رجب[٥]. ومناقبه جمة، وليس في الصحابة معاوية بن صخر غيره، وفيهم: معاوية فوق العشرين[٦].

---

(١) في (ف): نا.

(٢) في (ف): نا.

(٣) القائل هو: عليّ بن المديني وهو الراوي عن سفيان

(٤) سيأتي برقم (٧٥٢٩) كتاب: التوحيد، باب: قول النبي

(٥) انظر ترجمته في: «معجم الصحابة» للبغوي ٥/ ٦٣ لابن قانع ٣/ ٧٢ (١٠٢٦)، «معرفة الصحابة» ٥/ «الاستيعاب» ٣/ ٤٧٠- ٤٧٥ (٢٤٦٤)، «أسد الغابة «الإصابة» ٣/ ٤٣٣- ٤٣٤ (٨٠٦٨).

(٦) منهم معاوية بن ثعلبة، معاوية بن ثور، معاوية بن معاوية بن الحكم، معاوية بن حيدة، معاوية بن معاوية بن عبد الله بن أبي أحمد، معاوية بن عبد الله، قرمل، معاوية الليثي، معاوية بن محصن، معاوية معاوية بن نوفل، معاوية الهذلي، معاوية بن أنس الس

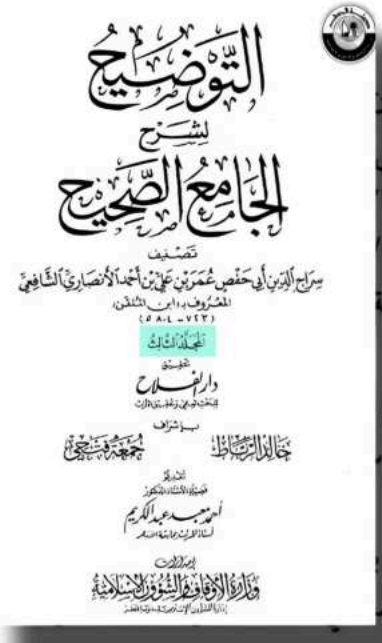

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

صحیح البخاری کے شارح امام اصبہانی رحمہ اللہ اہل حدیث کا اجماعی عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو وحی الٰہی کا کاتب و امین، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سواری پہ سوار ہونے اور مومنوں کے ماموں ہونے کا شرف حاصل ہے۔

(الحجة في بيان المحجة وشرح عقيدة أهل السنة للصبهاني 232/1)

مخلوق، منه بدا وإليه يعود، ومن قال: إنه مخلوق فهو كافر بالله جهمي، ومن وقف في القرآن فقال: لا أقول: مخلوق ولا غير مخلوق فهو واقفي جهمي، ومن قال: لفظي بالقرآن مخلوق، فهو لفظي[1] جهمي، ولفظي بالقرآن وكلامي بالقرآن وقراءتي وتلاوتي للقرآن قرآن، والقرآن حيثما تلي
[٤٦/أ] وقرئ وسمع وكتب وحيثما تصرف[2] فهو غير مخلوق/وأن أفضل الناس وخيرهم/بعد رسول الله ﷺ أبو بكر الصديق، ثم عمر الفاروق، ثم عثمان ذو النورين، ثم عليّ الرضا رضي الله عنهم أجمعين، فإنهم الخلفاء الراشدون المهديون، بويع كل واحد منهم يوم بويع، وليس أحد أحق بالخلافة منه[3]، وأن رسول الله ﷺ شهد للعشرة بالجنة، وهم أبو بكر وعمر وعثمان وعلي وطلحة والزبير وسعد وسعيد وعبد الرحمٰن بن عوف، وأبو عبيدة بن الجراح رضي الله عنهم، وأن عائشة الصديقة بنت الصديق حبيبة حبيب الله مبرأة من كل دنس، طاهرة من كل ريبة، فرضي الله عنها، وعن جميع أزواج رسول الله ﷺ أمهات المؤمنين الطاهرات وأن معاوية بن أبي سفيان كاتب وحي الله وأمينه، ورديف رسول الله ﷺ وخال المؤمنين رضي الله عنه، وأن الله عز وجل استوى على عرشه بلا كيف ولا تشبيه ولا تأويل، فالاستواء معقول، والكيف فيه مجهول، والإيمان به واجب، والإنكار له كفر، وأنه جل جلاله مستوٍ على عرشه بلا كيف، وأنه جل جلاله بائن من خلقه والخلق بائنون منه، فلا حلول ولا ممازجة ولا اختلاط ولا ملاصقة لأنه الفرد البائن من خلقه، الواحد الغني عن الخلق، علمه بكل مكان، ولا يعزب عنه مثقال ذرة في الأرض ولا في ال وما تكنه الصدور ﴿وما تسقط من ورقة إلا يعلمها

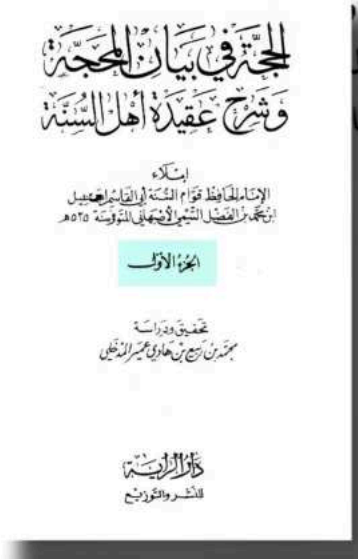
الحجة في بيان المحجة
وشرح عقيدة أهل السنة
إملاء
الإمام الحافظ قوام السنة أبي القاسم إسماعيل
ابن محمد بن الفضل التيمي الأصبهاني المتوفى سنة ٥٣٥هـ
الجزء الأول
تحقيق ودراسة
محمد بن ربيع بن هادي عمير المدخلي
دار الراية
للنشر والتوزيع

(١) تقدم تعريف الواقفة واللفظية.
(٢) في جـ «يصرف».
(٣) في الأصل «منهم» وهو خطأ.
(٤) في جـ «ولا يعزب».

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

جب دشمنانِ صحابہ نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے کاتبِ وحی ہونے کا انکار کیا تو شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا "علم اور دلیل کا اس دعویٰ سے کیا تعلق ؟ اس پہ کیا دلیل ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے صرف خطوط لکھے ہیں اور وحی کا ایک لفظ بھی نہیں لکھا؟"

(منہاج السنہ النبویہ 427/4)

﴿فصل﴾

تابع الرد على مزاعم الرافضي عن معاوية رضي الله عنه

وأما قول الرافضي: «وسمّوه كاتب الوحى ولم يكتب له كلمة[1] واحدة من الوحى».

•فهذا قول بلا حجة ولا علم[2]، فما الدليل على أنه لم يكتب له كلمة[3] واحدة من الوحى•، وإنما كان يكتب له رسائل؟

وقوله: «إن كتاب الوحى كانوا بضعة عشر أخصّهم وأقربهم إليه علىّ».

فلا ريب[4] أن عليًّا كان ممن يكتب له أيضا، كما كتب الصلح بينه وبين المشركين عام الحديبية. ولكن كان يكتب له أبو بكر وعمر أيضا، ويكتب له زيد بن ثابت [بلا ريب][5].

ففى الصحيحين أن زيد بن ثابت لما نزل ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ [سورة النساء: ٩٥] كتبها [له][6]

(١) أ، ب: ولم يكتب له ولا كلمة؛ ص، ر، هـ: ولم يـ
(*-*) : ما بين النجمتين ساقط من (و).
(٢) ن، م: بلا علم ولا حجة.
(٣) أ، ب: لم يكتب له ولا كلمة..
(٤) أ، ب، ص: ولا ريب.
(٥) بلا ريب: فى (أ)، (ب) فقط.
(٦) له: زيادة فى (أ)، (ب). وفى (و): كتبها زيد بن ث
رضى الله عنه فى: البخارى ٤٨/٦ (كتاب الـ
القاعدون...)؛ مسلم ١٥٠٨/٣ - ١٥٠٩ (كتاب الـ

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن عفان، سیدنا علی بن ابی طالب، سیدنا زید بن ابی ثابت، سیدنا خالد بن سعید بن العاص، سیدنا معاویہ بن ابی سفیان، سیدنا العلاء بن الحضرمی و حنظلہ بن ابی ربیع رضی اللہ عنہم یہ سب حضرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتبِ وحی تھے۔

(الهبات السنية 142)

الهبات السَّنِيَّةُ العَلِيَّةُ
على
أبياتِ الشاطِبِيَّةِ الرائيَّةِ
ملا علي القاري الهروي

ثابت ومن أضيف إليه من أهل الإتقان والضبط ف
بمكان عظيم في معرفة الكتابة، وقد اختاره النبي ﷺ ل
شيئًا عن عدم التحصيل وضعف المعرفة، فإياك أن تس
العرب أهل الكتاب والأقلام، ففي هجائهم ضعف و
يحتج بقوله ﷺ: "إنا أمة أمية لا نكتب ولا نَحْسُ
يكتب؛ فإن عدم كتابته كان زيادة دلالة في معجزته
تعالى: ﴿وَمَا كُنتَ تَتْلُوا۟ مِن قَبْلِهِۦ مِن كِتَٰبٍ وَلَا تَخُطُّهُۥ بِيَمِينِكَ﴾ [العنكبوت:٤٨].

وأما بقية العرب فكان الغالب عليهم عدم القراءة والكتابة، والحكم باعتبار الأغلب؛ وإلا فجماعة منهم كانوا أرباب الكتابة وهم في الغاية القصوى في المعرفة والفطانة، وكُتَّابُ رسول الله ﷺ: عثمان بن عفان، وعلي بن أبي طالب، وزيد بن ثابت، وأُبَيُّ بن كعب، وأبان بن سعيد، وخالد بن سعيد بن العاص، ومعاوية بن أبي سفيان(٢)، والعلاء بن الحضرمي، وحنظلة بن الربيع رضي الله عنهم، وكل هؤلاء كُتَّابُ الوحي لرسول الله ﷺ، وكان الزبير بن العوام، وجهم بن الصلت؛ يكتبان أموال الصدقة، وكان حذيفة يكتب خرص النخل، وكان المغيرة بن شعبة والحصين بن نمير يكتبان المداينات والمعاملات(٣)، ولما دخل المصريون على عثمان ضربه رجل

(١) رواه البخاري ك: الصوم باب: قول النبي لا نكتب ولا نحسب (١٩١٣). ومسلم ك: الصيام، باب: وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال والفطر لرؤية الهلال (١٠٨٠).

(٢) معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب الأموي؛ أمير المؤمنين ولد قبل البعثة بخمس سنين، ذكره الداني في تاريخ القراء وقال: وردت عنه الرواية في حروف القرآن، توفي في رجب سنة ستين. اهـ مختصرًا من غاية النهاية في طبقات القراء ٢/ ٣٠٣ ترجمة رقم (٣٦٢٥) وانظر: الإصابة ٣/ ٤٣٣ ترجمة رقم (٨٠٦٨).

(٣) ذكرهم جميعًا ابن كثير وترجم لكل منهم وذكر ما يدل على كونه كان من كتّاب الوحي في البداية والنهاية ٨/ ٣٢١-٣٥٦ وزاد أبا بكر، وعمر، وأرقم بن أبي الأرقم، وثابت بن قيس بن شمّاس، =

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابنِ الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو کتابتِ وحی کا کہا۔

(المنتظم فی تاریخ الملوک والامم 185/5)

باب

ذكر خلافة معاوية(١)

هو معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب بن أمية بن عبد شمس بن عبد مناف. . وأمه هند بنت عتبة بن ربيعة بن عبد شمس.

أسلم وهو ابن ثمان عشرة سنة، واستكتبه النبي ﷺ، وولاه عمر بن الخطاب رضي الله عنه مكان أخيه يزيد لما مات، فلم يزل كذلك خلافة عمر، وأقره عثمان وأفرد له جميع الشام، وقد ذكرنا ما جرى له مع أمير المؤمنين علي بن أبي طالب رضي الله عنه من القتال ومصالحة الحسن إياه، ومبايعته له بالخلافة، وذلك في سنة إحدى وأربعين، فسمي عام الجماعة، فاستعمل على القضاء فضالة بن عبيد، فلما مات استقضى أبا إدريس الخولاني، وكان على شرطته قيس بن حمز سرحون بن منصور الرومي.

وكان معاوية أول من اتخذ الحرس، وأول من حز أمر لعمرو بن الزبير بمائة ألف درهم ففض عمرو الكتاب حسابه إلى معاوية أنكر ذلك وأمر عمراً بردها وحبسه عنه.

وفي هذه السنة

جرى الصلح بين قيس بن / سعد

وذلك أن(٣) قيس بن سعد كان على شرطة جيش

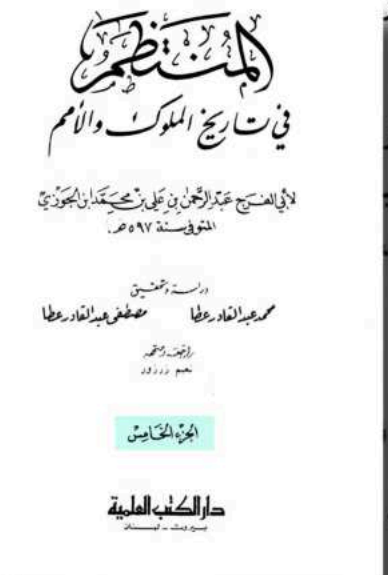

(١) في الأصل: «ذكر حسب معاوية».

(٢) تاريخ الطبري ١٦٣/٥.

(٣) تاريخ الطبري ١٦٤/٥.

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ خلیفہ صحابی ہیں، فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے اور کاتبِ وحی بھی رہے۔

(تقريب التهذيب 6758)

٦٧٤٤ ــ المعافى بن سُليمان الحَرَّاني، أبو محمد الرَّسْعَني، بفتـ
ثم نون، صدوق، من العاشرة، مات سنة أربع وثلاثين

٦٧٤٥ ــ المعافى بن عمران الأزدي الفَهمي، أبو مسعود المَوْ
سنة خمس وثمانين، وقيل سنة ست. خ د س.

٦٧٤٦ ــ المعافى بن عمران الظُّهْري، بكسر المعجمة وسكون الـ
من العاشرة. كن.

٦٧٤٧ ــ مُعان، بضم أوله وتخفيف المهملة، ابن رفاعة السَّلامي
الإرسال، من السابعة، مات بعد الخمسين. ق.

/٢٩٧ ٦٧٤٨ ــ معاوية بن إسحاق بن طلحة بن عبيدالله التيمي
السادسة. خ قد س ق.

٦٧٤٩ ــ معاوية بن جاهِمة، بالجيم، ابن العباس بن مِرداس السُّلـ
س ق.

٦٧٥٠ ــ معاوية بن حُدَيج، بمهملة ثم جيم، مصغر، الكندي، أبو عبدالرحمن وأبو نعيم، صحابي صغير، وقد ذكره يعقوب بن سفيان في التابعين. بخ د س.

٦٧٥١ ــ معاوية بن حُدَيج، آخر، متأخر، كوفي، جعفي، وهو والد أبي خيثمة وأخوَيه. تمييز.

٦٧٥٢ ــ معاوية بن حفص الشَّعبي، الكوفي، نزيل حلب، صدوق، من العاشرة. س.

٦٧٥٣ ــ معاوية بن الحَكَم السلمي، صحابي، نزل المدينة. ر م د س.

٦٧٥٤ ــ معاوية بن حكيم بن معاوية النُّمَيْري، مقبول، من الثالثة. ت.

٦٧٥٥ ــ معاوية بن حَيْدة بن معاوية بن كعب القشيري، صحابي، نزل البصرة، ومات بخراسان، وهو جَد بَهْز بن حكيم. خت ٤.

٦٧٥٦ ــ معاوية بن سَبْرة، بفتح المهملة وسكون الموحدة، السُّوَائي، بضم المهملة والمد، أبو العُبَيْدَيْن، بتصغير وتثنية، ثقة، من الثانية، مات سنة ثمان وتسعين. بخ.

٦٧٥٧ ــ معاوية بن سعيد بن شُريح التُّجِيبي، بضم المثناة وكسر الجيم ثم تحتانية ساكنة وموحدة، المصري، ويقال معاوية بن يزيد، مقبول، من السابعة. ق.

٦٧٥٨ ــ معاوية بن أبي سفيان: صخر بن حرب بن أميّة الأموي، أبو عبدالرحمن، الخليفة، صحابي، أسلم قبل الفتح، وكتب الوحي، ومات في رجب، سنة ستين، وقد قارب الثمانين. ع.

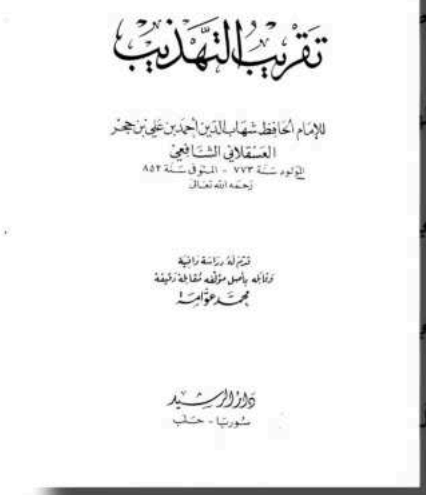

٦٧٤٧ ــ «السلامي» ضبط اللام بالتخفيف ولم يضبط السين بالإهمال، لذلك وضع بخطه تحتها ثلاث نقط، علامة على إهمالها، كما هو معروف.

٦٧٤٨ ــ «صدوق ربما وهم»: بل وثّقه سبعة أئمة، وانفرد أبو زرعة بتضعيفه.

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ الفضل الغلابی نے ذکر کیا ہے کہ زید بن ثابتؓ کاتب وحی تھے اور معاویہؓ نبی ﷺ اور عربوں کے درمیان کاتب تھے ، اس (الفضل الغلابی) نے یہی کہا۔ اور ابن عباسؓ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں کھیل رہا تھا چنانچہ رسول اللہ صلی علیم نے مجھے بلایا اور فرمایا: معاویہ کو میرے پاس بلا کر لے آؤ اور وہ وحی لکھا کرتے تھے۔

(تاریخ اسلام ووفیات المشاهیر والاعلام 541/2)

المدينة يقول: أين فقهاؤكم يا أهل المدينة، سمعتُ رسول الله ﷺ يَنهى عن هذه القُصّة، ثم وضعها على رأسه أو خَدِّه، فلم أرَ على عروس ولا على غيرها أجمل منها على معاوية[1].

وذكر المُفَضَّل الغَلَابي: أنَّ زيد بن ثابت كان كاتب وَحْي رسول الله ﷺ، وكان معاويةُ كاتبَه فيما بينه وبين العرب. كذا قال. وقد صَحَّ عن ابن عباس قال: كنت ألعبُ، فدعاني رسول الله ﷺ وقال: «ادع لي معاوية»، وكان يكتب الوحي[2].

وقال معاوية بن صالح عن يونُس بن سَيْف، عن الحارث بن زياد، عن أبي رُهْم السَّماعي، عن العِرْباض بن سارية: سمعتُ رسول الله ﷺ وهو يدعونا إلى السُّحور: «هَلُمَّ إلى الغداء المبارك». ثم سمعتُه يقول: «اللهم علِّمْ معاوية الكتابَ والحسابَ، وقِهِ العذاب».

رواه أحمد في «مُسنده»[3] وقد وَهِمَ فيه قُتيبة، وأسقط منه أبا رُهْم والعِرْباض.

وقال أبو مُسْهِر: حدثنا سعيد بن عبدالعزيز، عن ربيعة بن يزيد، عن عبدالرحمن بن أبي عَمِيرة المُزني، وكان ... ﷺ قال لمعاوية: «اللهم علِّمه الكتاب ... الحديث رُواته ثقات، لكن اختلفوا في ... صحابي، وروي نحوه من وجوه أُخَر[4].

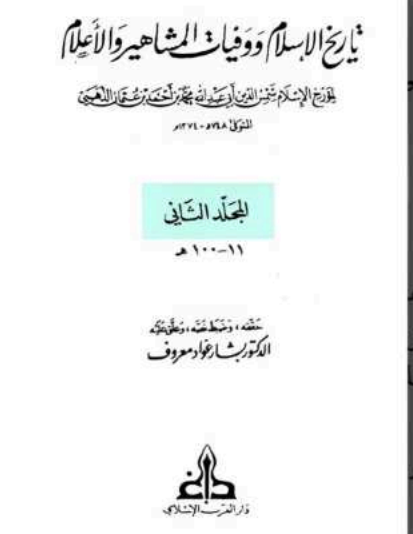

---

(١) إبراهيم صدوق، والحديث صحيح من طرق ع... أخرجه ابن عساكر ٥٩/ ٦٤- ٦٥ من طريق... وأخرجه البخاري ٤/ ٢١١ و٢١٧، ومس... عبدالرحمن، عن معاوية، به. وانظر تخريجه ...

(٢) أخرجه أحمد ١/ ٣٣٥ ومسلم ٨/ ٢٧ من طر... به.

(٣) أحمد ٤/ ١٢٦، وإسناده ضعيف لجهالة ... التقريب». وأخرجه من هذا الطريق أبو ... وغيرهما. وليس عند أبي داود الدعاء لمعاوية.

(٤) هكذا قال وإسناده ضعيف، فقد اختلط سعيد بن عبدالعزيز بأخرة، وقد اضطرب في

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

معافی بن عمران رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی، سسرالی رشتہ دار، کاتب اور وحی الٰہی پر قابلِ اعتماد شخصیت ہیں۔

(تاریخ بغداد 577/1 وسندہ صحیح)

لك فتَفَكَّر في ذلك. قال المِسْور: فعرفت أنَّ مُعاوية ما ذَكَر. قال عُروة: فلم يُسْمَع المِسْور بعد ذلك عليه[1].

أخبرنا محمد بن أحمد بن رِزْق البَزَّاز[2]، إبراهيم بن محمد بن يحيى النَّيسابوري، قال: حدثنا ابن أحمد الحِيري قراءةً عليه، قال: حدثنا عُثمان الرَّبيع بن نافع يقول: مُعاوية بن أبي سُفيان ستر أصـ كَشَفَ الرَّجلُ السِّتْر اجتُرِئَ على ما وراءه.

وأخبرنا ابن رزق، قال: حدثنا أبو الحُسين أحمد بن عُثمان بن يحيى الأدَمي البَزَّاز[3]، قال: حدثنا محمد بن أحمد بن أبي العَوَّام، قال: حدثنا رباح بن الجَرَّاح المَوْصلي، قال: سمعتُ رجلاً يسأل المُعافَى بن عِمْران، فقال: يا أبا مسعود أين عُمر بن عبدالعزيز من مُعاوية بن أبي سُفيان؟ فغَضِبَ من ذلك غَضَبًا شديدًا، وقال: لا يُقاس بأصحاب رسولِ الله ﷺ أحدٌ، مُعاوية صاحبه وصِهْره وكاتبه وأمينُه على وحي الله عزوجل، وقد قال رسولُ الله ﷺ: «دَعوا لي أصحابي وأصهاري فمن سَبَّهُمْ فعليه لعنةُ الله والملائكة والناس أجمعين»[4].

(١) في م: «إلا استغفر له»، وما هنا من ب ١ و ل ١ وهو مجود فيهما، وإسناد هذه الحكاية صحيح، محمد بن خالد بن خلي ثقة كما بيناه في «تحرير التقريب»، وباقي رجال الإسناد ثقات.

(٢) في م: «البزار» آخره راء، مصحف.

(٣) كذلك.

(٤) إسناده ضعيف، لانقطاعه. وهو من حديث أنس بن مالك بهذا اللفظ عند ابن عساكر، كما في الكنز (٣٢٤٧٠). وقوله: «دعوا لي أصحابي» صحيح من حديث أنس، أخرجه أحمد ٣/ ٢٦٦ وغيره. وهو عند مسلم ٧/ ١٨٨ وغيره من حديث أبي سعيد الخدري بلفظ: «لا تسبوا أحدًا من أصحابي»، فلفظة «وأصهاري» غير محفوظة.

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام الطیب الحضرمی رح سیدنا معاویہ رض کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وحی لکھنے والوں میں سے تھے۔

(قلادة النحر فی وفیات اعیان الدھر 379/1)

قلت : وفي « الرياض » للعامري : (أنه سكن البصرة ، ومات بها سنة ثمان وخمسين)[1] ، والله سبحانه أعلم ، رضي الله عنه .

٣٤٣ـ [معاوية بن أبي سفيان][2]

معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب بن أمية بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصي القرشي الأموي أبو عبد الرحمٰن .

أسلم هو وأخوه يزيد وأبوهما يوم الفتح ، ويقال : إن معاوية أسلم يوم الحديبية وكتم إسلامه من أبويه .

وشهد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حنيناً ، وأعطاه من غنائم هوازن مئة بعير وأربعين أوقية ، وكان هو وأبوه من المؤلفة قلوبهم ، ثم حسن إسلامهما .

وكان معاوية أحد كتاب الوحي لرسول الله صلى الله عليه وسلم .

ولما بعث أبو بكر رضي الله عنه الجيوش إلى الشام . . سار معاوية مع أخيه يزيد ، فلما مات يزيد . . استخلفه علىٰ عمله بالشام وهو دمشق ، فأقره عمر رضي الله عنه ، ثم أقره عثمان وأضاف إليه باقي الشام ، ثم حصل بينه وبين علي رضي الله عنهما ما حصل وهو مستقل بالشام ، ثم سلم له الحسن بن علي الأمر في سنة أ[illegible] ما بقيت الأمة علىٰ خلافته ، وأقام بالشام عشرين سنة أميراً وعشرين خليفة ، وتوفي بـ[illegible] تسع وخمسين ـ عن اثنتين وثمانين سنة ، وأوصىٰ أ[illegible] صلى الله عليه وسلم أعطاه إياه ، وأن يجعل مما يلي [illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم ، وأوصىٰ أن تسحق وتج[illegible] بي ذلك وخلوا بيني وبين أرحم الراحمين .

ولما نزل به الموت . . قال : يا ليتني كنت رجلاً من [illegible] الأمر شيئاً ، وكان ابنه يزيد غائباً بحوران وقت وفاة أبيه ،

(١) « الرياض المستطابة » (ص١٠٨) .

(٢) « طبقات ابن سعد » (٦/١٥) ، و« معرفة الصحابة » (٥/٢٤٩٦) [illegible] التاريخ » (٣/١١٩) ، و« أسد الغابة » (٥/٢٠٩) ، و« تهذيب [illegible] النبلاء » (٣/٤١٢) ، و« تاريخ الإسلام » (٤/٣٠٦) ، و« البداية والن[illegible] و« شذرات الذهب » (١/٢٧٠) .

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

علامہ سیوطی رح سیدنا معاویہ رض کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتبِ وحی تھے۔

(تاریخ الخلفاء 323)

خلافة معاوية بن أبي سفيان رضي الله عنهما

[٤١-٦٠هـ][1]

معاوية بن أبي سفيان صخر بن حَرْب بن أمية بن عبد شمس بن عبد مَناف بن قصي الأموي ، أبو عبد الرحمٰن .

أسلم هو وأبوه يوم فتح مكة ، وشهد حنيناً ، وكان من المؤلفة قلوبهم ، ثم حسن إسلامه ، وكان أحد الكُتَّاب لرسول الله صلى الله عليه وسلم .

روي له عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مئة حديث وثلاثة وستون حديثاً .

روىٰ عنه من الصحابة : ابن عباس ، وابن عمر ، وابن الزبير ، وأبو الدرداء[2] ، وجرير البَجَلي ، والنعمان بن بشير وغيرهم .

ومن التابعين : ابن المسيب ، وحميد بن عبد الرحمٰن وغيرهما .

[وصفه وما ورد في فضله رض

وكان من الموصوفين بالدهاء والحلم ، وقد و

أخرج الترمذي وحسنه عن عبد الرحمٰن بن عنه ، عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال لم مَهْدِياً »[3] .

---

(١) انظر ترجمته في : « الطبقات الكبرىٰ » (٦/ ١٥) ، و« الذهب » (٣/ ١٨٨) ، و« معرفة الصحابة » لأبي نعيم (٥/ ٦ و« تاريخ دمشق » (٥٩/ ٥٥) ، و« المنتظم » (٥/ ١٨٥) ، و الغابة » (٥/ ٢٠٩) ، و« تهذيب الكمال » (٢٨/ ١٧٦) ، و والنهاية » (٨/ ١١٧) ، و« الإصابة » (٣/ ٤١٢) .

(٢) اسمه : عويمر بن زيد بن قيس .

(٣) سنن الترمذي (٣٨٤٢) .

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام محمد ابن العماد العکری رح فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رض وحی لکھنے والوں میں سے تھے۔

(شذرات الذہب 270/1)

سنة ستين

فيها توفي مُعَاوِيَةُ بنُ أَبي سُفْيانَ بدِمَشْق في رجب وله ثمان وسبعون سنة، ولي الشَّامَ لعُمَرَ، وعُثْمان عشرين سنةً، وتملكها بعد عليٍّ عشرينَ [أخرى] إلاّ شهراً، وسار بالرعية سيرةً جميلة، وكان من دُهاة العرب وحلمائها، يضرب به المثل، وهو أحد كتبة الوحي، وهو الميزان في حب الصحابة، ومفتاح الصحابة، سئل الإمام أَحْمَدُ بنُ حَنْبَلٍ رضي الله عنه أيهما[1] أفضل مُعَاوِيَةُ أو عُمَرُ بنُ عَبْد العَزِيزِ، فقال: لَغُبارٌ لَحِقَ بأنفِ جَوادِ مُعَاوِيَةَ بين يدي رَسُولِ الله ﷺ خيرٌ مِنْ عُمَرَ بنِ عَبْدِ العَزِيز[2] رضي الله تعالى عنه، وأماتنا على محبته.

وفيها توفي سَمُرَةَ بن جُنْدب الفَزَاري، ف

وبِلال بن الحَارِث المُزَنيُّ.

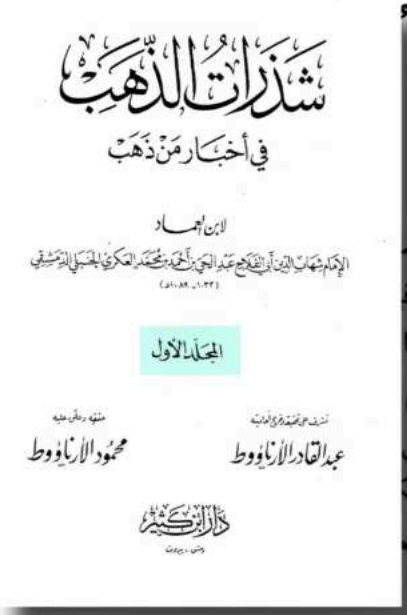

---

(١) في الأصل، والمطبوع: «أيما»، وما أثبتناه يقتضيه الس

(٢) قلت: إن صح هذا من كلام الإمام أحمد رحمه الله، ف
عمر بن عبد العزيز الذي عُدَّ عند الكثيرين من أئمة ا
والذي له من المكارم ما لا يعد ولا يحصى، ومن أهم
التي كانت سائدة في عصور من سبقه من خلفاء بني
المكارم سوى الأمر بتدوين الحديث النبوي الشريف لـ
أمان واطمئنان ورخاء للمسلمين قاطبة، رحمه الله برح
الجنة تحت لواء سيد المرسلين.

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام عمر بن سمرة الجعدي رحمہ اللہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ خال المومنین مومنوں کے ماموں، کاتبِ وحی اور خلیفہ ہیں۔

(طبقات فقهاء اليمن الجعدی 47/1)

فصل

ثم ولی حالَ المؤمنین ، وکاتب وحی رب العـالمین ، معدن الحلم والحکم ، والمشار إليه بالفضل والـکرم ، أعلم أقرانه ، وأسخی أهل زمانه ، أبو عبد الرحمن معاوية بن أبی سفيان صخر بن حرب بن أمية بن عبد شمس القرشی .

أسلم عام الفتح ، وولی الشام لعمر وعثمان عشرين سنة ، وولی الخلافة [٣٨] عشرين سنة إلا شهراً . توفی بدمشق سنة ستين ، وهو ابن اثنتين وثمانين . وقيل : ابن ثمانی وسبعين سنة .

بلغ معاوية أن أهل الـکوفة بايعوا الحسن بن علیّ ، فسار يريد الـکوفة ، وسار الحسن يريده . فالتقوا بموضع من الـکوفة ، فصالح الحسن بن علی معاوية ، وبايع له ودخل (معه)[1] الـکوفة ، ثم انصرف معاوية إلی الشام ، واستعمل علی الـکوفة المغيرة بن شعبة . وقد صوَّب رسول الله صلی الله عليـه وسلم ، فعل الحسن بقوله : إن ابنی هـذا سيّد ، وسيصلـ[illegible] المسلمين[2] (فکان ذلك صلحه لمعاوية ، وسـ[illegible]

وأبوه أبو سفيان أسلم قبيل فتح مکة حـ[illegible] صلی الله عليه وسلم صدقات الطائف ، وذهـ[illegible] رسول الله صلی الله عليه وسلم ، والأخری يوم

---

(١) تـکملة من ح وع .

(٢) الحديث فی البخاری وفيه : ولعل الله [illegible] علی البخاری ٦ : ٤٢٠ و ١١ : ٣٦٠ .

(٣) زيادة من ع .

(٤) تـکملة من ح وع .

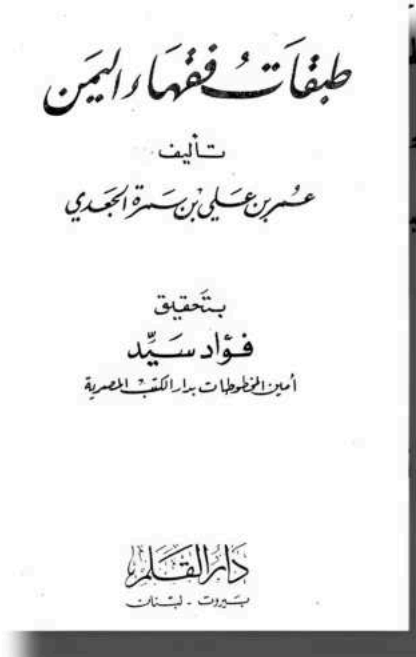

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہؓ کے کاتبِ وحی ہونے پہ اجماع ہے۔

(البدایہ والنہایہ : 354/8)

ومنهم ، رضى اللّٰهُ عنهم ، معاويةُ بنُ أبى سفيانَ صخرِ بنِ حربِ بنِ أميةَ الأُمَوىُّ ، وستأتى ترجمتُه فى أيامِ إمارتِه ، إن شاء اللّٰهُ تعالى . وقد ذكَرَه مسلمُ بنُ الحجاجِ فى كُتَّابِه ، عليه الصلاةُ والسلامُ[٤] . وقد روَى مسلمٌ فى « صحيحِه »[٥] مِن حديثِ عكرمةَ بنِ عمارٍ ، عن أبى زُمَيْلٍ سِماكِ بنِ الوليدِ ، عن ابنِ عباسٍ ، أن أبا سفيانَ قال : يا رسولَ اللّٰهِ ، ثلاثٌ أَعْطِنِيهِنَّ . قال : « نعم » . قال : تُؤَمِّرُنى حتى أُقاتلَ الكُفارَ كما كنتُ أُقاتلُ المسلمين . قال : « نعم » . قال : ومعاويةُ تَجْعَلُه كاتبًا بينَ يدَيك . قال : « نعم » . الحديثَ . وقد أَفْرَدْتُ لهذا الحديثِ جزءًا على حدةٍ بسببِ ما وقَع فيه مِن ذكرِ طلبِه تزويجَ أُمِّ حَبيبةَ مِن رسولِ اللّٰهِ ﷺ ، ولكن فيه مِن المحفوظِ تأميرُ أبى سُفيانَ وتوليتُه معاويةَ مَنصبَ الكِتابةِ بينَ يدَيه ، صلواتُ اللّٰهِ وسلامُه عليه ، وهذا قدْرٌ متفقٌ عليه بينَ الناسِ قاطبةً .

فأما الحديثُ الذى[١] قال الحافظُ ابنُ عَساكرَ فى « تاريخِه »[٢] فى ترجمةِ مُعاويةَ هـٰهنا : أخْبَرَنا أبو غالبِ بنُ البَنَّا ، أنبأنا أبو محمدٍ الجَوْهرىُّ ، أنبأنا أبو علىٍّ محمدُ بنُ أحمدَ بنِ يحيى بنِ عبدِ اللّٰهِ العَطَشىُّ ، حدَّثنا أحمدُ بنُ محمدٍ البُورانىُّ ، ثنا السَّرِىُّ بنُ عاصمٍ ، ثنا الحسنُ بنُ زيادٍ ، عن القاسمِ بنِ بَهرامٍ ، عن أبى الزبيرِ ، عن جابرٍ ، أن رسولَ اللّٰهِ ﷺ استشار جـ ـاَ فـ ـ استكتاب مُعاو ـةَ ، فقال : استَكْتِبْه فإنه أمينٌ . فإنه حديثٌ غريبٌ بل منـ ـ هو أبو عاصمٍ الهمَذانىُّ ، وكان يُؤَدِّبُ المعتزَّ باللّٰهِ ، كـ وقال ابنُ حِبّانَ وابنُ عَدِىٍّ : كان يَسْرِقُ الحديـ ـ الموقوفاتِ ، لا يَحِلُّ الاحتجاجُ به . وقال الدارَقطنىُّ وشيخُه الحسنُ بنُ زيادٍ ؛ إن كان اللؤلؤىَّ فقد ترَكه كثيرٌ منهم بكذبِه ، وإن كان غيرَه فهو مجهولُ العيـ ـ بَهْرامٍ فاثنان ؛ أحدُهما يقالُ له : القاسمُ بنُ بَهْرامٍ الـ ـ الأعرجُ . أصلُه مِن أصْبهانَ ، روَى له النسائىُّ ، عن سعيدِ بنِ جُبيرٍ ، عن ابنِ

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام عبداللہ الخطیب التبریزی رح سیدنا معاویہ رض کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ ان لوگوں میں سے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے وحی لکھا کرتے تھے۔

(الاکمال فی اسماء الرجال 99)

قتل يوم الجمل في صفر سنة ست وثلاثين. حديثه عند

٨٢١ ـ مُرارة بن الربيع: هو مرارة بن الربيع ال
الثلاثة الذين تخلّفوا عن غزوة تبوك وتاب الله عليهم ون
(مرارة) بضم الميم.

٨٢٢ ـ مصعب بن عمير: هو مصعب بن عمير
وفضلائهم، هاجر إلى أرض الحبشة في أول من هاج
ﷺ بعث مصعباً بعد العقبة الثانية إلى المدينة يقرئهم
جمع الجمعة بالمدينة قبل الهجرة، وكان في الجاهلية
أسلم زهد في الدنيا فتخشّف جلده تخشُّف الحية، وقيل
بايع العقبة الأولى، فكان يأتي الأنصار في دورهم
والرجلان حتى فشا الإسلام فيهم، فكتب إلى النبي ﷺ
على النبي ﷺ مع السبعين الذين قدموا عليه في العق
المدينة قبل أن يهاجر النبي ﷺ وهو أول من قدمها و
أكثر وفيه نزل (رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه) وكان إسلامه بعد دخول النبي دار الأرقم.

٨٢٣ ـ معاوية بن أبي سفيان: هو معاوية بن أبي سفيان القرشي الأموي وأمه هند بنت عتبة كان هو وأبوه من مسلمة الفتح ثم من المؤلفة قلوبهم، وهو أحد الذين كتبوا لرسول الله ﷺ الوحي وقيل لم يكتب له من الوحي شيئاً إنما كتب له كتبة. روى عنه ابن عباس وأبو سعيد، تولّى الشام بعد أخيه يزيد في زمن عمر ولم يزل بها متولياً حاكماً إلى أن مات وذلك أربعون سنة، منها في أيام عمر أربع سنين أو نحوه ومدة خلافة عثمان وخلافة علي وابنه الحسن وذلك تمام عشرين سنة ثم استوثق الأمر بتسليم الحسن بن علي إليه في سنة إحدى وأربعين ودام له [الأمر] عشرين سنة، ومات سنة ستين في رجب بدمشق وله ثمان وأربعون سنة وكان أصابته لقوة في آخر عمره، وكان يقول في آخر عمره يا ليتني كنت رجلاً من قريش بذي طوى ولم أر من هذا الأمر شيئاً، وكان عنده إزار رسول الله ﷺ ورداؤه وقميصه وشيء من شعره وأظفاره فقال كفّنوني في قميصه وأدرجوني في ردائه وأزروني بإزاره واحشوا منخري وشدقي ومواضع السجود مني بشعره وأظفاره وخلوا بيني وبين أرحم الراحمين.

٨٢٤ ـ معاوية بن الحكم: هو معاوية بن الحكم السلمي، كان ينزل المدينة وعداده في أهل الحجاز. روى عنه ابنه كثير وعطاء بن يسار وغيرهما مات سنة سبع عشرة ومائة.

٨٢٥ ـ معاوية بن جاهمة: هو معاوية بن جاهمة السلمي، عداده في أهل الحجاز. روى عن أبيه وعنه طلحة ابن عبيد الله.

٨٢٦ ـ مروان بن الحكم: هو مروان بن الحكم، يكنى أبا عبد الملك القرشي الأموي جد عمر بن عبد العزيز، ولد مروان على عهد رسول الله ﷺ قيل سنة اثنتين من الهجرة وقيل عام الخندق وقيل غير ذلك فلم ير النبي ﷺ لأن النبي ﷺ نفى أباه إلى الطائف فلم يزل بها حتى ولي عثمان فردّه إلى المدينة فقدمها وابنه معه. مات بدمشق سنة خمس وستين. روى عن

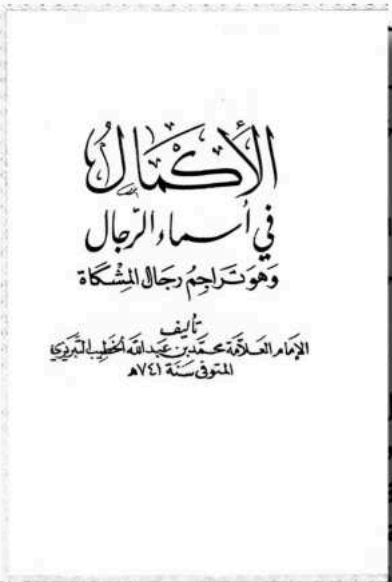

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو خط لکھا گیا کہ آپ ایسے شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں جس کا یہ دعویٰ ہو کہ میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتبِ وحی نہیں مانتا اور نہ ہی انہیں خال المومنین (مومنوں کا ماموں) مانتا ہوں، انہوں نے تلوار کے زور پہ غضب کیا؟ تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا یہ بات انتہائی بری اور ردی کی ٹوکری میں پھینکنے کے قابل ہے ایسوں سے کنارہ کشی کی جائے ان کی مجلس اختیار نہ کی جائے اور ان کی گمراہیاں عوام الناس میں بیان کی جائیں۔

(السنہ للخلال 659 وسندہ صحیح)

٦٥٨ ـ أخبرنا أبو بكر المروذي قال : سمعت هارون بن عبد الله [١] يقول لأبي عبد الله : جاءني كتاب من الرقة أن قوماً قالوا : لا نقول معاوية خال المؤمنين ، فغضب وقال : ما اعتراضهم في هذا الموضع ، يجفون حتى يتوبوا [٢] .

٦٥٩ ـ أخبرني محمد بن أبي هارون ، ومحمد بن جعفر أن أبا الحارث [٣] حدثهم قال : وجهنا رقعة إلى أبي عبد الله ما تقول رحمك الله فيمن قال : لا أقول إن معاوية كاتب الوحي ولا أقول أنه خال المؤمنين ، فإنه أخذها بالسيف غصباً ؟ قال أبو عبد الله : هذا قول سوء رديء ، يجانبون هؤلاء القوم ولا يجالسون ونبين أمرهم للناس[٤].

٦٦٠ ـ وأخبرنا أبو بكر المروذي قال : قلت لأبي عبد الله أيما أفضل معاوية أو عمر بن عبد العزيز فقال : معاوية أفضل ، لسنا نقيس بأصحاب رسول الله ﷺ أحداً ، قال النبي ﷺ : « خير الناس قرني الذي بعثت فيهم » [٥] [٦] .

٦٦١ ـ أخبرني عصمة بن عصام قال : ثنا ـ

[٦٧/أ] وسئل : / من أفضل : معاوية أو عمر ب

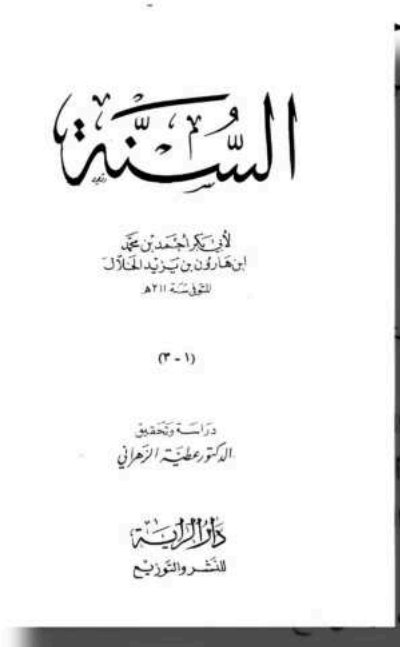

---

(١) الحمال البزار أبو موسى .

(٢) إسناده صحيح .

(٣) أحمد بن محمد الصائغ .

(٤) إسناده صحيح . ولا شك أن معاوية رضي الله ع
وهو أخو أم حبيبة أم المؤمنين رضي الله عنهما .

(٥) أخرجه البخاري بلفظ : خير أمتي قرني ثم ا
عمران بن حصين فلا أدري أذكر بعد قرنه قرنين
باب «فضائل أصحاب النبي ومن صحب ا
فتح ٣/٧ .

(٦) إسناده صحيح وعمر بن عبد العزيز خليفة عادل ،
أفضل من الصحابي .

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتبِ وحی اور بے شمار فضائل و مراتب کے مالک ہیں۔

(ارشاد الساری 251/1)

روي: أن سليمان نزل على نبطية بالعراق فقال لها: هل هنا مكان نظيف أصلي فيه؟ فقالت: طهّر قلبك وصلِّ حيث شئت. فقال: فقهت وفطنت الحق، ولو قال: علمت لم يقع هذا الموقع، ومفهومه أن من لم يتفقه في الدين فقد حرم الخير.

٧١ ـ **حدّثنا** سَعيدُ بنُ عُفَيرٍ قال: حدَّثَنا ابنُ وَهْبٍ عن يونُسَ عنِ ابنِ شِهابٍ قال: قال حُمَيدُ بنُ عبدِ الرحمٰنِ سَمِعْتُ مُعاوِيةَ خَطِيبًا يقول: سَمِعْتُ النبيَّ ﷺ يقول: «مَنْ يُرِدِ اللَّهُ به خَيرًا يُفَقِّهْهُ في الدِّينِ. وإنَّما أنا قاسِمٌ، واللَّهُ يُعطِي. ولَنْ تزالَ هٰذهِ الأمَّةُ قائِمةً على أمْرِ اللَّهِ لا يَضُرُّهُمْ مَنْ خالَفَهُم حتىٰ يأتيَ أمرُ اللَّه». [الحديث ٧١ـ أطرافه في: ٣٣١٦، ٣٦٤١، ٧٣١٢، ٧٤٦٠].

وبالسند السابق إلى المؤلف قال: **(حدّثنا سعيد بن عفير)** بضم العين المهملة وفتح الفاء وسكون المثناة التحتية آخره راء المصري واسم أبيه كثير بمثلثة، وإنما نسبه المؤلف لجده لشهرته به، المتوفى سنة ست وعشرين ومائتين **(قال: حدّثنا ابن وهب)** بسكون الهاء واسمه عبد الله بن مسلم القرشي المصري الفهري الذي لم يكتب الإمام مالك لأحد الفقه إلا له فيما قيل؛ المتوفى بمصر سنة سبع وتسعين ومائة لأربع بقين من شعبان **(عن يونس)** بن يزيد الأيلي **(عن ابن شهاب)** الزهري **(قال: قال حميد بن عبد الرحمن)** بن عوف وحاء حميد مضمومة، وفي نسخة حدّثني بالإفراد حميد بن عبد الرحمن قال: **(سمعت معاوية)** بن أبي سفيان صخر بن حرب كاتب الوحي لرسول الله ﷺ ذا المناقب الجمة، المتوفى في رجب سنة ستين وله من العمر ثمان وسبعون سنة، وله في البخاري ثمانية أحاديث أي سمعت قوله حال كونه **(خطيبًا)** حال كونه **(يقول سمعت النبي)** وفي رواية الأصيلي: سمعت رسول الله **(ﷺ)** أي كلامه حال كونه **(يقول)**:

إرشاد الساري
لشرح صحيح البخاري
تأليف
الإمام شهاب الدين أبي العباس أحمد بن محمد الشافعي القسطلاني
المتوفى سنة ٩٢٣ هـ
ضبطه وصححه
محمد عبد العزيز الخالدي
الجزء الأول
يحوي على الكتب التالية:
بدء الوحي - الإيمان - العلم - الوضوء - الغسل - الحيض - التيمم
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

(من يرد الله) عز وجل بضم المثناة التحتية وكسر الراء طرفي الممكن المقدر بالوقوع **(به خيرًا)** أي جميع الخيرات أو خي **الدين)** والفقه لغة الفهم والحمل عليه هنا أولى من الاصطلاحي موصول فيه معنى الشرط كما مرّ، ونكر خيرًا ليفيد التعميم سياق النفي أو التنكير للتعظيم إذ إن المقام يقتضيه، ولذا قدر ك أي أقسم بينكم تبليغ الوحي من غير تخصيص **(والله يعطي)** ك تعلقت به إرادته تعالى، فالتفاوت في أفهامكم منه سبحانه، و فلا يفهم منه إلا الظاهر الجلي ويسمعه آخر منهم أو من القرن ا منه مسائل كثيرة ﴿وذلك فضل الله يؤتيه من يشاء﴾ [الجمعة:

وقال الطيبي: الواو في قوله: وإنما أنا قاسم للحال م الثاني فالمعنى أن الله تعالى يعطي كلاً ممن أراد أن يفقهه است

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام ابن العطار رحمہ اللہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتبِ وحی تھے۔

(العدة في شرح العمدة 645/1)

السنن والمساند، وروى عنه جماعة من التاب

وأما معاوية: فهو ابن أبي سفيان، و
شمسِ بنِ عبدِ منافٍ، كنيته أبو عبد الرح
عبدِ شمس، كان هو وأبوه وأخوه يزيدُ بن
عن معاوية أنه قال: أسلمتُ في عمرة القض
وكانت أمي تقول: إن خرجتَ، قطعت عنك

وأما أبوه صخر، فذكر ابن قتيبة: أن
والأخرى يوم اليرموك، ومات في خلافة عث

وهو أول من عمل المقصورة سنة أربـ
وأول من بلغ درجات المنبر خمس عشرة
خليفةً بعده في صحته، وأول من جعل على رأسه حَرَساً، وأول من قِيدت بين يديه الجنائب، وأول من اتخذ الخِصْيان في الإسلام، وأول من قتل مسلماً صبراً؛ حجراً وأصحابه، وكان يقول: أنا أول الملوك[٢]، وولاه عمر ـ رضي الله عنه ـ الشام بعد موت أخيه يزيد، وكان معاوية أحدَ كتاب الوحي لرسول الله ﷺ، وحضر غزوةَ قيسارية مع أخيه يزيد، واستخلفه على غزوها حين سار إلى دمشق، ولم يزل معاوية عليها حتى فتحها، وقد قيل: إن فتحها كان في سنة تسع عشرة في خلافة عمر ـ رضي الله عنه ـ، وفي ذي الحجة منها توفي يزيد بن أبي سفيان في دمشق، وولي معاويةُ بعده، وجزع عمر على يزيد جزعاً شديداً، وكتب بالولاية بعده لمعاوية، فأقام أربع سنين، فأقره عثمان عليها اثنتي عشرة سنة إلى أن مات، ثم كانت الفتنة بينه وبين علي ـ رضي الله عنه ـ، فحاربه

---

(١) وانظر ترجمته في: «الجرح والتعديل» لابن أبي حاتم (٩/٤٨)، و«الثقات» لابن حبان (٥/٤٩٨)، و«تاريخ دمشق» لابن عساكر (٦٢/٤٢٧)، و«تهذيب الأسماء واللغات» للنووي (٢/٤٤١)، و«تهذيب الكمال» للمزي (٣٠/٤٣١)، و«تهذيب التهذيب» لابن حجر (١١/١٠٠).

(٢) رواه ابن أبي شيبة في «المصنف» (٣٠٧١٤)، وابن عساكر في «تاريخ دمشق» (٥٩/١٧٧).

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں مروی ابوحمزہ کی حدیث سب سے صحیح ہے، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتب تھے۔

(تاریخ دمشق 106/59)

كتب إليَّ أَبُو نصر بن القُشيري، أَنَا أَبُو بَكْر البيهقي، أَنَا أَبُو عَبْد اللّه الحافظ قال: سمعت أبا العباس الأصم يقول: سمعت أَبي يقول: سمعت إِسْحَاق بن إِبْرَاهيم الحنظلي يقول: لا يصح عن النبي ﷺ في فضل مُعَاوِيَة بن أَبي سُفْيَان شيء، وأصح ما روي في فضل مُعَاوِيَة حديث أَبي حمزة عن ابن عباس أنه كاتب النبي ﷺ. فقد أخرجه مسلم في صحيحه(١). وبعده حديث العرباض: «**اللّهمّ علّمه الكتاب**»، وبعده حديث ابن أَبي عميرة: «**اللّهمّ اجعله هادياً مهديا**»(٢) (٣).

أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّد بن الإسفرايني، أَنَا عَلي بن الحُسَيْن - إجازة - نا أَبُو منصور، نَا أَبُو القَاسِم، نَا إِسْحَاق، نَا أَبُو عمران، نَا عيسى بن عَبْد اللّه بن سُلَيْمَان، نَا نُعَيم بن حمّاد(٤)، نَا مُحَمَّد بن حرب، عَن أَبي بكر بن أَبي مريم، نَا مُحَمَّد بن زياد، عَن عوف بن مالك الأشجعي قال:

بينا أنا راقد في كنيسة يوحنا - وهي يومئذ مسجد فإذا أنا بأسد يمشي بين يدي، فوثبتُ إلى سلاحي، فـ برسالة لتبلّغها، قلتُ: وَمَنْ أرسلك؟ قال: الله أرسلني إ من أهل الجنّة، فقلت له: ومن مُعَاوِيَة؟ قال: مُعَاوِيَة بن أ

أَنْبَأنَا أَبُو عَلي الحدَّاد وغيره، قالوا: أنا أَبُو بَكْر ب أَبُو يزيد القراطيسي، نَا المعلّى بن الوليد القعقاعي، نَا مُ بكر بن عَبْد اللّه بن أَبي مريم الغسَّاني، عَن مُحَمَّد بن الأشجعي قال:

كنت قائلاً في كنيسة بأريحا - وهي يومئذ مسجد يُ من نومته وإذا معه في البيت أسدٌ يمشي إليه، فقام فزعاً إ

(١) رواه ابن كثير في البداية والنهاية ٨/ ١٣١، نقلاً عن ابن عساكر.
(٢) راجع صحيح مسلم ٤٤ كتاب فضائل الصحابة (٤٠) باب من فضائل أبي سفيان بن حرب ج٢٥٠١ (٤/ ١٩٤٥).
(٣) انظر ما تقدم قريباً.
(٤) رواه ابن كثير في البداية والنهاية ٨/ ١٣٢ نقلاً عن ابن عساكر.
(٥) رواه الطبراني في المعجم الكبير ١٩/ ٣٠٧ رقم ٦٨٦.
(٦) تحرفت في المعجم الكبير إلى: حبيب.

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

ابو حارث احمد بن محمد صائغ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ابو عبد اللہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو خط لکھا کہ آپ ایسے شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں، جس کا دعوی ہو کہ میں معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتبِ وحی نہیں مانتا اور نہ ہی انہیں خال المؤمنین (مومنوں کے ماموں) تسلیم کرتا ہوں، بلکہ انہوں نے یہ لقب بزور باز و اختیار کر لیا ہے؟ فرمایا : یہ بات انتہائی بری اور نا قابل التفات ہے، ایسوں سے کنارہ کشی کی جائے ، ان کی مجلس اختیار نہ کی جائے اور ان کی گمراہیاں عوام الناس میں بیان کی جائیں ۔

(السنہ للخلال : 659 وسندہ حسن)

٦٥٨ ـ أخبرنا أبو بكر المروذي قال : سمعت هارون بن عبد الله [١] يقول لأبي عبد الله : جاءني كتاب من الرقة أن قوماً قالوا : لا نقول معاوية خال المؤمنين ، فغضب وقال : ما اعتراضهم في هذا الموضع ، يجفون حتى يتوبوا [٢] .

٦٥٩ ـ أخبرني محمد بن أبي هارون ، ومحمد بن جعفر أن أبا الحارث [٣] حدثهم قال : وجهنا رقعة إلى أبي عبد الله ما تقول رحمك الله فيمن قال : لا أقول إن معاوية كاتب الوحي ولا أقول أنه خال المؤمنين ، فإنه أخذها بالسيف غصباً ؟ قال أبو عبد الله : هذا قول سوء رديء ، يجانبون هؤلاء القوم ولا يجالسون ونبين أمرهم للناس[٤].

٦٦٠ ـ وأخبرنا أبو بكر المروذي قال : قلت لأبي عبد الله أيما أفضل معاوية أو عمر بن عبد العزيز فقال : معاوية أفضل ، لسنا نقيس بأصحاب رسول الله ﷺ أحداً ، قال النبي ﷺ : « خير الناس قرني الذي بعثت فيهم » [٥] [٦] .

٦٦١ ـ أخبرني عصمة بن عصام قال : ثنا حنبل قال ، سمعت أبا عبد الله وسئل :/ من أفضل : معاوية أو عمر [٦٧/أ]

---

(١) الحمال البزار أبو موسى .

(٢) إسناده صحيح .

(٣) أحمد بن محمد الصائغ .

(٤) إسناده صحيح . ولا شك أن معاوية رضي الله عنه وهو أخو أم حبيبة أم المؤمنين رضي الله عنهما .

(٥) أخرجه البخاري بلفظ : خير أمتي قرني ثم عمران بن حصين فلا أدري أذكر بعد قرنه قرنين باب «فضائل أصحاب النبي ومن صحب» فتح ٣/٧ .

(٦) إسناده صحيح وعمر بن عبد العزيز خليفة عادل أفضل من الصحابي .

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

علامہ شمس الدین سرخسی رح سیدنا معاویہ رض کے متعلق فرماتے ہیں کہ یقیناً جو کبار صحابہ کرام میں سے تھے کاتبِ وحی تھے اور امیر المومنین تھے۔

(المبسوط للسرخسی 48/24)

معاوية رضى الله عنه ماقال عن اعتقاد وقد كان هو من كبار الصحابة رضى الله عنهم وكان كاتب الوحى وكان أمير المؤمنين وقد أخبره رسول الله صلى الله عليه وسلم بالملك بعده فقال له عليه السلام يوما اذا ملكت أمر أمتى فاحسن اليهم الا أن توبته كانت بعد انتهاء توبة على رضى الله عنه ومضي مدة الخلافة فكان هو مخطئا فى مزاحمة على رضى الله عنه تاركا لما هو واجب عليه من الانقياد له لايجوز أن يقال فيه أكثر من هذا ويحكى أن أبا بكر محمد بن الفضل رحمه الله كان ينال منه فى الابتداء فرأى فى منامه كان شعرة تدلت من لسانه الى موضع قدمه فهو يطؤها ويتألم من ذلك ويقطر الدم من لسانه فسأل المعبر عن ذلك فقال انك تنال من واحد من كبار الصحابة رضى الله عنه فاياك ثم اياك وقد قيل فى تأويل الحديث أيضا ان تلك التماثيل كانت صغارا لاتبدو للناظر من بعد ولا بأس باتخاذ مثل ذلك على ماروى انه وجد خاتم دانيال عليه السلام فى زمن عمر رضى الله عنه كان عليه نقش رجل بين أسدين يلحسانه وكان على خاتم أبى هريرة ذبابتان فعرفنا انه لا بأس باتخاذ ماصغر من ذلك ولكن مسروقا رحمه الله كان يبالغ فى الاحتياط فلا يجوز اتخاذ شئ من ذلك ولا بيعه ثم كان تفريق ذلك من الأمر بالمعروف عنده وقد ترك ذلك مخافة على نفسه وفيه تبيين أنه لا بأس باستعمال التقية وانه يرخص له فى ترك بعض ماهو فرض عند خوف التلف على نفسه ومقصوده من ايراد الحديث ان يبين أن التعذيب بالسوط

لانه قال لو علمت انه يقتلنى لغرقتها ولكن أخا السوط أشد من فتنة السيف وعن جابر بن طاعة الظالم اذا أكرهنى عليها وانما أراد بياز أكرهه المشرك عليها فالظالم هو الكافر قال الله تـ الظالم فى القتل لان الاثم على المكره فى القتل لا كان آثما اثم القتل على مابينه والله أعلم

باب مايكره عليه اللـ

(قال رحمه الله) ولو أن لصوصا من الـ تجمعوا فغلبوا على مصر من امصار المسلمين وأمـ

الجزء الرابع والعشرون من

كتاب المبسوط لشمس الدين السرخسي

وكتب ظاهر الرواية أنت ... وبالأصول أيضا سميت
صنفها محمد الشيباني ... حرر فيها المذهب النعماني
الجامع الصغير والكبير ... والسير الكبير والصغير
ثم الزيادات مع المبسوط ... تواترت بالسند المضبوط
وجمع الست كتاب الكافي ... للحاكم الشهيد فهو الكافي
أقوى شروحه الذي كالشمس ... مبسوط شمس الأئمة السرخسي

تنبيه: قد راجع بين حضرات أفاضل العلماء تصحيح هذا الكتاب بمقابلة جماعة من نسخ المدققة من أهل العلم واعتنوا بضبطه وطبعه الناشرون

دار المعرفة
بيروت - لبنان

ابنِ حجر ہیتمی رح فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رض کے فضائل میں یہ بھی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتب تھے۔

(تطهير الجنان واللسان 45)

قريشًا فكانوا معهم على سب أولئك وإيذائهم ، ولهذا لما قسم ﷺ الفيء لم يعط هذين شيئا منه وخص به الأولين .

ومنها أنه أحد الكتاب(٣١) لرسول الله ﷺ كما صحّ فى مسلم وغيره ، وفى حديث سنده حسن « كان معاوية يكتب بين يدى النبى ﷺ » قال أبو نعيم : كان معاوية من كتاب رسول الله ﷺ حسن الكتابة فصيحاً حليماً وقوراً . وقال المدائنى : كان زيد بن ثابت يكتب الوحى ، وكان معاوية يكتب للنبى ﷺ فيما بينه وبين العرب . أى من وحى غيره . فهو أمين(٣٢) رسول

---

(٣١) أخرج مسلم فى «صحيحه» فى «فضائل الصحابة» (١٩٤٥) من طريق النضر ابن محمد اليمامى حدثنا عكرمة حدثنا أبو زميل حدثنى ابن عباس قال : كان المسلمون لاينظرون إلى أبى سفيان ولا يقاعدونه ، فقال للنبى ﷺ : يا نبى الله ، ثلاث أعْطِنِهِنَّ . قال : «نعم» قال : عندى أحسن العرب وأجمله ؛ أم حبيبة بنت أبى سفيان أزوجكها . قال : «نعم» قال : ومعاوية تجعله كاتبا بين يديك . قال : «نعم» قال : وتؤمرنى حتى أقاتل الكفار كما كنت أقاتل المسلمين . قال : «نعم» .

قال أبو زميل : ولولا أنه طلب ذلك من النبى ﷺ ما أعطاه ذلك . لأنه لم يكن يُسأل شيئًا إلا قال «نعم» .

قال أبوالفداء ابن كثير – رحمه الله – فى «ال
نقلًا عن مسلم : «والمقصود منه : أن معاوية كان من
الذين يكتبون الوحى» .

قال أبو عبدالله الذهبى : «كتب له مرات يسير
الغلابى عن أبى الحسن الكوفى قال : كان زيد بن ثا
فيما بين النبى ﷺ وبين العرب . وحكى الذهبى عن
عن زهير بن الأقمر عن عبدالله بن عمرو قال : كان م
ثقات .

(٣٢) الأحاديث الواردة فى أن معاوية أمين
ذلك موضوعة كلها ، فمنها ما هو : «عن على : أن
أمين » ومنها :

عن أبى هريرة : «الأمناء ثلاثة : أنا وجبريل

تطهير الجنان واللسان عن
ثلب معاوية بن أبي سفيان
مع المدح الجلي وإثبات الحق العلي
ابن حجر الهيتمي
قرأه وعلق عليه
أبو عبد الرحمن المصري الأثري
دار الصحابة للتراث بطنطا

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام مسلم بن حجاج رح سیدنا معاویہ بن ابو سفیان رض کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتب تھے۔

(الکنی والاسماء للمسلم 2013)

باب أبو عبد الرحمن

٢٠١٠ ـ أبو عبد الرحمن معاذ بن جبل الأنصاري[١] شهد بدراً مع رسول الله صلى الله عليه وسلم.

٢٠١١ ـ أبو عبد الرحمن عبد الله بن مسعود الهذلي[٢] شهد بدرا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم.

٢٠١٢ ـ أبو عبد الرحمن عبد الله بن عمر بن الخطاب القرشي[٣] صاحب رسول الله.

٢٠١٣ ـ أبو عبد الرحمن معاوية بن أبي سفيان[٤] كاتب رسول الله.

٢٠١٤ ـ أبو عبد الرحمن حسان بن ثابت الأنصاري[٥] الشاعر ويقال أبو الوليد.

---

(١) من أعيان الصحابة وكان إليه المنتهى في العلم بالأحكا
مات سنة ثمان عشرة (الإصابة ٣/٤٢٧)؛ (تقر

(٢) من السابقين الأولين ومن كبار العلماء من الصحابة ـ ما
(تقريب ١٨٨).

(٣) ولد بعد المبعث بيسير واستصغر يوم أحد وهو ابن أر
الصحابة والعبادلة وكان من أشد الناس اتباعاً للأثر ـ

(٤) صحابي أسلم قبل الفتح وكتب الوحي. مات في رجب

(٥) شاعر رسول الله صلى الله عليه وسلم، مات سنة أربع
١/٣٢٦)؛ (تقريب ٦٨).

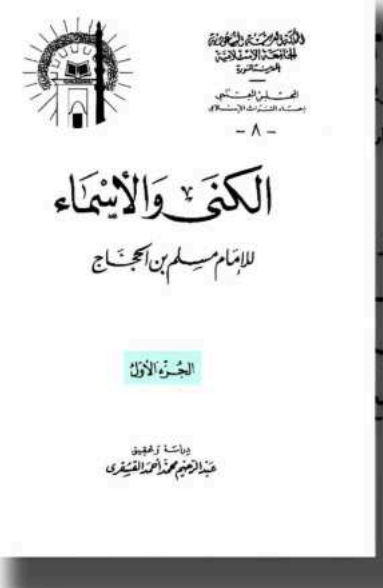

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن کثیر رح فرماتے ہیں ہمارا مقصود یہ بتانا ہے کہ سیدنا معاویہ رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان جملے کا تبین وحی میں سے ہیں جو کتابت وحی کا فریضہ سر انجام دیتے رہے۔

(البدایہ والنہایہ 401/11)

المسلمين . قال : « نعم » . قال : ومُعاويةُ تَجْعَلُه كاتبًا بينَ يديك . قال : « نعم » . وذكَر الثالثةَ ، وهو أنه أراد أن يُزَوِّجَ رسولَ اللَّهِ ﷺ بابنتِه الأُخرَى عَزَّةَ بنتِ أبى سُفيانَ . واسْتَعان على ذلك بأُختِها أمِّ حَبيبةَ ، فقال[1] : « إن ذلك لا يَحِلُّ لى » . وقد تكَلَّمْنا على ذلك فى جُزْءٍ مُفْرَدٍ ، وذكَرْنا أقوالَ الأئمةِ واعْتِذارَهم عنه ، وللَّهِ الحمدُ . والمَقْصودُ منه أن مُعاويةَ كان مِن جُملةِ الكُتَّابِ بينَ يدَىْ رسولِ اللَّهِ ﷺ الذين يَكْتُبون الوَحْىَ .

ورَوَى الإمامُ أحمدُ ومسلمٌ والحاكمُ فى « مُسْتَدْرَكِه »[2] مِن طريقِ أبى عَوانةَ الوَضَّاحِ بنِ عبدِ اللَّهِ اليَشْكُرِىِّ ، عن أبى حَمزةَ عِمْرانَ بنِ أبى عَطاءٍ ، عن ابنِ عباسٍ قال : كنتُ أَلْعَبُ مع الغِلْمانِ ، فإذا رسولُ اللَّهِ ﷺ قد جاء فقلتُ : ما جاء إلَّا إلىَّ . فاخْتَبَأْتُ على بابٍ ، فجاءنى[3] فَحَطَأنى حَطْأةً ثم قال : « اذْهَبْ فادْعُ لى مُعاويةَ » . وكان [٦/١٥٩و] يَكْتُبُ الوَحْىَ . قال : فذهَبْتُ فدَعَوْتُه له ، فقيل : إنه يَأْكُلُ . فأَتَيْتُ رسولَ اللَّهِ ﷺ فقلتُ : إنه يَأْكُلُ . فقال : « اذْهَبْ فادْعُه » . فأَتَيْتُه الثانيةَ فقيل : إنه يَأْكُلُ . فأتيتُ رسولَ اللَّهِ ﷺ فأَخْبَرْتُه ، فقال فى الثالثةِ : « لا أَشْبَعَ اللَّهُ بطنَه » . قال : فما شَبِعت بعدَها .

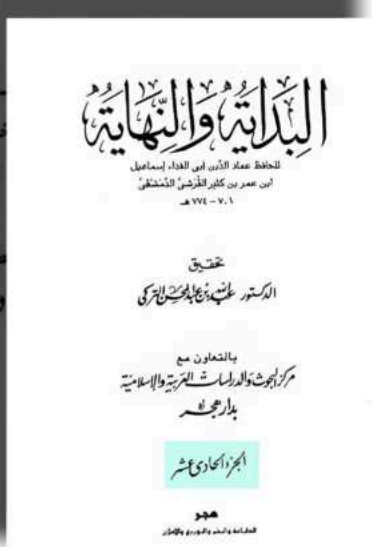

مسلم (٢٦٠٤) ولكن من طريق شعبة عن أبى حمزة به، انظر تخريجه فى ٩/ ٨٥. وتقدم إيراد المصنف للحديث فى ٩/٨٦ من رواية البيهقى عن الحاكم - واللفظ له هنا - ولم يخرجه الحاكم فى

طاة أو خطاتين » . والمثبت مما تقدم ومن مصادر التخريج . والحطأة : وإنما فَعَل هذا ابن عباس ملاطفةً وتأنيسًا . انظر صحيح مسلم بشرح

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

شیخ الاسلام امام ابنِ تیمیہ رح سیدنا معاویہ رض کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ کاتبِ وحی تھے اور ان اصحاب میں سے تھے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کاتبِ وحی کا امین مقرر کیا تھا۔

(منہاج السنہ النبویہ 40/7)

وهكذا المصنّفون فى التواريخ، مثل «تاريخ دمشق» لابن عساكر وغيره، إذا ذكر ترجمة واحد من الخلفاء الأربعة، أو غيره[1]، يذكر كل ما رواه فى ذلك الباب، فيذكر لعلىّ ومعاوية من الأحاديث المروية فى فضلهما ما يعرف أهل العلم بالحديث أنه كذب، ولكن لعلىّ من الفضائل الثابتة فى الصحيحين وغيرهما، ومعاوية ليس له بخصوصه فضيلة فى الصحيح، لكن قد شهد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حُنيناً والطائف وتبوك، وحج معه حجة الوداع، وكان يكتب الوحى، فهو ممن ائتمنه النبى صلى الله عليه وسلم على كتابة الوحى، كما ائتمن غيره من الصحابة.

فإن كان المخالف يقبل كل ما رواه هؤلاء وأمثالهم فى كتبهم، فقد رووا أشياء كثيرة تناقض مذهبهم. وإن كان يرد الجميع، بطل احتجاجه بمجرد عزوه الحديث [بدون المذهب] إليهم[2]. وإن قال: أقبل ما يوافق مذهبى

٤/ ١٢ وأردّ ما يخالفه، أمكن منازعه أن يقول له مثلا / هذا، ٦وكلاهما٢[3] باطل.

لا يجوز أن يحتج على *صحة مذهب بمثل

عرفت صحة هذا الحديث بدون المذهب،

وإن كنت إنما عرفت صحته لأنه يوافق الم

بالمذهب، لأنه يكون حينئذ صحة المذه

وصحة الحديث موقوفة على صحة المذهب

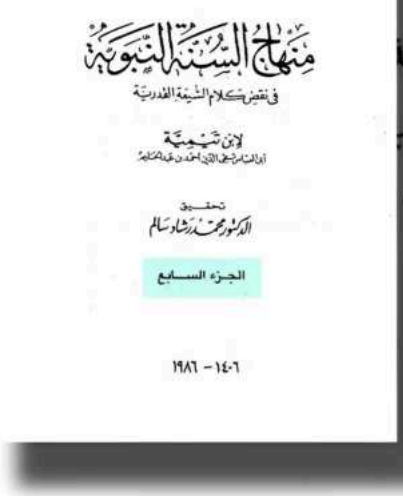

(١) ب: أو غيرهم.

(٢) بدون المذهب إليهم: ساقطة من (س)، (ب).

(٣) وكلاهما: ساقطة من (ن)، (س)، (ب).

(*-*) : ما بين النجمتين ساقط من (م).

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام ابو الحسین ابن ابی یعلیٰ رح سیدنا معاویہ رض کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ مومنوں کے ماموں اور کاتبِ وحی رب العالمین ہیں۔

(الاعتقاد 43)

والزبير[١] وسعد[٢] وسعيد[٣] وعبد الرحمن بن عوف[٤] وأبو عبيدة بن جراح[٥] ثم الترحم على جميع أصحاب الرسول ﷺ ، أولهم وآخرهم وذكر محاسنهم . ومعاوية[٦] خال المؤمنين ، وكاتب وحي رب العالمين .

(هجر أهل البدع):

ويجب هجران أهل البدع والضلال كالمشبهة[٧] والمجسمة .

كتاب
الاعتقاد
لأبي الحسين محمد بن القاضي أبي يعلى الفراء الحنبلي
رواية
الشيخ أبي سعيد عبد الباسط بن موسى بن هلال بن الأعرابي
عن سماع لعبد الرحمن بن إبراهيم بن أحمد بن عبد الرحمن المقدسي
تحقيق وتعليق
د. محمد بن عبد الرحمن الخميس

(١) الزبير بن العوام بن خويلد بن أسد بن عبد القرشي الأسدي أحد العشرة المشهود لهم بـ وقعة الجمل .

(٢) سعد بن أبي وقاص مالك بن وهيب بن أبو إسحاق أحد العشرة وأول من رمى بسهـ وهو آخر العشرة وفاة ، انظر التقريب (ص ٢

(٣) سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل العدوي ، ٥٠ هـ أو بعدها بسنة أو سنتين ، انظر التقري

(٤) عبد الرحمن بن عوف بن عبد عوف بن الح العشرة أسلم قديماً مات سنة ٣٢ هـ . وقيل

(٥) عامر بن عبد الله بن الجراح بن هلال بن القرشي ، الفهري أمين هذه الأمة أبو عبيد بدراً ، مات شهيداً بطاعون عمواس سنة ١٨ هـ وله ٥٠ سنة ، انظر التقريب (٧٤٦ ص) رقم (٣١١٥) .

(٦) معاوية بن أبي سفيان صخر بن حرب بن أمية الأموي ، أبو عبد الرحمن الخليفة ، صحابي ، أسلم قبل الفتح وكتب الوحي ، ومات في رجب سنة ٦٠ هـ وقد قارب ٨٠ ، انظر التقريب (٩٥٤) رقم (٦ ـ ٦٨) .

(٧) المشبهة : هم الذين يشبهون صفات الله بصفات خلقه فيقولون لله سمع كسمع البشر وعلى رأس هؤلاء المشبهة : الحكمية : أصحاب هشام بن الحكم الرافضي ، وقد زعم أن الله ـ تعالى عن ذلك ـ جسم له حد ونهاية ، وأنه طويل عريض ، طوله مثل عرضه .

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام نووی رح فرماتے ہیں کہ کتابتِ وحی کا کام ان میں سے اکثر سیدنا زید بن ثابت رض اور سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رض کرتے تھے۔

(تهذيب الاسماء و اللغات 29/1)

تهذيب
الأسماء واللغات
للإمام العلامة الفقيه الحافظ
أبي زكريا محيي الدين بن شرف النووي
(المتوفى سنة ٦٧٦ هجرية)
الجزء الأول من القسم الأول
قوبل على غير نسخة
عنيت بنشره وتصحيحه والتعليق عليه ومقابلة أصوله شركة العلماء بمساعدة
إدارة الطباعة المنيرية
يطلب من
دار الكتب العلمية

فصل

(في خدمه ﷺ)

منهم أنس بن مالك وهند وأسماء ابنا حارثة الأسلمي الأسلمي وكان عبد الله بن مسعود صاحب نعليه اذا قام حطهما وجعلهما فى ذراعيه حتى يقوم · وكان عقبة بن عامر يقود به فى الأسفار. وبلال المؤذن · وسعد مولى رسول الله ﷺ ويقال مخبر بالباء الموحدة ابن اخى النجاشى ويقال اللثى ويقال بكر وابو ذر الغفارى والأسلع بن شريك ومهاجر مولي أم سلمة وأبو السجع رضى الله عنهم ٭

فصل

(فى كتّابه ﷺ)

ذكرهم الحافظ ابو القاسم فى تاريخ دمشق أنهم ثلاثة وعشرون وروى ذلك كله بأسانيده . وهم أبو بكر الصديق . وعمر بن الخطاب وعثمان وعلى والزبير وأبيّ بن كعب. وزيد بن ثابت . ومعاوية ابن أبى سفيان. ومحمد بن مسلمة. والارقم ابن أبى الارقم وأبان بن سعيد بن العاص وأخوه خالد بن سعيد. وثابت بن قيس وحنظلة بن الربيع وخالد بن الوليد وعبد الله بن الأرقم · وعبد الله بن زيد بن عبد ربه . والعلاء بن عتبة والمغيرة بن شعبة والسجل · وزاد غيره شرحبيل بن حسنة قالوا وكان أكثرهم كتابة زيد بن ثابت ومعاوية رضى الله عنهم ٭

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام ابن بطتہ رحمہ اللہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ کے بھائی، تمام مومنوں کے ماموں اور کاتبِ وحی ہیں۔ ان کے فضائل کو بیان کیا کرو۔

(الشرح والابانة على أصول اہل السنة والديانة 177)

٣٢٥- ويُحِبُّ جميعَ أصحابِ رسولِ الله ﷺ على مَراتِبِهم، ومنازِلِهم أوَّلًا فأوَّلًا: مِن أَهلِ بدرٍ، والحُديبيةَ، وبيعةِ الرِّضوانِ، وأُحُدٍ.

فهؤلاءِ أهلُ الفضائلِ [٢١/أ] الشَّريفةِ، والمَنازِلِ المُنيفةِ، الذين سبقت لهُم السَّوابقُ، رحمهُم الله أجمعين.

٣٢٦- وتترحَّمُ على أبي عبدالرَّحمنِ مُعاويةَ بن أبي سُفيان، أخي أمِّ حبيبةَ زوجةِ رسولِ الله، خالِ المؤمنين (١) أجمعين، وكاتبِ الوحي.

وتذكرُ فضائلَهُ، وتروِي ما رُوِيَ فيه عن رسولِ الله ﷺ؛ فقد

٣٢٧- قال ابنُ عُمرَ: كنَّا مع رسول الله ﷺ فقال: «**يدخُلُ عليكُم مِن هذا الفَجِّ رَجُلٌ مِن أهلِ الجنَّةِ**». فدخل مُعاوِيةُ رحمهُ الله (٢).

قال ابن القيم في «زاد المعاد» (١/١٠٦): وكانت أحبّ الخلق إليه، ونزل عذرها من السَّماء، واتفقت الأمة على كُفرِ قاذفها، وهي أفقه نسائه وأعلمهن

(١) في «السُّنة» للخلال (٦٥٧) أن أبا طالب سأل الإمام ... وابن عُمر خال المؤمنين ؟ قال: نعم، مُعاوية أخو أم حبيبة، وابن عمر أخو حفصة زوج النبي ﷺ ورحمهما. قلت: أ... وفيه أيضًا (٦٥٩): عن أبي الحارث قال: وجهنا ر... ما قولك رحمك الله فيمن قال: لا أقول: (إن مُعاوية ... المؤمنين)؛ فإنّه أخذها بالسّيفِ غصبًا ؟ قال أبو عبـ... هؤلاء القوم، ولا يُجالسون، ونُبيّن أمرهم للنّاس. وذكر غير واحد الخلاف بين أهل السُّنة في إطلا... لأمهات المؤمنين. انظر: «منهاج السُّنة» (٤/٣٦٩).

(٢) رواه ابن عدي في «الكامل» (٢/٣٣٠)، والخلال (٤... (٢٧٧٩). قال في «العلل المتناهية» (٤٤٩-٤٥١):

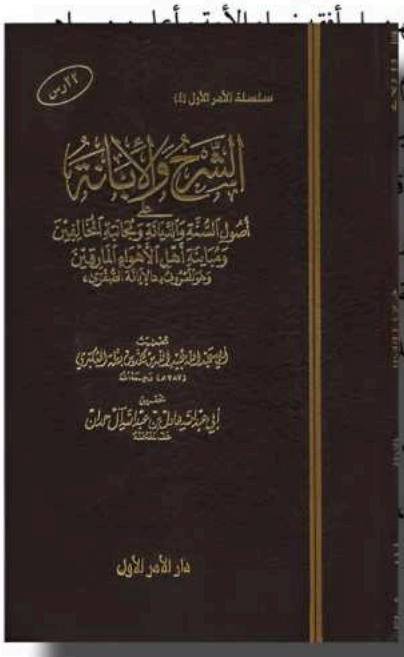

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن عبدالبر رح سیدنا معاویہ رض کے متعلق فرماتے ہیں کہ آپ رض ان خوش نصیبوں میں سے تھے جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کاتب ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

(الاستیعاب فی معرفة الاصحاب : 1416)

الزهرى . وأما أبوه حكيم بن معاوية بن حَيْدَة فقد روَى عنه قومٌ من الجلّة ، منهم عمرو بن دينار ، وغير بعيد أنْ يروى الزهرى عن حكيم هذا ، فأما عن ابنه بهز فما أظنُّه . وحكيم بن معاوية روايتُه كلها عن أبيه معاوية بن حَيْدَة . وسُئل يحيى بن معين عن بهز بن حكيم عن أبيه عن جدّه ، فقال : إسنادٌ صحيح إذا كان دون بهز ثقة .

(٢٤٣٥) معاوية بن أبى سفيان . واسم أبى سفيان صخر بن حرب بن أمية بن عبد شمس بن عبد مناف ، وأمُّه هند بنت عتبة بن ربيعة بن عبد شمس بن عبد مناف ، يكْنَى أبا عبد الرحمن ، كان هو وأبوه وأخوه من مسلمة الفتح . وقد روى عن معاوية أنه قال : أسلمت يوم القضية [1] ، ولقيت النبى صلى الله عليه وسلم مسلما .

قال أبو عمر : معاوية وأبوه من المؤلفة قلوبهم ، ذكره فى ذلك بعضهم ، وهو أحد الذين كتبوا لرسول الله صلى الله عليه وسلم ، وولّاه عمر على الشام عند موت أخيه يزيد . وقال صالح بن الوجيه : فى سنة تسع عشرة كتب عمر إلى يزيد بن أبى سفيان يأمُرُه بَغزْوِ قيسارية ، فغزاها ، وبها بطارقةَ الروم ، فحاصرها أياما ، وكان بها معاوية أخوه ، فخلفه عليها ، وصار يزيد إلى دمشق ، فأقام معاوية على قيسارية حتى فتَحَها فى شوال سنة تسع عشرة .

وتوفى يزيد فى ذى الحجة من ذلك العام فى دمش

على عمله ، فكتب إليه عمر بعَهْدِه على ما كان

ورزقه ألف دينار فى كل شهر ، هكذا قال

الوليد بن مسلم .

حدثنا خلف بن القاسم ، حدثنا أبو الميمون

(١) يعنى فى عمرة القضاء (هامش ى) .

بسم الله الرحمن الرحيم

قال أبو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر النمرى الفقيه الحافظ الأندلسى رحمه الله : بلغت أيامه وزاد أشهرا ، وهو ولا يعتنى من الزلل ، فى القول والعمل ، وبالله توفيقى ، لا شريك له . ولا حول ولا قوة إلا به . الحمد لله رب العالمين ، جامع الأولين والآخرين ليوم الفصل واليقين ، حقا يرجى رضاه ، ويخشى الفوت من فضله وثوابه ، وصلى الله على محمد بن الرحمة ، وهادى الأمة ، وتمام النبوة ، وعلى آله أجمعين وسلم تسليما .

أما بعد ، فإن أولى ما عُنِى به الطالب ، وحُبِى به العالم — بعد كتاب الله عز وجل — سنن رسول صلى الله عليه وآله وسلم ، فهى الجنة لمراد الله عز وجل من تفصيلات كتابه ، والدلالة على حدوده ، والفسرة له ، والقائدة إلى الصراط المستقيم صراط الله ، عن اتبعها الهتدى ، ومن سلك غيرَ سبيلها ضلّ وغوى ، ووراءه الله ما تولى . ومن أوتى الآلات التى للنبية عليها ، والتوفيق إلى حفظها عصمة الذين تفقوها من نبيهم صلى الله عليه وآله وسلم إلى الناس كافة ، وحفظوها عليه ، ونقلوها عنه ، وهم صحابته الفوز الرشدون (١) الذين نقلوها وأدّوها بحسن تحسين ، حتى كأنما عاينه الأمن ، وتلقت بهم (٢) حجة الله تعالى على المسلمين ، فهم خير القرون ، وخير أمة أخرجت للناس .

(١) فى ط ١ : والمرشدون .
(٢) فى ط ١ : وتلقت به .

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام ابو بکر محمد بن حسین آجری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی وحی قرآن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتب تھے۔

(الشریعہ 2431)

بسم الله الرحمن والرحيم

وبه أستعين

٢٤٤ ـ كتـــاب

فضائل معاوية بن أبي سفيان رضي الله عنهما

قال محمد بن الحسين رحمه الله:

معاوية [رضي الله عنه] كاتب رسول الله ﷺ على وحي الله عز وجل، وهو القرآن بأمر الله عز وجل. وصاحب رسول الله ﷺ ومن دعا له النبي ﷺ أن يقيه العذاب، ودعا له أن يعلّمه الله الكتاب ويمكن له في البلاد، وأن يجعله هاديًا مهديًا.

وأردفه النبي ﷺ خلفه فقال: **ما يليني منك؟!** قال: بطني. قال: **اللهم املأه حلمًا وعلمًا**، وأعلمه النبي ﷺ: **أنك**

وصاهره النبي ﷺ بأن تزوج بأم حبيبة فصارت أم المؤمنين، وصار هو خال المؤمنين فا **أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّ**

وقال النبي ﷺ: «**إني سألت ربي عز و ولا يتزوج إلي أحد من أمتي إلا كان معي في**

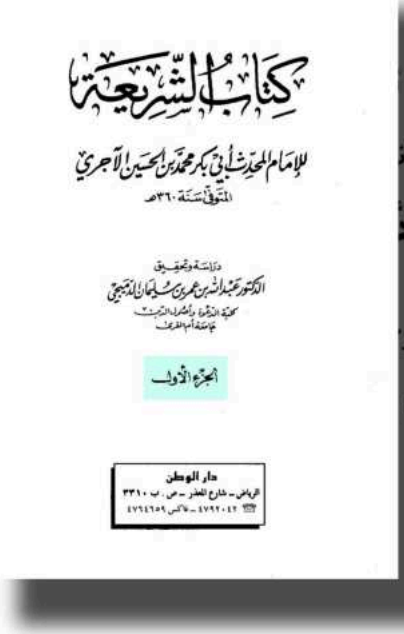

(١) سورة الممتحنة. آية: (٧).

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام ابن قدامہ رح فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رض خال المومنین (مومنوں کے ماموں)، کاتبِ وحی الٰہی اور مسلمانوں کے ایک خلیفہ تھے۔

(لمعة الاعتقاد 32)

ومعاوية خال المؤمنين ، وكاتب وحي الله ، أحد خلفاء المسلمين رضي الله عنهم .

ومن السنة : السمع والطاعة لأئمة المسلمين وأمراء المؤمنين ، برهم وفاجرهم ، ما لم يأمروا بمعصية الله ، فإنه لا طاعة لأحد في معصية الله . ومن ولي الخلافة واجتمع عليه الناس ورضوا به ، أو غلبهم بسيفه حتى صار الخليفة ، وسمي : أمير المؤمنين ، وجبت طاعته ، وحرمت مخالفته ، والخروج عليه ، وشق عصا المسلمين .

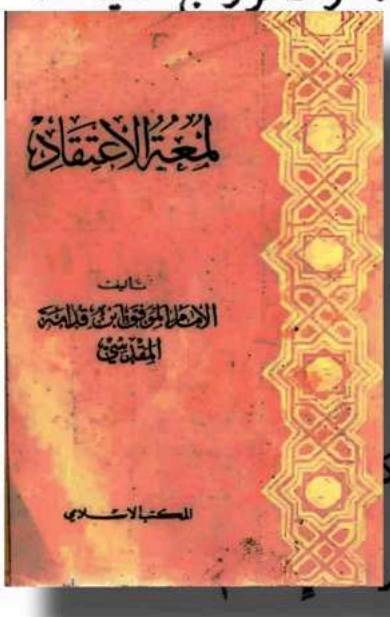

ومن السنة : هجران ومباينتهم ، وترك الجدال الدين ، وترك النظر في والاصغاء إلى كلامهم ، و بدعة ، وكل متسم بغير

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

امام اندلسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاتبِ وحی یہ ہیں: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ اور حنظلہ بن ربیعہ الاسدی رضی اللہ عنہ

(العقد الفريد 8/5)

أن أباها قال له: وأزيدك أنها لم تَمْرَض قط! فقال: ما لهذه عند الله من خير! فطلقها، وتزوّج امرأة يقال لها: أميمة بنت النعمان، فطلقها قبل أن يطأها، وخطب امرأة من بني مرة بن عوف، فرده أبوها وقال: إن بها برصاً! فلما رجع إليها وجدها برصاء!

كتاب النبي صلى الله عليه وسلم وخدّامه

كُتاب الوحي لرسول الله ﷺ: زيد بن ثابت، ومعاوية بن أبي سفيان، وحنظلة بن ربيعة الأسدي، وعبد الله بن سعد بن أبي سرح، ارتد ولحق بمكة مشركاً.

وحاجبه: أبو أنَسَة مولاه.

وخادمه: أنس بن مالك الأنصاري، ويكنى أبا حمزة.

وخازنه على خاتمه: معيقيب بن أبي فاطمة.

ومؤذّناه: بلال، وابن أم مكتوم.

وحراسه: سعد بن زيد الأنصاري، والزبير بن العوام، وسعد بن أبي وقاص.

وخاتمة فضة، وفصه حبشي، مكتوب عليه: محمدٌ، سطر؛ ورسولٌ؛ سطر؛ وآلله، سطر.

وفي حديث أنس بن مالك خادِم النبي ﷺ: و
عثمان ستة أشهر، ثم سقط منه في بئر ذي أَرْوان[1]،

وفاة النبي صلى الله عليه و

توفي ﷺ يوم الاثنين لثلاث عشرة ليلة خلت
فراشه في بيت عائشة، وصلى عليه المسلمون جم
الصبيانُ، ودُفِنَ ليلة الأربعاء في جوف الليل، ود

(١) ذوأروان: بئر بالمدينة.

کاتبِ وحی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ مومنوں کے ماموں، کاتبِ وحی رب العالمین ہیں، فتح مکہ کے دن مشرف بہ اسلام ہوئے۔

(تاریخ دمشق 59/55)

مُعَاوِيَة بن صَالِح الأَشْعَرِي يكنى أبا عُبَيْد اللّه، دمشقي، قدم مصر، فكتب بها وكُتب عنه، وكانت وفاته بدمشق سنة ثلاث وستين ومائتين(١).

قرأت على أَبي مُحَمَّد السلمي، عَن أَبي مُحَمَّد التميمي، أَنَا مكي بن مُحَمَّد، أَنَا أَبُو سُلَيْمَان بن زَبْر قال:

سنة اثنتين وستين ومائتين سمعت أبا العباس بن ملاّس يقول: فيها توفي أَبُو عُبَيْد اللّه مُعَاوِيَة بن صَالِح(٢)، قال ابن زَبْر: وقال أَبُو جَعْفَر الطحاوي: وفي سنة ثلاث وستين توفي مُعَاوِيَة بن صَالِح الأَشْعَرِي(٣).

٧٥١٠ ـ مُعَاوِيَة بن صَخْر أَبي سُفْيَان ـ بن حَرْب بن أُمية بن عَبْد شَمس بن عَبْد مَنَاف أَبُو عَبْد الرَّحْمٰن، الأُمَوي(٤)

خال المؤمنين، وكاتب وحي ربّ العالمين.

أسلم يوم الفتح.

وروي عنه أنه قال: أسلمتُ يوم القضية، وكتمت إسلامي خوفاً من أَبي(٥).

وصحب النبي ﷺ وروى عنه أحاديث.

وروى عن أخته أم حبيبة، وولاّه عُمَر بن الخطّاب الشام، وأقرّه عُثْمَان بن عفّان عليها، وبنى بها الخضراء، وسكنها أربعين سنة.

روى عنه: ابنه يزيد، وعَبْد اللّه بن عبّاس، وأَبُو س
وجرير بن عَبْد اللّه البجلي، والنعمان بن بشير، وعَبْد ال
وعَبْد الرَّحْمٰن بن عسيلة الصنابحي، وأَبُو إدريس الخولا
الرَّحْمٰن بن عوف، وأَبُو صالح ذكوان، ويزيد بن الأصم،

(١) تهذيب الكمال ١٨/ ٢١١.
(٢) تهذيب الك
(٣) سير أعلام النبلاء ١٣/ ٢٤ وتهذيب الكمال ١٨/ ٢١١ وقال الذهبي في
(٤) ترجمته في الجرح والتعديل ٨/ ٣٧٧ وتاريخ بغداد ١/ ٢٠٧ والإ
الكبير ٧/ ٣٢٦ وسير أعلام النبلاء ٣/ ١١٩ ونسب قريش للمصعب
لابن الأثير الفهارس، والبداية والنهاية (الفهارس) وتاريخ الخلفاء للس
٦٠) ص٣٠٦. وانظر بهامشه أسماء مصادر أخرى كثيرة ترجمت له.
(٥) أسد الغابة ٤/ ٤٣٣ وتاريخ الإسلام (٤١ ـ ٦٠) ص٣٠٨.
(٦) تحرفت بالأصل إلى: العبسي، وصوبت عن «ز»، راجع ترجمته في

کیا پیٹ نہ بھرے بددعا ہے؟

بعض لوگ صحیح مسلم کی حدیث سے غلط استدلال کرتے ہیں کہ گویا نبی ﷺ نے سیدنا معاویہ ؓ کو بددعا دی جبکہ یہ بات درست نہیں۔ امام مسلم ؒ نے 6628 نمبر پہ یہ حدیث لکھنے کے ساتھ اس کا مفہوم بھی سمجھا دیا کہ یہ بددعا نہیں بلکہ دعائیہ کلمات ہیں۔ اگر آپ صحیح مسلم کی اس حدیث پہ جو باب ہے وہی پڑھ لیں تو مفہوم سمجھ جائیں گے کہ "نبی ﷺ نے کسی شخص پہ لعنت کی ہو یا برا کہا ہو یا اس کے خلاف بددعا کی ہو اور وہ اس کا مستحق نہ ہو تو یہ بددعا اس کے لئے اجر اور رحمت کا باعث بن جائے گی" بعض جہلاء اس حدیث میں تحریف کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ سیدنا معاویہ ؓ نے نبی ﷺ کا حکم سن کر بھی کھانا کھاتے رہے بات نہ مانی جبکہ یہ بات سراسر خیانت پہ مبنی ہے روایت میں ایسا کچھ نہیں ہے کہ سیدنا معاویہ ؓ تک یہ پیغام پہنچا ہو کہ نبی ﷺ نے آپکو بلایا ہے فقط اتنا ہے کہ ابنِ عباس ؓ کو بھیجا بلانے کے لئے انہوں نے فرمایا کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں۔ سیدنا معاویہ ؓ کو کسی نے خبر ہی نہیں دی کہ نبی ﷺ نے آپکو بلایا ہے۔

[٦٦٢٨] ٩٦-(٢٦٠٤) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ؛ وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى - قَالَا: حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الْقَصَّابِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ، قَالَ: فَجَاءَ فَحَطَأَنِي حَطْأَةً، وَقَالَ: «اذْهَبْ وَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ». قَالَ: فَجِئْتُ فَقُلْتُ: هُوَ يَأْكُلُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِي: «اذْهَبْ فَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ» قَالَ: فَجِئْتُ فَقُلْتُ: هُوَ يَأْكُلُ، فَقَالَ: «لَا أَشْبَعَ اللهُ بَطْنَهُ».

[6628] محمد بن مثنیٰ عنزی اور ابن بشار نے ہمیں حدیث بیان کی ــ الفاظ ابن مثنیٰ کے ہیں ــ دونوں نے کہا: ہمیں امیہ بن خالد نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں شعبہ نے ابوحمزہ قصاب سے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی، کہا: میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے، میں دروازے کے پیچھے چھپ گیا، کہا: آپ آئے اور میرے دونوں شانوں کے درمیان اپنے کھلے ہاتھ سے ہلکی سی ضرب لگائی (مقصود پیار کا اظہار تھا) اور فرمایا: ''جاؤ، میرے لیے معاویہ کو بلا لاؤ۔'' میں نے آپ سے آ کر کہا: وہ کھانا کھا رہے ہیں۔ آپ نے دوبارہ مجھ سے فرمایا: ''جاؤ، معاویہ کو بلا لاؤ۔'' میں نے پھر آ کر کہا: وہ کھانا کھا رہے ہیں، تو آپ نے فرمایا: ''اللہ اس کا پیٹ نہ بھرے۔''

فائدہ: آپ ﷺ نے یہ جملہ بددعا کی غرض سے نہ کہا، پھر بھی رسول اللہ ﷺ کے اللہ تعالیٰ سے لیے ہوئے عہد کی برکت سے اس جملے کی برکت حضرت معاویہ ؓ کو حاصل ہوگئی اور وہ انتہائی مالدار اور خوش حال ہو گئے۔

قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: قُلْتُ لِأُمَيَّةَ: مَا حَطَأَنِي؟ قَالَ: قَفَدَنِي قَفْدَةً.

ابن مثنیٰ نے کہا: میں نے امیہ سے پوچھا: حَطَأَنِي کا کیا معنی ہے؟ تو انھوں نے کہا: مجھے ایک تھپکی دی۔

[٦٦٢٩] ٩٧-(...) حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ. سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ. فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاخْتَبَأْتُ مِنْهُ. فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

[6629] بیان کی، ا... حضرت ابن... کھیل رہا... سے چھپ...

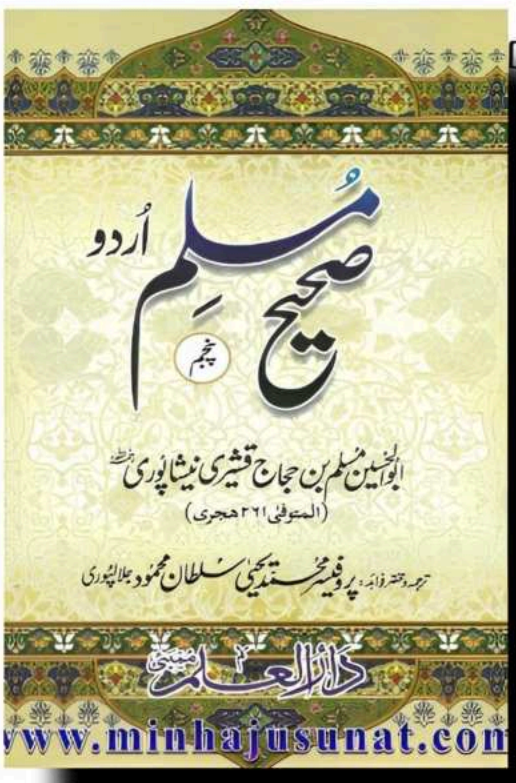

(المعجم٢٦) (بَابُ ذَمِّ ذِي الْوَجْهَيْنِ، وَتَحْرِيمِ فِعْلِهِ)(التحفة٢٦)

[٦٦٣٠] ٩٨-(٢٥٢٦) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ،

[630] کہ رسول... رخا مخص... کے ساتھ ملتا ہے اور ان لوگوں سے دوسرے پہرے کے

کیا پیٹ نہ بھرے بددعا ہے؟

امام مسلمؒ نے جہاں سیدنا معاویہؓ کے متعلق 6628 نمبر پر یہ حدیث لکھی کہ "اللہ معاویہؓ کا پیٹ نہ بھرے" اسی کے ایک حدیث پیچھے 6627 نمبر پہ ایک حدیث لکھی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لڑکی کے متعلق فرمایا "تیری عمر بڑی نہ ہو" بظاہر اب یہ الفاظ بدعا کے لگتے ہیں لیکن حقیقت میں یہ دعائیہ کلمات ہیں۔ روایت مکمل پڑھیں تو بات صاف ہو جائے گی کہ جب ام سلیمؓ تک یہ بات پہنچی کہ اس یتیم لڑکی کو نبی ﷺ نے فرمایا تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو نبی ﷺ مسکرانے لگے اور فرمایا کہ میں بھی ایک بشر ہوں اگر میں کسی کو کوئی برے الفاظ کہہ دوں جو وہ اس کا مستحق نہ ہو تو قیامت کے دن وہ اس کے لئے باعث رحمت ہو گا۔ ایک ہی جگہ یہ احادیث لکھ کے امام مسلمؒ نے بھی اپنا موقف واضح کر دیا کہ یہ بددعا نہیں۔

[٦٦٢٧] ٩٥-(٢٦٠٣) حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانَتْ عِنْدَ أُمِّ سُلَيْمٍ يَتِيمَةٌ، وَهِيَ أُمُّ أَنَسٍ، فَرَأَى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْيَتِيمَةَ، فَقَالَ: «آنْتِ هِيَهْ؟ لَقَدْ كَبِرْتِ، لَا كَبِرَ سِنُّكِ» فَرَجَعَتِ الْيَتِيمَةُ إِلٰى أُمِّ سُلَيْمٍ تَبْكِي، فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: مَا لَكِ؟ يَا بُنَيَّةُ! قَالَتِ الْجَارِيَةُ: دَعَا عَلَيَّ نَبِيُّ اللهِ ﷺ أَنْ لَا يَكْبَرَ سِنِّي، فَالْآنَ لَا يَكْبَرُ سِنِّي أَبَدًا، أَوْ قَالَتْ قَرْنِي، فَخَرَجَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مُسْتَعْجِلَةً تَلُوثُ خِمَارَهَا، حَتّٰى لَقِيَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا لَكِ؟ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ!» فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ! أَدَعَوْتَ عَلٰى يَتِيمَتِي؟ قَالَ: «وَمَا ذَاكِ؟ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ!» قَالَتْ: زَعَمَتْ أَنَّكَ دَعَ

قَالَ: أُمَّ سُ أَنِّي أَرْضَ يَغْضَ أُمَّتِي طَهُو

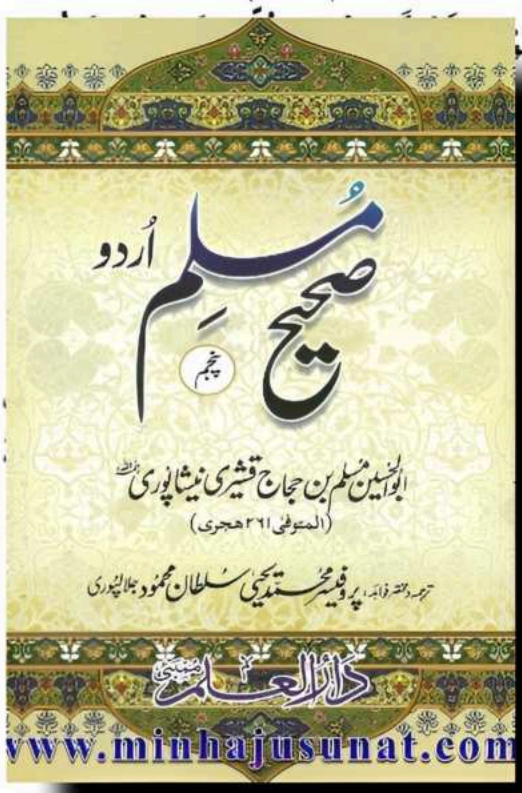

[6627] زُہیر بن حرب اور ابومعن رقاشی نے ہمیں حدیث بیان کی ــ اور الفاظ زہیر کے ہیں ــ دونوں نے کہا: ہمیں عمر بن یونس نے حدیث بیان کی، انھوں نے کہا: ہمیں عکرمہ بن عمار نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسحٰق بن ابی طلحہ نے حدیث سنائی، انھوں نے کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی اور یہی (ام سلیم رضی اللہ عنہا) ام انس بھی کہلاتی تھیں، رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھا تو فرمایا: ''تو وہی لڑکی ہے، تو بڑی ہوگئی ہے! تیری عمر (اس تیزی سے) بڑی نہ ہو!'' وہ لڑکی روتی ہوئی واپس حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس گئی، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے پوچھا: بیٹی! تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا: نبی ﷺ نے میرے خلاف دعا فرما دی ہے کہ میری عمر زیادہ نہ ہو، اب میری عمر کسی صورت زیادہ نہ ہوگی، یا کہا: اب میرا زمانہ ہرگز زیادہ نہیں ہوگا، حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا جلدی سے دوپٹہ لپیٹتے ہوئی نکلیں، حتی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں، رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: ''ام سلیم! کیا بات ہے؟'' حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے نبی! کیا آپ نے میری (پالی ہوئی) یتیم لڑکی کے خلاف دعا کی ہے؟ آپ نے پوچھا: ''یہ کیا بات ہے؟'' حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ کہتی ہے: آپ نے دعا فرمائی ہے کہ اس کی عمر زیادہ نہ ہو، اور اس کا زمانہ لمبا نہ ہو، (حضرت انس رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو رسول اللہ ﷺ ہنسے، پھر فرمایا: ''ام سلیم! کیا تمھیں معلوم نہیں ہے کہ میں نے اپنے رب سے پختہ عہد لیا ہے، میں نے کہا: میں ایک بشر ہی ہوں، جس طرح ایک بشر خوش ہوتا ہے، میں بھی خوش ہوتا ہوں اور جس طرح بشر ناراض ہوتے ہیں میں بھی ناراض ہوتا ہوں۔ تو میری امت میں سے کوئی بھی آدمی جس کے خلاف میں نے دعا کی اور وہ اس کا مستحق نہ تھا تو اس دعا کو قیامت کے دن اس کے لیے پاکیزگی، گناہوں سے صفائی اور ایسی قربت بنا دے جس کے ذریعے سے تو اسے اپنے قریب فرما لے۔''

وَقَالَ أَبُو مَعْنٍ: يُتَيِّمَةٌ، بِالتَّصْغِيرِ، فِي

ابومعن نے کہا: حدیث میں تینوں جگہ (یتیمہ کے بجائے)

کیا پیٹ نہ بھرے بددعا ہے؟

اس کی مثال یوں مزید ایک حدیث سے سمجھیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ام المومنین حضرت ام سلمہ ؓ کو کسی موقع پہ فرما دیا کہ "تیرا ہاتھ خاک آلود ہو" اب جس طرح یہ بددعا نہیں اسی طرح سیدنا معاویہ ؓ کے لئے وہ کلمات بھی بددعا نہیں کہ "اللہ معاویہ ؓ کا پیٹ نہ بھرے" یہ کلمات عرب غیر ارادی طور پہ بولا کرتے تھے بطورِ تکیہ کلام نہ کہ کسی کو بددعا دینے کے لئے۔

(٥٠) بَابُ الْحَيَاءِ فِي الْعِلْمِ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: لَا يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْيٍ وَّلَا مُسْتَكْبِرٌ. وَقَالَتْ عَائِشَةُ: نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ لَمْ يَمْنَعْهُنَّ الْحَيَاءُ أَنْ يَّتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ.

١٣٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ» فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ - تَعْنِي وَجْهَهَا - وَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ! وَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ قَالَ: «نَعَمْ، تَرِبَتْ يَمِينُكِ، فَبِمَ يُشْبِهُ

٦٠٩١

١٣١

عَنْ عَ

أَنَّ رَسُ

لَّا يَسْ

مَا هِيَ

فِي نَ

فَاسْتَحْ

فَقَالَ

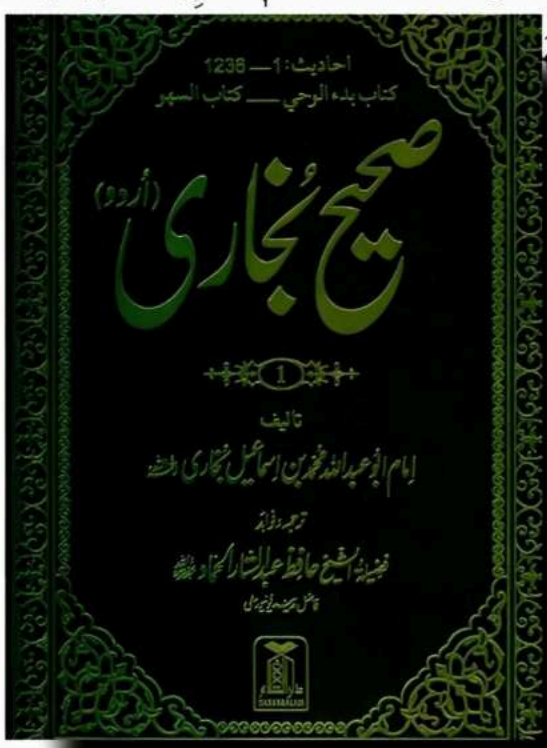

باب: 50- علم کے لیے شرم سے کام لینا (درست نہیں)

حضرت مجاہد کہتے ہیں: حیا کرنے والا اور تکبر کرنے والا علم حاصل نہیں کر سکتا۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: انصار کی عورتیں کیا خوب ہیں، انھیں دین میں سمجھ حاصل کرنے میں شرم دامن گیر نہیں ہوتی۔

[130] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، ام سلیم ؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں شرماتا، کیا عورت کو احتلام ہو تو اسے غسل کرنا چاہیے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں جبکہ (اپنے کپڑے پر) پانی دیکھے۔'' ام سلمہ ؓ نے (شرم سے) اپنا منہ چھپا لیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں تیرا ہاتھ خاک آلود ہو، پھر بچے کی صورت ماں سے کیوں کر ملتی ہے؟''

[131] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے۔ اس کی شان مسلمان کی طرح ہے۔ بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟'' یہ سن کر لوگوں کے خیالات جنگل کے درختوں کی طرف گئے، لیکن میرے ذہن میں یہ آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں: (لیکن) مجھے شرم دامن گیر ہو گئی۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہی بتائیں وہ کون سا درخت

کیا پیٹ نہ بھرے بددعا ہے؟

اسی ضمن میں ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیں جس میں رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوذرؓ کو فرمایا کہ "تیری ماں کے لئے افسوس تیری ماں تجھے گم پائے" یعنی کہ تم گم ہو جاؤ یا فوت ہو جاؤ اور تمہاری ماں تم پہ روئے۔ اب یہ جملہ بظاہر تو بددعا معلوم ہوتا ہے لیکن نہیں۔ یہ بس عربوں میں محاورے کے لئے یہ بات کہی جاتی ہے۔ ایسے جملوں کو عرب بطور تکیہ کلام استعمال کرتے ہیں اس میں بددعا مقصود نہیں ہوتی۔

٣٣٢- حَدَّثَنَا عَمْرُو بنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ؛ ح: وحدثنا مُسَدَّدٌ قال: حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابنَ عَبْدِ الله الْوَاسِطِيَّ، عن خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عن أَبِي قِلَابَةَ، عن عَمْرِو ابنِ بُجْدَانَ، عن أبي ذَرٍّ قال: اجْتَمَعَتْ غُنَيْمَةٌ عِنْدَ رَسُولِ الله ﷺ، فقال: «يَا أَبَاذَرٍّ! أَبْدُ فِيهَا». فَبَدَوْتُ إِلَى الرَّبَذَةِ فَكَانَتْ تُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ فَأَمْكُثُ الخَمْسَ وَالسِّتَّ، فأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فقال: «أَبُوذَرٍّ؟» فَسَكَتُّ، فقال: «ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ أَبَا ذَرٍّ، لِأُمِّكَ الْوَيْلُ» فَدَعَا لِي بِجَارِيَةٍ سَوْدَاءَ، فَجَاءَتْ بِعُسٍّ فِيهِ مَاءٌ فَسَتَرَتْنِي بِثَوْبٍ وَ[illegible] فَكَأَنِّي [illegible] «الصَّعِ [illegible] عَشْرِ [illegible] جِلْدَكَ [illegible] غُنَيْمَةٌ [illegible]

٣٣٢- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں کچھ بکریاں جمع ہوگئیں تو آپ نے فرمایا: ''اے ابوذر! انہیں لے کر باہر جنگل میں چلے جاؤ۔'' چنانچہ میں ربذہ کے بادیے میں چلا گیا۔ پس میں جنبی ہوگیا تو پانچ چھ دن وہاں رہا پھر نبی ﷺ کے پاس آ گیا۔ آپ نے کہا: ''ابوذر!'' تو میں خاموش رہا۔ آپ نے فرمایا: ''تجھے تیری ماں گم کرے' ابوذر! تیری ماں کے لیے افسوس۔'' آپ نے میری خاطر ایک کالی سی لونڈی کو بلوایا تو وہ ایک بڑا پیالہ لے آئی' اس میں پانی تھا۔ اس نے مجھے کپڑے سے پردہ کر دیا اور (دوسری طرف سے) میں اپنی سواری کی اوٹ میں ہوگیا اور غسل کیا تو (اس طرح) میرے سر سے گویا ایک پہاڑ اتر گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پاک مٹی مسلمان کے لیے طہارت کا ذریعہ ہے اگرچہ دس سال تک (پانی نہ پائے) پھر جب تمہیں پانی ملے تو اسے اپنے جسم پر ڈالو۔ یقیناً یہ بہتر ہے۔'' مسدد نے بیان کیا کہ یہ بکریاں صدقے کی تھیں۔ اور عمرو کی حدیث زیادہ کامل ہے۔

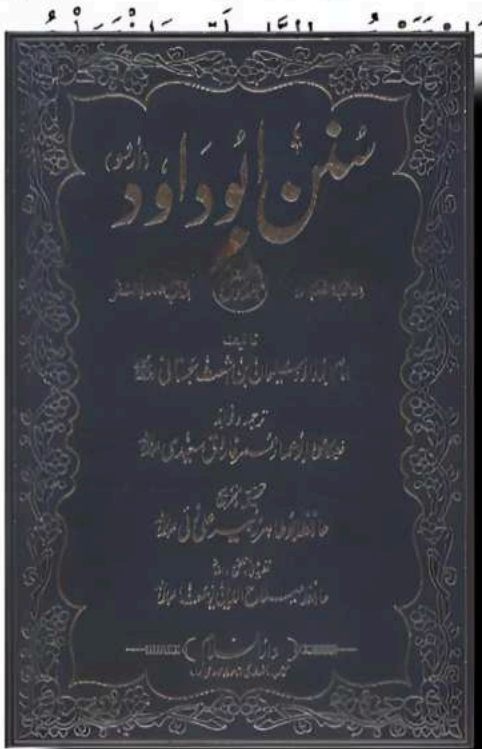

٣٣٣- جناب ابوقلابہ بنی عامر کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں' اس شخص کا بیان ہے کہ میں نے اسلام قبول کر لیا مگر میرے دین نے مجھے فکر میں ڈال دیا۔ چنانچہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' تو ابوذر

◀◀ ح: ١٢٤ من حديث خالد الحذاء به وقال: "حسن صحيح"، وصححه ابن خزيمة، ح: ٢٢٩٢، وابن حبان، ح: ١٣٠٨، ١٣٠٩، والحاكم: ١/ ١٧٠، ١٧٧، ووافقه الذهبي * عمرو بن بجدان ليس بمجهول، بل وثقه الجمهور، فحديثه لا ينزل عن درجة الحسن.

٣٣٣- تخريج: [صحيح] أخرجه البيهقي: ١/ ٢١٧ من حديث أبي داود به، وانظر الحديث السابق.

کیا پیٹ نہ بھرے بددعا ہے؟

اسی طرح حضرت صفیہ ؓ کو نبی ﷺ نے فرمایا "عقری حلقی" یعنی تو بانجھ ہو تیرے حلق میں بیماری ہو۔ جہاں باقی اصحاب کے متعلق آئے کہ صفیہ تو بانجھ ہو، اے لڑکی تیری عمر نہ بڑھے، تیرا ہاتھ خاک آلود ہو، تیری عمر نہ بڑھے وغیرہ وغیرہ تو وہ بدعا نہیں لیکن اسی طرز کا جملہ جو عرب بطور تکیہ کلام استعمال کرتے تھے سیدنا معاویہ ؓ کے متعلق آ جائے کہ "اللہ معاویہ ؓ کا پیٹ نہ بھرے" تو یہ فوراً بدعا بن جاتی ہے۔ ہم ایسے دوگلی پالیسیوں اور ایسے شر سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

(١٥١) بَابُ الْإِدْلَاجِ مِنَ الْمُحَصَّبِ

باب: 151 - وادیٔ محصب سے رات کے آخری حصے میں روانہ ہونا

١٧٧١ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ، فَقَالَتْ: مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَقْرَى حَلْقَى، أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قِيلَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَانْفِرِي». [راجع: ٢٩٤]

[1771] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت صفیہ ؓ کو روانگی کی رات حیض آ گیا تو انھوں نے کہا: میرے خیال کے مطابق میں تمھارے کوچ میں رکاوٹ بنوں گی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''عقریٰ حلقیٰ! کیا اس نے قربانی کے دن طواف زیارت کیا تھا؟'' عرض کیا گیا: ہاں! تو آپ نے فرمایا: ''رخت سفر باندھو اور روانہ ہو جاؤ۔''

١٧٧٢ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَزَادَنِي مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْ

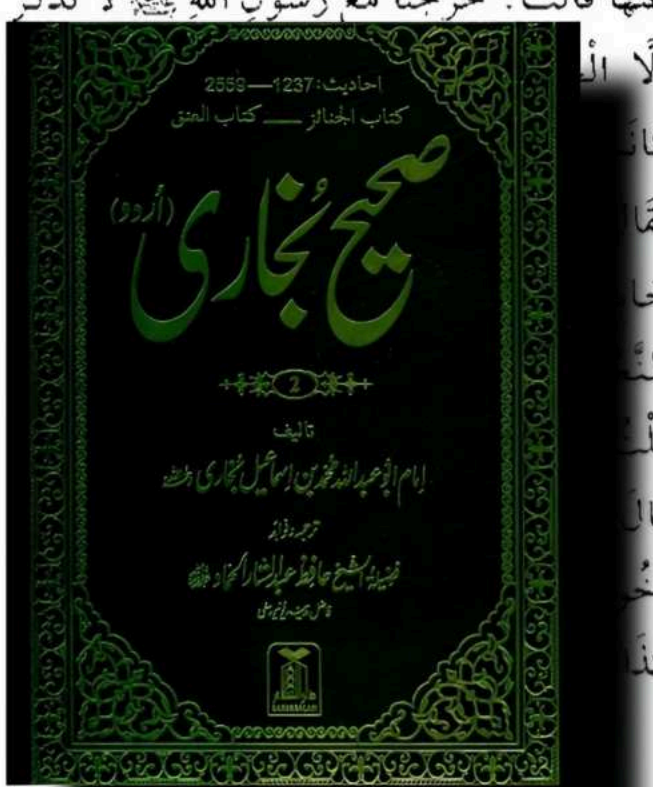

[1772] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مدینہ سے نکلے تو ہماری زبانوں پر صرف حج کا ذکر تھا۔ جب ہم مکہ پہنچ گئے تو آپ نے ہمیں احرام کھول دینے کا حکم دیا۔ اور جب روانگی کی رات تھی تو حضرت صفیہ بنت حیی ؓ کو حیض آ گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''حلقیٰ عقریٰ! میرا خیال ہے کہ وہ تمھیں سفر سے روک دے گی۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''کیا تو نے قربانی کے دن طواف زیارت کیا تھا؟'' صفیہ ؓ نے کہا: جی ہاں! تو آپ نے فرمایا: ''پھر سفر پر روانہ ہو جاؤ۔'' حضرت عائشہ ؓ نے کہا کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں حلال نہیں ہوئی (میں نے حج کا احرام نہیں کھولا ہے۔) آپ نے فرمایا: ''تم مقام تنعیم سے احرام باندھ کر عمرہ کر لو۔'' چنانچہ ان کے ساتھ ان کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن ؓ گئے۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: ہم آپ کو رات کے آخری حصے میں ملے تو آپ نے فرمایا: ''ہم تمھارا انتظار فلاں جگہ پر کریں گے۔''

امام مسلمؒ کے نزدیک پیٹ نہ بھرے بددعا نہیں

شارحِ صحیح مسلم حافظ نوویؒ فرماتے ہیں کہ امام مسلمؒ نے اس حدیث سے یہ فہم لیا ہے کہ سیدنا معاویہؓ بددعا کے مستحق نہیں تھے۔یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اس حدیث کو اس باب میں ذکر کیا ہے۔امام مسلم کے علاوہ دیگر اہل علم نے بھی اس حدیث کو سیدنا معاویہؓ کے مناقب میں شامل کیا ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ حقیقت میں ان کے لیے دُعا بن گئے تھے۔ (شرح صحیح مسلم للنووی 156/16)

اُذْهَبْ فَادْعُ لِى مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ
قُلْتُ لِأُمَيَّةَ مَا حَطَأَنِى قَالَ قَفَدَنِى قَفْدَةً حدثنى إِسْحٰ
شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَبَأْتُ مِنْهُ فَذَكَرَ
حدثنا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِى
أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّ
بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ حدثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ

صحيح مسلم بشرح النووي
الجزء السادس عشر
الطبعة الأولى
١٣٤٩ هجرية — ١٩٣٠ ميلادية

وقفدنى بقاف ثم فاء ثم دال مهملة وقوله حطأة بفتح الحاء واسكان الطاء بعدها همزة وهو الضرب باليد مبسوطة بين الكتفين وانما فعل هذا بابن عباس ملاطفة وتأنيسا وأما دعاؤه على معاوية أن لا يشبع حين تأخر ففيه الجوابان السابقان أحدهما أنه جرى على اللسان بلا قصد والثانى أنه عقوبة له لتأخره وقد فهم مسلم رحمه الله من هذا الحديث أن معاوية لم يكن مستحقا للدعاء عليه فلهذا أدخله فى هذا الباب وجعله غيره من مناقب معاوية لأنه فى الحقيقة يصير دعاء له و فى هذا الحديث جواز ترك الصبيان يلعبون بما ليس بحرام وفيه اعتماد الصبى فيما يرسل فيه من دعاء انسان ونحوه من حمل هدية وطلب حاجة وأشباهه وفيه جواز ارسال صبى غيره ممن يدل عليه فى مثل هذا و لا يقال هذا تصرف فى منفعة الصبى لأن هذا قدر يسير و رد الشرع بالمسامحة به للحاجة واطرد به العرف وعمل المسلمين والله أعلم

باب ذم ذى الوجهين وتحريم فعله

قوله صلى الله عليه وسلم ﴿ان من شر الناس ذا الوجهين الذى يأتى هؤلاء بوجه وهؤلاء بوجه﴾ هذا الحديث سبق شرحه والمراد من يأتى كل طائفة و يظهر أنه منهم ومخالف للآخرين مبغض فإن أتى كل طائفة بالاصلاح ونحوه فمحمود

امام نوویؒ کے نزدیک پیٹ نہ بھرے بددعا نہیں

مشہور لغوی، شارحِ مسلم، حافظ یحییٰ بن شرف نوویؒ فرماتے ہیں بعض احادیث میں (صحابہ کرام کے لیے) رسول اللہ ﷺ کی جو بددعا وغیرہ منقول ہے، وہ حقیقت میں بددعا نہیں، بلکہ یہ ان باتوں میں سے ہے جو عرب لوگ بغیر نیت کے بطورِ تکیۂ کلام بول دیتے ہیں۔ (بعض احادیث میں کسی صحابی کو تعلیم دیتے ہوئے) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان کہ 'تَرِبَتْ یَمِینُکَ' (تیرا داہنا ہاتھ خاک آلود ہو)، (سیدہ عائشہؓ کو آپ ﷺ کا فرمانا کہ) 'عَقْرَی حَلْقَی' (تو بانجھ ہو اور تیرے حلق میں بیماری ہو)، اس حدیث میں یہ فرمان کہ 'لَا کَبِرَتْ سِنُّکِ' (تیری عمر زیادہ نہ ہو) اور سیدنا معاویہؓ کے بارے میں آپ ﷺ کا فرمان کہ 'لَا أَشْبَعَ اللہُ بَطْنَہٗ' (اللہ تعالیٰ ان کا پیٹ نہ بھرے)، یہ ساری باتیں اسی قبیل سے ہیں۔ ایسی باتوں سے اہل عرب بددعا مراد نہیں لیتے۔

(فتح المنعم شرح صحیح مسلم للشیخ موسی شاهین لاشین 85/10)

همزة، أى ضربنى بيده، وبكفه المبسوطة، بين كتفى، وإنما فعل وذكر المصدر «حطأة» وتنوينه على هذا للتقليل. وفسر الراوى «

يقال: حطأ به الأرض، يحطأ حطأ صرعه، وحطأ الرجل الرج

ويقال: قفد فلانا بفتح القاف والفاء، إذا صفع قفاه بباطن

(**اذهب، وادع لى معاوية**) بن أبى سفيان، وكان من

(**قال: فجئت، فقلت: هو يأكل**) فى الكلام طى، أى بالحضور، وهو يأكل، فجئت.

(**ثم قال لى: اذهب، فادع لى معاوية**) التعبير بثم ي عن الإخبار بأنه يأكل، ولعل هذا هو السر فى الدعاء عليه بعد

(**فقال: لا أشبع اللّٰه بطنه**) وسيأتى توجيه هذا الدعاء فى فقه الحديث.

فقه الحديث

قال النووى: هذه الأحاديث مبينة لما كان عليه صلى اللّٰه عليه وسلم من الشفقة على أمته، والاعتناء بمصالحهم، والاحتياط لهم، والرغبة فى كل ما ينفعهم.

ثم قال عن الرواية الثامنة، وفيها قيد «بدعوة ليس لها بأهل» قال: وهذه الرواية تبين المراد بباقى الروايات المطلقة، وأنه إنما يكون دعاؤه عليه رحمة وكفارة، وزكاة ونحو ذلك، إذا لم يكن أهلا للدعاء عليه، ولم يكن أهلا لسبه ولعنه، بأن كان مسلما، غير مرتكب لكبيرة ظاهرة، وإلا فقد دعا صلى اللّٰه عليه وسلم على الكفار والمنافقين، ولم يكن ذلك لهم رحمة.

ثم أثار النووى إشكالا أثاره العلماء من قبله وهو: كيف يدعو على من ليس هو بأهل للدعاء عليه؟ وكيف يسب أو يلعن من ليس هو بأهل للسب واللعن؟.

وأجاب بجوابين: الأول: أن المراد ليس بأهل لذلك عند اللّٰه تعالى، وفى باطن الأمر، ولكنه فى الظاهر مستوجب له، فيظهر له صلى اللّٰه عليه وسلم استحقاقه لذلك بأمارة شرعية، ويكون فى باطن الأمر ليس أهلا لذلك، وهو صلى اللّٰه عليه وسلم، مأمور بالحكم بالظاهر، واللّٰه يتولى السرائر.

والثانى: أن ما وقع من سبه ودعائه ليس بمقصود، بل هو مما جرت به عادة العرب، فى وصل كلامها بكلام لا يقصد، كقولهم: تربت يمينك.

وقال عن الرواية الثامنة والتاسعة: وفى هذا الحديث «لا كبرت سنك» وفى حديث معاوية «لا أشبع اللّٰه بطنه» ونحو ذلك، لا يقصدون بشيء من ذلك حقيقة الدعاء، فخاف صلى اللّٰه عليه وسلم أن

امام ذہبیؒ کے نزدیک پیٹ نہ بھرے بددعا نہیں

امام ذہبیؒ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ الفاظ کہ اللہ سیدنا معاویہؓ کا پیٹ نہ بھرے یہ الفاظ سیدنا معاویہؓ کی فضیلت و منقبت کو ظاہر کرتے ہیں۔

(تذکرۃ الحفاظ للذہبی 699/2)

البرود النوبية و الخضر و يكثر الاستمتاع
و لا يخلو مع ذلك من سرية ، و كان يك
له و تسمن و تحصى .

قال مرة بعض الطلبة : ما اظن ابا ع
للنضرة التى فى وجهه . و قال آخر : ا
النساء فى ادبارهن ؟ قال فسئل فقال : النبيذ
لكن حدث محمد بن كعب القرظى عن ا
حيث شئت فلا ينبغى ان يتجاوز قوله . قا
صلى الله عليه و آله و سلم عن ادبار النساء و لى فيه مصنف . عامة ما ذكرت سمعت الوزير ابن خنزابة عن محمد بن موسى المامونى صاحب النسائى ، و قال فيه : سمعت قوما ينكرون على ابى عبد الرحمن كتاب الخصائص لعلى رضى الله عنه و تركه تصنيف فضائل الشيخين ، فذكرت له ذلك فقال : دخلت دمشق و المنحرف عن علىّ بها كثير فصنفت كتاب الخصائص رجوت ان يهديهم الله ، ثم انه صنف بعد ذلك فضائل الصحابة ، فقيل له و انا اسمع : ألا تخرج فضائل معاوية ؟ فقال اى شىء اخرج ؟ حديث : اللهم لا تشبع بطنه ، فسكت السائل .

قلت : لعل هذه منقبة معاوية لقول النبى صلى الله عليه و آله و سلم : اللهم من لعنته او شتمته فاجعل ذلك له زكاة و رحمة . قال حافظ خراسان ابو على النيسابورى : حدثنا الامام فى الحديث بلا مدافعة ابو عبد الرحمن النسائى . قال احمد بن نضر ابو طالب الحافظ من يصبر على ما يصبر عليه

كتاب
تذكرة الحفاظ
للإمام أبو عبد الله شمس الدين محمد الذهبي
المتوفى ٧٤٨هـ - ١٣٤٨م
الجزء الثاني
صحح
عن النسخة القديمة المخطوطة في مكتبة الحرم المكي
تحت رعاية وزارة المعارف للحكومة العالية الهندية
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

امام ابن بطالؒ کے نزدیک پیٹ نہ بھرے بددعا نہیں

شارحِ صحیح بخاری، علامہ ابن بطالؒ اس طرح کی ایک عبارت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ ایسا کلمہ ہے کہ اس سے بددعا مراد نہیں ہوتی اسے صرف تعریف کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، جیسا کہ جب کوئی شاعر عمدہ شعر کہے تو عرب لوگ کہتے ہیں : قَاتَلَهُ اللهُ (اللہ تعالیٰ اسے مارے)، اس نے عمدہ شعر کہا ہے۔

(شرح صحیح بخاری لابن بطال 329/9)

باب : قول النبي عليه السلام

« تربت يمينك » و« عقرى حلقى »

فيه : عائشة : « أن أفلح أخا أبي القعيس استأذن عليّ بعد ما نزل الحجاب ، فقلت : والله لا آذن له حتى أستأذن النبي - عليه السلام - فقال النبي - عليه السلام - : إنه عمك تربت يمينك ... » الحديث .

وفيه : عائشة : « أن النبي - عليه السلام - أراد أن ينفر فرأى صفية على باب خبائها كئيبة حزينة ؛ لأنها كانت حاضت ، فقال : «[عقرى][1] حلقى » - لغة قريش ... » الحديث

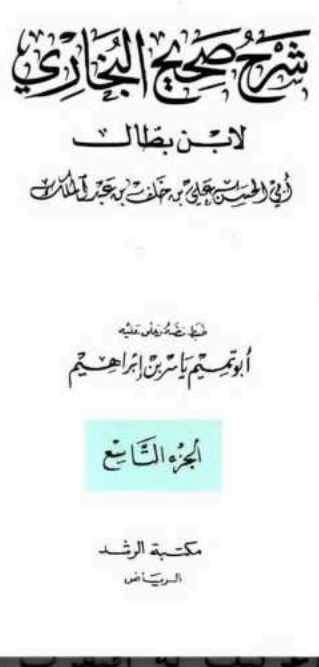

قال [المؤلف] [2] : قال ابن السكيت : افتقر ولم يدع عليه بذهاب ماله ، وإنما أ الجد وأنه إن خالفه فقد أساء ، وقال الأ السلام -: « تربت يمينك » ، و« تربت يـ تقول : انج ثكلتك أمك ، وأنت لا تريد أ أصابها التراب ولم يدع بالفقر عليها .

وقال أبو زيد : ترب إذا افتقر وإنما أرا التراب . قال النحاس : أي ليس يحصل ابن كيسان : المثل جرى على أنه إن فاتك ما أحرصت به أشرت إليه يداك كأنه قال : تربت يداك إن فاتك ، وهذا من الاختصار الذي عرف معناه ، وقال غيره : هي كلمة لا يراد بها الدعاء ، وإنما تستعمل في المدح كما قالوا للشاعر إذا أجاد : قاتله الله لقد أجاد ، وكما قالوا: ويل أمه مسعر حرب ، وهو يتعجب منه ويمدحه ولكنه دعاء

---

(١) في « الأصل » : أعقرى . والمثبت من « هـ ، ن » .
(٢) في « الأصل » : المهلب . والمثبت من « هـ » . (٣) في « هـ » : أي .

حافظ ابن کثیرؒ کے نزدیک پیٹ نہ بھرے بددعا نہیں

حافظ ابن کثیرؒ اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ امام مسلمؒ نے اس حدیث کو پہلی حدیث کے متصل بعد ذکر کیا ہے۔یوں اس حدیث سے سیدنا معاویہؓ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

(البدایہ والنہایہ 402/11)

وقد انْتَفَع مُعاويةُ بهذه الدعوةِ فى دُنْياه وأُخْراه . أما فى الدنيا فإنه لما صار فى الشامِ أميرًا ، كان يَأْكُلُ فى اليومِ سبعَ مراتٍ ، يُجاءُ بقَصْعةٍ فيها لَحَمٌ كَثيرٌ وبَصَلٌ فيَأْكُلُ منها ، ويَأْكُلُ فى اليومِ سبعَ أَكَلاتٍ بلحمٍ ، ومِن الحَلْوَى والفاكهةِ شيئًا كثيرًا ، ويقولُ : واللَّهِ ما أَشْبَعُ ، وإنما أَعْيَى . وهذه نِعْمةٌ ومَعِدةٌ يَرْغَبُ فيها كلُّ المُلوكِ .

وأمَّا فى الآخِرةِ فقد أَتْبَع مسلمٌ هذا الحديثَ بالحديثِ الذى رَواه هو والبُخارىُّ وغيرُهما ، مِن غيرِ وجهٍ[1] عن جماعةٍ مِن الصحابةِ ، أن رسولَ اللَّهِ ﷺ قال : « اللهم إنما أنا بشرٌ ، فأيُّما عبدٍ سببْتُه أو جَلَدْتُه أو دَعَوْتُ عليه ، وليس لذلك أهلًا ، فاجْعَلْ ذلك كَفَّارةً وقُرْبَةً تُقَرِّبُه بها عندَك يومَ القِيامةِ » .

فرَكَّب مسلمٌ مِن الحديثِ الأولِ وهذا الحديثِ فَضيلةً لمُعاويةَ ، ولم يُورِدْ له غيرَ ذلك .

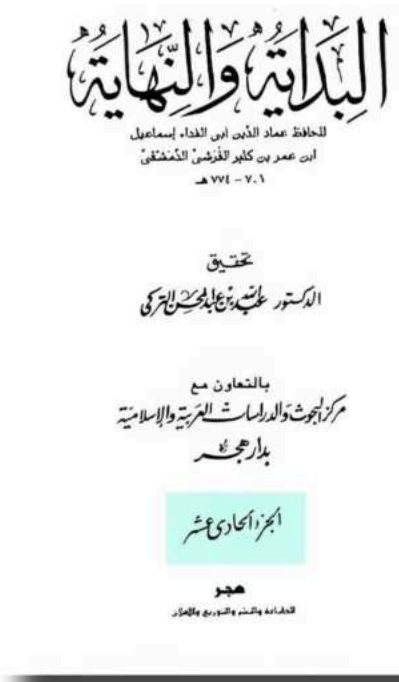

وقال المُسَيَّبُ بنُ واضحٍ ، عن أبى إسحاقَ سليمانَ ، عن عَطاءِ بنِ أبى رَباحٍ ، عن ابنِ عباسٍ ﷺ فقال : يا محمدُ ، أَقْرِئْ مُعاويةَ السَّلامَ ، و على كِتابِه ووحْيِه ، ونِعْمَ الأمينُ .

ثُم أوْرَده ابنُ عساكرَ مِن وجهٍ آخرَ ، عن أوْرَده أيضًا مِن روايةِ عليٍّ وجابرِ بنِ عبدِ اللَّهِ ، أن فى اسْتِكْتابِه مُعاويةَ ، فقال : اسْتَكْتِبْه فإنه أمينٌ .

---

(١) تقدم تخريجه على الصحيحين فى ٩/ ٨٧، كما أخرجه الإمام أحمد فى مسنده ٢/ ٤٨٨، ٤٩٣، ٣/ ٤٠٠، وابن أبى شيبة فى المصنف (٩٥٩٩ - ٩٦٠١).

امام الزہریؒ کے نزدیک پیٹ نہ بھرے بددعا نہیں

مشہور لغوی ابو منصور، محمد بن احمد ،ازہری ایسے کلمات کے بارے میں مستند لغوی ابو عبید سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایسی باتیں عربوں کے اس طریقے کے مطابق ہیں، جس میں وہ کسی کے بارے میں بددعا کرتے ہیں لیکن اس کے وقوع کا ارادہ نہیں کرتے، یعنی بددعا کا پورا ہو جانا مراد ہی نہیں۔

(تہذیب اللغۃ 216/1)

حَلْقاً » . قال : وهذا على مذهب العرب فى الدعاء على الشىء من غير إرادةِ لوقوعه ، لا يراد به الوقوع .

وقال شمر : قلتُ لأبى عبيد : لم لا تجيز عَقْرَى ؟ فقال : لأن فَعْلَى تجىء نعتاً ، ولم تجىء فى الدعاء . فقلتُ : روى ابن شُميل عن العرب : « مُطَيْرَى » وعَقْرى أخفُّ منها ؟ فلم ينكره وقال : صيَّروه على وجهين .

وفى حديث عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لمّا مات قرأ أبو بكر حين صعد إلى منبره فخطب : (إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ) [الزمر ٣٠] قال عمر : « فعَقِرتُ حتّى خَرَرتُ إلى الأرض » قال أبو عبيد : يقال عَقِر وبَعِل ، وهو مثل الدَّهَش .

وأخبرنى المنذرىّ عن إبراهيم الحربىّ عن محمود بن غيلان عن النضر بن شميل عن المرماس بن حبيبٍ عن أبيه عن جدِّه قال : بعث رسول الله عليه صلى الله عليه عُيينةَ بن بدرٍ حين أسلمَ الناسُ ودخَلَ الإسلام ، فهجَم على بنى عدىّ بن جُندَب[1] بذات الشُّقوق ، فأغاروا عليهم وأخذوا أموالهم حتّى أحضروها المدينةَ عند نَبِىّ الله صلى الله عليه ، فقالت وفود بنى العنبر أُخِذنا يارسولَ الله مسلمين غيرَ مشركين حين خَضْرَمنا النَّعَم . فردَّ النبى صلى الله عليه عليهم ذراريَّهم وعَقارَ بيوتهم . قال أبو الفضل : قال الحربىّ : ردّ النبى صلى الله عليه عليهم ذراريَّهم لأنه لم يَرَ أن يَسبيَهم إلاّ على أمرٍ صحيح ، ووجَدَهم مُقِرّين بالإسلام . قال إبراهيم : أراد بعَقار بيوتهم أرَضِيهم .

قلت : غلط أبو إسحاق فى تفسير العَقار هاهنا ، وإنما أراد بعقار بيوتهم أمتعةَ بيوتهم

(١) فى اللسان : « بنى على بن جندب » . وانظر المعارف ٤٤ .

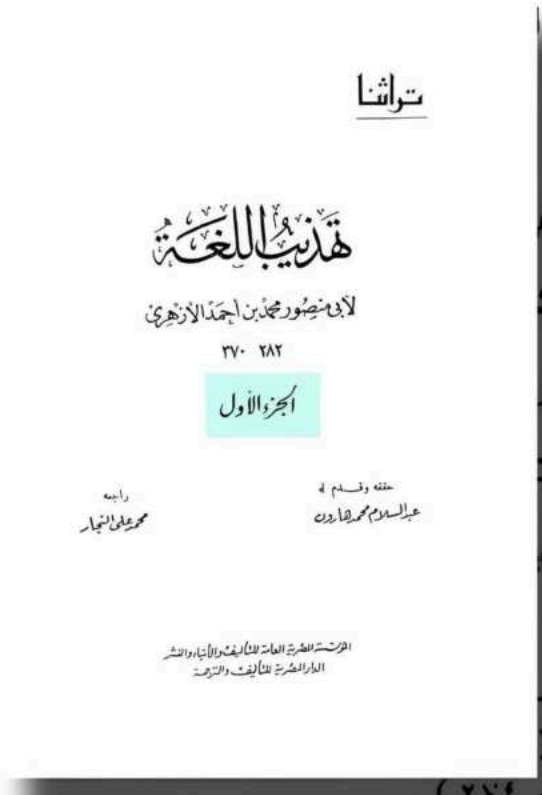

(عقر ٢٧٤) .

شیخ البانیؒ کے نزدیک پیٹ نہ بھرے بددعا نہیں

شیخ ناصر الدین البانیؒ سیدنا معاویہؓ کے متعلق پیٹ نہ بھرنے والی حدیث کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے سیدنا معاویہؓ کی تنقیص ثابت کرنا گمراہ فرقوں کا کام ہے جبکہ یہ حدیث سیدنا معاویہؓ کے فضائل میں ہے۔ (سلسلہ الصحیحہ الالبانی 165/1)

دون قوله: «لا أشبع الله بطنه»، وكأنه من اختصار أحمد أو بعض شيوخه، وزاد في رواية: «وكان كاتبه»، وسندها صحيح.

وقد يستغل بعض الفرق هٰذا الحديث؛ ليتخذوا منه مطعناً في معاوية رضي الله عنه، وليس فيه ما يساعدهم على ذٰلك؛ كيف وفيه أنه كان كاتب النبي ﷺ؟! ولذٰلك قال الحافظ ابن عساكر (١٦ / ٣٤٩ / ٢):

«إنه أصح ما ورد في فضل معاوية».

فالظاهر أن هٰذا الدُّعاء منه ﷺ غير مقصود، بل هو مما جرت به عادة العرب في وصل كلامها بلا نية؛ كقوله ﷺ في بعض نسائه: «عقرى حلقى»(١)، و «تربت يمينكِ»(٢)، وقوله في حديث أنس الآتي: «لا كَبُرَ سنكِ».

ويمكن أن يكون ذٰلك منه ﷺ بباعث البشرية التي أفصح عنها هو نفسه عليه السلام في أحاديث كثيرة متواترة؛ منها حديث عائشة رضي الله عنها قالت:

«دخل على رسول الله ﷺ رجلان، فك
فلعنهما وسبهما، فلما خرجا؛ قلت: يا رسول ا
هٰذان؟ قال: وما ذاك؟ قالت: قلت: لعنتَهما و

**٨٣ - (أَوَمَا عَلِمْتِ ما شارَطْتُ عا
بَشَرٌ، فأَيُّ المسلمينَ لَعَنْتُهُ أَو سَبَبْتُهُ؛ ف**

رواه مسلم مع الحديث الذي قبله في با
أو سبه أو دعا عليه وليس هو أهلاً لذٰلك؛ كان ل

ثم ساق فيه من حديث أنس بن مالك؛

(١) متفق عليه من حديث عائشة، وهو مخرج
(٢) متفقٌ عليه من حديث أم سلمة، وهو مخرج في «صحيح أبي داود» (٢٣٦).

سلسلة
الأحاديث الصحيحة
وشيء من فقهها وفوائدها
محمد ناصر الدين الألباني
مكتبة المعارف للنشر والتوزيع
لصاحبها سعد بن عبد الرحمن الراشد
الرياض

کیا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ بڑھ گیا تھا اور انہوں نے بیٹھ کر خطبہ دینا شروع کر دیا؟

جو روایت پیش کی جاتی ہے "کتاب الاوائل" سے کہ سیدنا معاویہ ؓ کا پیٹ بڑھ گیا اور انہوں نے سب سے پہلے بیٹھ کر خطبہ دینا شروع کر دیا تو یہاں اس کی سند ذکر نہیں۔ حاشیہ میں "مصنف ابن ابی شیبہ" کا حوالہ دیا گیا ہے وہ سنداً ثابت نہیں اس میں "مغیرہ بن مقسم الضبی" راوی موجود ہے اور "عن" سے بیان کر رہا ہے سماع کی صراحت ثابت نہیں لہذا روایت ضعیف ہے۔

أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ بِهَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِي اثْنَي عَشَرَ رَجُلًا. [1]

''سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی آمد سے قبل مدینہ میں مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے بارہ آدمیوں کو اسلام پر جمع کیا۔''

سب سے پہلے بیٹھ کر خطبہ دینے والے

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ جَالِسًا مُعَاوِيَةُ حِيْنَ كَبُرَ وَكَثُرَ شَحْمُهُ وَ عَظُمَ بَطْنُهُ. [2]

''سب سے پہلے جس نے بیٹھ کر خطبہ (جمعہ) دیا وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں جس وقت وہ بوڑھے ہوئے اور ان پر چربی چڑھ گئی اور پیٹ بڑا ہو گیا۔''

سب سے پہلے عراق میں جمعہ پڑ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

ة المبارک

پڑھائی

للّٰهَ

میں

أَوَّلُ ... خطبةِ ﴿إِنَّ اللهَ

... الآية﴾ المَهْدِيُّ العَبَّاس. [4]

''سب سے پہلے جس شخص نے خطبہ جمعہ ا

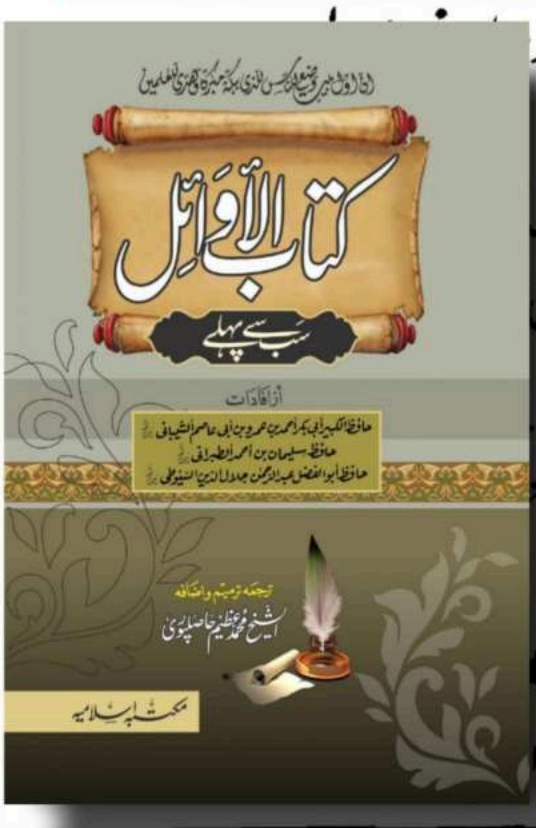

ضعیف

[1] لطائف المعارف:٥٥٧؛ تلقيح الفهوم اهل الاثر:٤٦٤؛ السكتواری:٩٤؛ الاوائل للسيوطی۔ [2] مصنف ابن ابی شيبة: ١/١١٣، ١٤/٧٩؛ السيوطی فی الدر:٦/٢٢٢؛ تاريخ الخلفاء، ص:٧٧۔ [3] الاوائل للسيوطی؛ السكتواری: ٩٤۔ [4] الأوائل للسيوطی؛ السكتواری:٩٥۔

کیا سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ بڑھ گیا تھا؟

اس حوالے سے جو روایت پیش کی جاتی ہے وہ ضعیف ہے۔ مسلم اصول ہے کہ بخاری و مسلم کے علاوہ مدلس کی عن والی روایت بغیر سماع کی تصریح کے ضعیف ہوتی ہے۔ مذکورہ سند میں "مغیرہ بن مقسم الضبی" راوی مدلس ہے اور "عن" سے بیان کر رہا ہے سماع کی صراحت نہیں کی لہذا روایت ضعیف ہے۔

(تعریف أهل التقدیس بمراتب الموصوفین بالتدلیس ابن حجر 46/1
الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین 12)

كِتَابُ الأَوَائِلِ

(١) بَابُ أَوَّلِ مَا فُعِلَ وَمَنْ فَعَلَهُ

سب سے پہلے کون سا عمل کس نے کیا؟

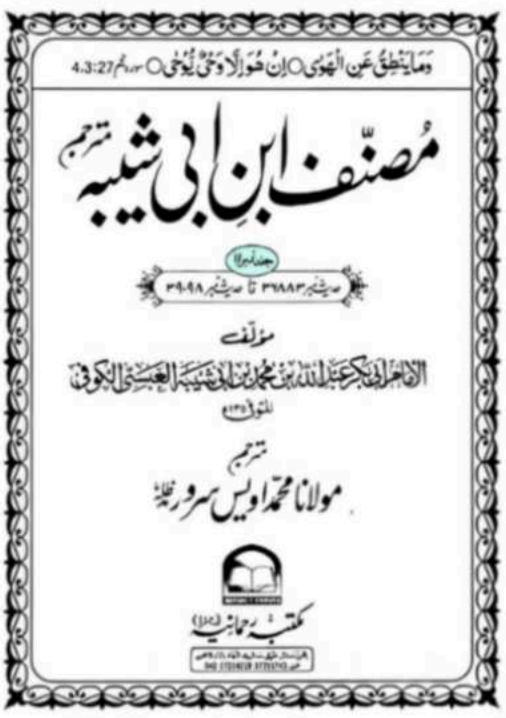
وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ○ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ○ 4:3:27
مُصنّف ابنِ ابی شیبہ مترجم
جلد نمبر ۱۱
۳۶۸۸۳ تا ۳۹۹۸
مؤلف
الإمام أبو بكر عبد الله بن محمد بن أبي شيبة العبسي الكوفي
المتوفى ۲۳۵ھ
مترجم
مولانا محمد اویس سرور
مکتبہ رحمانیہ

ضعیف

قَرَأْتُ عَلَى مَسْلَمَةَ بْنِ الْقَاسِمِ ، حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ
بِبَغْدَادَ ، فِي رَبِيعٍ الْآخَرِ وَعِشْرِينَ وَثَلَاثَ
بُدوس
أَبِي شَ

٣٦٨٨٢
بِالْ
٦٨٨٣)
ن تک یوں
٣٦٨٨٤) حَدَّثَنَا
وَأَوَّلُ مَنْ أَذَّنَ فِي الْعِيدَيْنِ زِيَادٌ.

(٣٦٨٨٤) حضرت حصین فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے عیدین کے لئے منبر لئے اذان زیاد نے دلوائی۔

(٣٦٨٨٥) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ جَالِسًا مُعَاوِيَةُ حِينَ كَبِرَ وَكَثُرَ شَحْمُهُ وَعَظُمَ بَطْنُهُ.

(٣٦٨٨٥) حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے بیٹھ کر خطبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ لیکن یہ اس وقت ہوا جب وہ بوڑھے ہو گئے تھے، جسم فربہ اور پیٹ بڑھ گیا تھا۔

مغیرہ بن مقسم کی تدلیس

امام ذہبیؒ ایک قول نقل کرتے ہیں ابنِ فضیلؒ کا کہ وہ فرماتے ہیں کہ مغیرہ بن مقسم تدلیس کیا کرتے تھے ہم ان کی صرف وہی روایات لکھتے ہیں جن میں وہ سماع کی تصریح کریں

(تہذیب الکمال للذہبی 6892)

وعنه : الثوري ، وشبابة ، وإسحاق بن سليمان ، وعلي بن عاصم، وأبو داود ، ومحمد بن سواء ، وطائفة .

قال أحمد : ما أرى به بأسًا ، وقال أبو حاتم : صالح الحديث صدوق . وقال الدارقطني : لا بأس به .

٦٨٩٢ ـ ع : مغيرة [1] [٤/ق ٥٩ ـ ب] بن مقسم الضبي مولاهم ، الكوفي الفقيه الأعمى ، أبو هشام.

عن : أبي وائل ، وإبراهيم النخعي ، والشعبي ، ومجاهد ، وأبي رزين الأسدي ، وأم موسى ـ سرية عليّ بن أبي طالب ـ وطائفة .

وعنه : شعبة ، والثوري ، وزائدة ، وجرير بن [عبد الحميد] [2] ، وإسرائيل ، وخالد بن عبد الله الطحان ، وأبو عوانة ، وهشيم ، ومحمد بن فضيل ، وخلق .

قال شعبة : كان مغيرة أحفظ من الحكم ، وقال نعيم بن حماد ، عن ابن فضيل : كان المغيرة يدلس وكنا لا نكتب عنه إلا ما قال : حدثنا إبراهيم، وقال أبو بكر بن عياش : كان مغيرة من أفقههم ، وروى عبيد ابن يعيش عن أبي بكر بن عياش قال : ما رأيت أحدًا أفقه من مغيرة فلزمته . وقال جرير بن عبد الحميد : قال

شيءٌ ونسيته . وقال معتمر : كان أبي يحثني كتاب . وقال أبو حاتم ، عن أحمد بن ح عامة ما روى عن إبراهيم إنما سمعه من ومن الحارث العكلي ، وعبيدة . قال : و وحده . قال : وكان إبراهيم حافظًا صاح

---

(١) التهذيب (٢٨/ ٣٩٧ ـ ٤٠٤) .

(٢) في الأصول : حازم . خطأ فلم يذكر جرير تهذيبه ، وكذا لم يذكر المغيرة في ترجمة جرير ابن عبد الحميد.

مغیرہ بن مقسم کی تدلیس

سبط ابنِ العجمی الشافعیؒ نے مغیرہ بن مقسم کو اپنی کتاب مدلسین میں شمار کیا ساتھ امام احمد بن حنبلؒ اور ابنِ فضیلؒ کا قول نقل کیا کہ مغیرہ بن مقسم تدلیس کرتا ہے اور خصوصاً ابرہیم النخعیؒ سے اس کی روایت تب تک صحیح تسلیم نہیں کی جائے گی جب تک کہ سماع کی صراحت نہ کر دے۔

(التبیین الأسماء المدلسین ابن العجمی الشافعی 56)

٧٥ ـ (مصعب بن سعيد) كان مدلساً ذكره ابن حبان في ثقاته.

٧٦ ـ (٤) (مغيرة بن مقسم الضبي) قال ابن فضيل كان يدلس فلا يكتب إلا ما قال حدثنا ابراهيم وقال أحمد بن حنبل عامة حديثه عن ابراهيم مدخول إنما سمعه من حماد ومن يزيد بن الوليد والحرث العكلي وجعل أحمد يضعف حديثه عن ابراهيم يعني النخعي.

٧٧ ـ (م ٤) (مكحول الدمشقي) ذكره ابن حبان في ثقاته ولفظه ربما دلس انتهى وهو مشهور بالإرسال عن جماعة لم يلقهم.

٧٨ ـ (٤) (موسى بن عقبة) في البخاري روايته عن الزهري وفي بعضها

= ٣ ـ شروط الأئمة الخمسة.

٤ ـ ضحى الاسلام ١١٩/٢ ـ ١٢٠.

٥ ـ تعريف أهل التقديس ٤٥/٤٥.

٧٥ ـ مصعب بن سعيد:

هو مصعب بن سعيد ابو خيثمة المصيصي (أصل

قال ابن حجر قال ابن عدي كان يصحف وق

قال ابن عدي يحدث عن الثقات بالمناكير ويصح

راجع:

١ ـ ميزان الاعتدال ١١٩/٤ ـ ١٢٠.

٢ ـ تعريف اهل التقديس ترجمة رقم ١/١٠٦

٧٦ ـ مغيرة بن مقسم:

هو مغيرة بن مقسم الضبي الكوفي صاحب ابراهي

ووصفه النسائي بالتدليس وكذلك حكاه العجلي

وقال أبو داود: كان يدلس.

وقال ابو حاتم عن احمد بن حنبل انه ضعف

ومائة.

راجع:

١ ـ تهذيب التهذيب (٢٦٩/١٠).

٢ ـ ميزان الاعتدال ١٦٥/٤.

٣ ـ تعريف اهل التقديس ترجمة ١١٢/١٠٧.

٧٨ ـ موسى بن عقبة: =

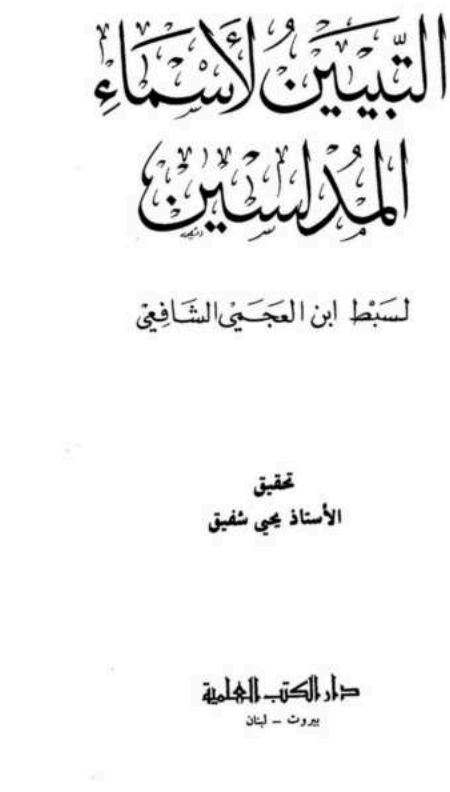

مغیرہ بن مقسم کی تدلیس

امام ابنِ حبان رح مغیرہ بن مقسم کے متعلق فرماتے ہیں کہ وہ تدلیس کیا کرتے تھے۔

(الثقات لابن حبان 464/7)

عنه شعبة بن الحجاج .

﴿ مغيرة ١ ﴾ بن عبيد ، يروى عن أبي

﴿ مغيرة ٢ ﴾ بن عبيد الله الثقفى ، يرو

و زياد سمع من ابن عمر ، روى عنه ابـ

٥ ابن عبيد الله الثقفى .

﴿ مغيرة ٣ ﴾ بن عبد الرحمن ، يروى عن

روى عنه إسحاق بن يحيى .

﴿ مغيرة ٤ ﴾ بن عبد الرحمن بن عب

و كانت له صحبة فيما يزعمون . عداده

١٠ ابن سنان .

﴿ مغيرة ٤ ﴾ بن مقسم الضبى ، مولى صبة ، من أهل الكوفة ، كنيته أبو هاشم ، يروى عن أبى وائل و نخعى ، روى عنه الثورى و شعبة و جرير ، مات سنة ثلاث و ثلاثين و مائة ، و كان مدلسا

﴿ مغيرة ٦ ﴾ بن مسلم ، ابو محمد الهاشمى ، مولى الحسن بن على ، يروى عن

١٥ ابيه عن على ، روى عنه حماد بن سلمة .

---

(١) له ترجمة فى التاريخ الكبير ٤/١/٣٢٠ (٢) له ترجمة فى التهذيب ١٠/٢٦٧ .

(٣) من التاريخ الكبير وغيره ، و وقع فى الأصل و س : المدينة - مصحفا .

(٤) له ترجمة فى التاريخ الكبير ٤/١ / ٣٢٢ (٥) و مثله فى نسخة من التاريخ الكبير ، و فى نسخة من التاريخ الكبير و الجرح و التعديل : أبو هشام - كذا (٦) لم نظفر به .

السلسلة الجديدة من مطبوعات دائرة المعارف النظامية ١/١٦/٤

كتاب الثقات

للامام الحافظ محمد بن حبان بن أحمد أبي حاتم التميمي البستي

(المتوفى سنة ٣٥٤ هـ - ٩٦٥ م)

طبع

باعانة وزارة المعارف للحكومة العالية الهندية

تحت مراقبة

الدكتور محمد عبد المعيد خان مدير دائرة المعارف النظامية

الطبعة الأولى

مطبعة مجلس دائرة المعارف العثمانية بحيدر آباد الدكن الهند

١٣٩٣ هـ - ١٩٧٣ م

مغیرہ بن مقسم کی تدلیس

امام ابنِ الجعدؒ اپنی سند سے ابنِ فضیلؒ کا قول نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ مغیرہ بن مقسم تدلیس کرتا ہے خاص طور پہ ابرہیم النخعیؒ سے ہم اس کی روایات تب تک نہیں لکھتے جب تک کہ وہ سماع کی تصریح نہ کر دے۔

(مسند ابن الجعد 644 وسندہ صحیح)

٦٣٧ - وبه عن إبراهيم أن علقمة والأسود كانا يضربان ولائدهما إذا زنين .

٦٣٨ - وبه عن إبراهيم عن الأسود أنه أكل من لحم فرس له .

٦٣٩ - وبه عن إبراهيم أنه قال : كان يقال : لا يقطع صلاة المسلم شيء .

٦٤٠ - **حدثنا** أحمد بن زهير نا عبيد بن يعيش قال : سمعت أبا بكر بن عياش يقول : ما رأيت أحداً أفقه من مغيرة فلزمته .

٦٤١ - **قال وحدثنا** يحيى بن معين عن حجاج عن شعبة قال : مغيرة أحفظ من الحكم .

٦٤٢ - **قال** وسمعت يحيى يقول : مات مغيرة سنة أربع وثلاثين .

٦٤٣ - **قال** وسمعت أحمد بن حنبل يقول : أُخْبِرْتُ أن مغيرة مات سنة ثلاث وثلاثين .

٦٤٤ - **حدثنا** محمد بن هارون نا نعيم بن حماد قال : سمعت ابن فُضَيل يقول : كان المغيرة يدلس . فكنا لا نكتب عنه إلا ما قال : حدثنا إبراهيم .

٦٤٥ - **حدثنا** أبو سعيد نا عبد الله بن الأجلح قال : رأيت المغيرة يخضب بحناء .

٦٤٦ - **حدثنا** عباس عن ابن أبي الأسود قال :

٦٤٧ - **حدثنا** ابن هانىء نا أحمد بن حن
سمعت هذا من إبراهيم ؟ قال : وما تريد إلى هذا ؟

٦٤٨ - **حدثنا** محمد بن حميد نا جري
الزيوف [1] عبيد الله بن مرجانة .

٦٤٩ - **حدثنا** علي أنا شعبة عن المغيرة عن
نفسها ، وإذنها سكوتها .

مسند ابن الجعد
المسند ببغداد
الحافظ الثبت أبي الحسن علي بن الجعد بن عبيد الجوهري
رواية وجمع
الحافظ الثقة الكبير أبي القاسم عبد الله بن محمد البغوي
مراجعة وتعليق وفهرسة
الشيخ عامر أحمد حيدر
دار الكتب العلمية

(١) والدراهم زيوفاً : صارت مردودة لِغَشٍ . القاموس (٣/ ١٥٠).

مغیرہ بن مقسم کی تدلیس

امام ابن حجرؒ نے مغیرہ بن مقسم کو تیسرے طبقے کے مدلسین میں شمار کیا ہے مزید امام نسائیؒ اور ابن فضیلؒ کا قول لکھا کہ انہوں نے بھی مغیرہ کو مدلس کہا۔

(طبقات المدلسین لابن حجر 16)

١٢ المرتبة الثالثة

(ق محرز) بن عبد الله أبو رجاء الجزري من أتباع التابعين وصفه ابن حبان بذلك في الثقات

(ع مروان) بن معاوية الفزاري من أتباع التابعين كان مشهورا بالتدليس وكان يدلس الشيوخ أيضا وصفه الدارقطني بذلك

(مصعب) بن سعيد أبو خيثمة المصيصي أصله من خراسان روى عن أبي خيثمة الجعفي وابن المبارك وغيرهما وعنه الحسن بن سفيان وأبو حاتم الرازي وجماعة قال ابن عدي كان يصحف وقال ابن حبان في الثقات كان يدلس ويخطئ في آخر عمره

(ع المغيرة) بن مقسم الضبي الكوفي صاحب إبراهيم النخعي ثقة مشهور من الثالثة المساني بالتدليس وحكاه المحلى عن أبي فضيل وقال أبو داود كان لا يدلس وعنه أيضا ما حكاه المحلى أنه كان يرسل عن إبراهيم فما وجد أحدهم من عنه

م ٤ مكحول (الشامي الفقيه المشهور تابعي قال أبو زرعة لم يسمع من الصحابة الا من هو قليل ووصفه بذلك ابن حبان وأطلق الحاكم [illegible] للمتقدمين الا في قول ابن حبان

(ت ق ميمون) بن موسى المرائي (١) والدارقطني كان يدلس وكذا حكاه ابن عدي عن

(ع هشام) بن حسان البصري وصفه جرير بن حازم قاعدت الحسن سبع سنين ما رأيته الحسن باشياء فمن روى أحدها قال من حدثك فحدثه وعن [illegible] أرسل

[illegible] وصفه [illegible] لنا شيأ فوائدهم فلما أصبح أملى علينا مما [illegible] حدثكم عن الاول [illegible] وكل صحيح حدثناكم فهذا يبين أن [illegible] تدليس التسوية

كتاب طبقات المدلسين
المسمى تعريف أهل التقديس بمراتب الموصوفين بالتدليس
تأليف الشيخ الامام العلامة الحافظ الكبير شيخ الاسلام
خاتمة الحفاظ قاضي القضاة رحلة الحفاظ والمحدثين
فريد دهره ووحيد عصره أبي الفضل أحمد
ابن علي بن محمد بن محمد بن علي بن
حجر الكناني العسقلاني المصري
الشافعي المتوفى سنة ٨٥٢ ثم
الله بالرحمة والرض
وأسكنه عالي غر
الجنان
الطبعة الأولى بمعرفة
السادات أحمد ناجي الجمالي ومحمد أمين الخانجي وأخيه
سنة ١٣٢٧
طبع بالمطبعة الحسينية المصرية
بجوار مسجد الامام الحسين رضي الله تعالى عنه
ادارة محمد افندي عبد اللطيف الخطيب

(١) — المرائي — نسبة الى امرين [illegible]

مغیرہ بن مقسم کی تدلیس

محدث العصر شیخ زبیر علی زئیؒ نے مغیرہ بن مقسم کو مدلسین کے تیسرے طبقے کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ جب تک وہ سماع کی صراحت نہ کریں تو روایت ضعیف ہوتی ہے اور فرمایا ہے کہ مغیرہ تدلیس کیا کرتے تھے۔ (الفتح المبین 126)

المرتبة الثالثة
وعدتهم خمسون نفسًا

(٣/١٠٧) ع/ المغيرة بن مقسم الضبي الكوفي ، صاحب إبراهيم النخعي ، ثقة مشهور ، وصفه النسائي ☆ بالتدليس ، وحكاه العجلي ☆☆عن ابن فضيل ، وقال أبو داود :"كان لا يدلس" ☆☆☆ وكأنه أراد ماحكاه العجلي أنه كان يرسل عن إبراهيم فإذا وقف أخبرهم ممن سمعه .

(٣/١٠٧) ثقة مدلس و قال الحافظ ابن حجر : "ثقة متقن إلا أنه كان يدلس ولا سيما عن إبراهيم" (التقريب :٦٨٥١)

توفي سنة ١٣٦ھ

☆ انظر الرقم المتقدم :٣٦.

☆☆ تاريخ الثقات(ص٤٣٧)

☆☆☆ تهذيب التهذيب (١٠/ ٢٧٨) رواه ابو عبيد الآجري عنه والآجري هذا مجهول الحال ، لم أجد من وثقه أو لينه ، وله سؤالات "مفيدة" !!

ذكره فى المدلسين:العلائي (ص١١٠) وأبوزرعةابن العر
والذهبي والمقدسي والدميني (١٥٦/ ٣) و ابن طلعت
وقال محمد بن فضيل بن غزوان :" كان المغيرة يدلس ف
(مسند على بن الجعد ١/ ٤٣٠ح ٦٣

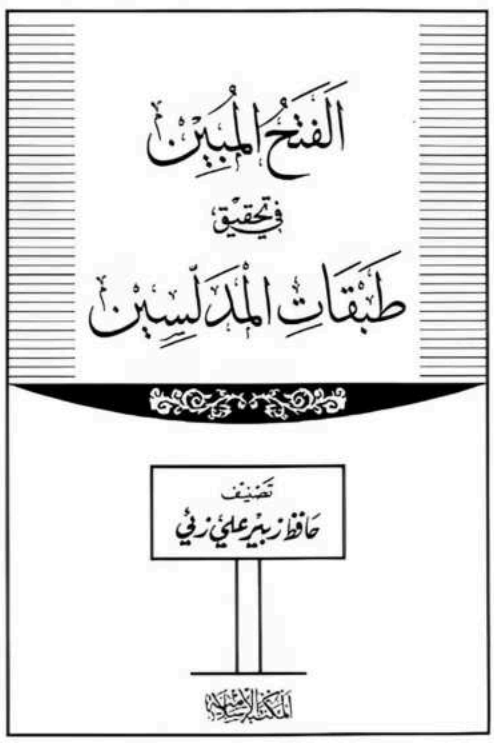

و فيه دليل على أن حديث المغيرة بن مقسم فيما روى ع
فوائد: و قال احمد بن حنبل في مغيرة بن مقسم :" ك
إبراهيم مدخول ، عامة ما روى عن إبراهيم إنما
العكلي و عن عبيدة و عن غيره ." و جعل يضعف حديث

حماد هو ابن أبي سليمان و عبيدة هو ابن معتب الضعيف
ورماه بالتدليس ابن حبان وغيره و روى الآجري المجهـ

و هذه الرواية منكرة مردودة و لم تثبت عن أبي داود رح
الآجري : فهذه حكاية منكرة . (سير اعلام النبلاء ١١/

مغیرہ بن مقسم کی تدلیس

عواد بن حسن الخلفؒ نے مغیرہ بن مقسم کو مدلسین میں شمار کیا ہے۔

(روایات المدلسین للخلف 9)

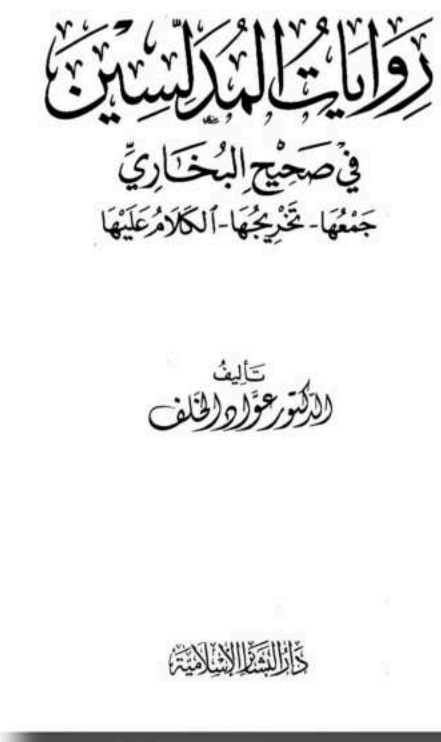

الباب الثاني:

روايات المدلسين في صحيح البخاري

الذين لا تقبل عنعنتهم ما لم يصرِّحوا بالسماع،

أو ما يقوم مقام التصريح بالسماع، وفيه فصلان:

الفصل الأول: روايات المدلسين من المرتبة الثالثة، وفيه مباحث:

المبحث الأول: حبيب بن أبي ثابت.

المبحث الثاني: الحسن بن ذكوان.

المبحث الثالث: حميد الطويل.

المبحث الرابع: سليمان بن مهران.

المبحث الخامس: طلحة بن نافع.

المبحث السادس: عامر بن عبد الله.

المبحث السابع: عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود

المبحث الثامن: عبد الرحمن بن محمد بن زياد.

المبحث التاسع: عبد الله بن أبي نجيح.

المبحث العاشر: عبد الملك بن جريج.

المبحث الحادي عشر: عبد الملك بن عمير.

المبحث الثاني عشر: عثمان بن عمر.

المبحث الثالث عشر: عكرمة بن عمَّار.

المبحث الرابع عشر: عمر بن عبيد الطنافسي.

المبحث الخامس عشر: عمرو بن عبد الله، أبو إسحاق السبيعي.

المبحث السادس عشر: قتادة بن دعامة السدوسي.

المبحث السابع عشر: مبارك بن فضالة.

المبحث الثامن عشر: محمد بن عجلان.

المبحث التاسع عشر: محمد بن عيسى بن نجيح.

المبحث العشرون: محمد بن مسلم بن تدرس، أبو الزبير.

المبحث الحادي والعشرون: مروان بن معاوية.

المبحث الثاني والعشرون: المغيرة بن مقسم.

مغیرہ بن مقسم کی تدلیس

امام ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ مغیرہ بن مقسم ثقہ تھے مگر تدلیس کیا کرتے تھے خاص طور پہ ابرہیم النخعیؒ سے۔

(تقریب التهذیب 6899)

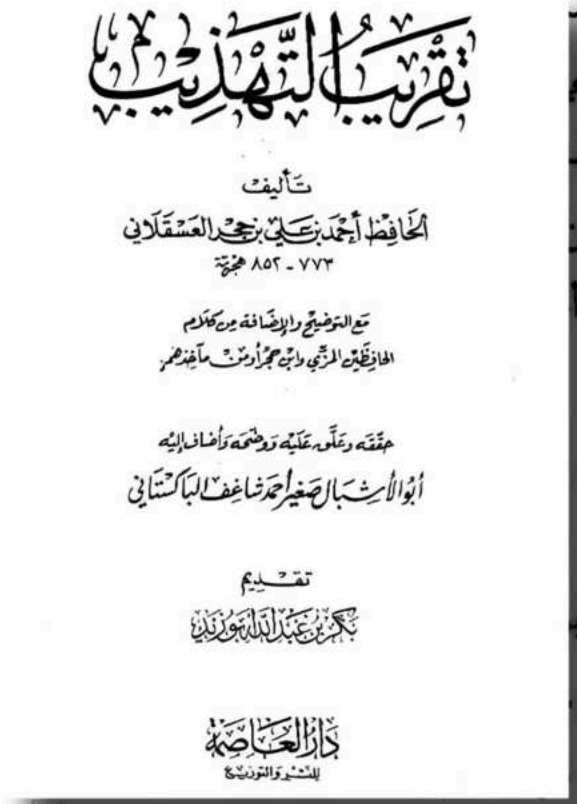
تقريب التهذيب

تأليف

الحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

٧٧٣ - ٨٥٢ هجرية

مع التوضيح والإضافة من كلام

الحافظ المزي وابن حجر أو من مآخذهما

حققه وعلق عليه ووضحه وأضاف إليه

أبو الأشبال صغير أحمد شاغف الباكستاني

تقديم

بكر بن عبد الله أبو زيد

دار العاصمة

للنشر والتوزيع

٦٨٩٣	ع	المغيرة بن عبد الرحمن وزاي، الحزامي، المدني قال أبو داود: كان قد نزل
٦٨٩٤	س	المغيرة بن عبد الرحمن خزيمة، الحرّاني، أبو أ ثلاث وأربعين.
٦٨٩٥	س	المغيرة بن عبيد الله بن مقبول، من السابعة.
ز١/٦٨٩٥	سي ق	(المغيرة بن أبي عبيد، أ
٦٨٩٦	د	المغيرة بن فروة الثقفي مشهور بكنيته، مقبول،
٦٨٩٧	قدت	المغيرة بن أبي قرة السدوسي، مستور، من الخامسة.
٦٨٩٨	بخ ت س ق	المغيرة بن مسلم (الأزدي)، القسملي، بقاف وميم مفتوحتين بينهما مهملة ساكنة، أبو سلمة (الخراساني) السّراج، بتشديد الراء، المدائني، أصله من مرو، صدوق، من السادسة.
٦٨٩٩	ع	المغيرة بن مِقسم، بكسر الميم، الضبي مولاهم، أبو هشام الكوفي، الأعمى، ثقة متقن إلا أنه كان يدلّس ولاسيما عن إبراهيم، من السادسة، مات سنة ست وثلاثين على الصحيح.
٦٩٠٠	خ م د ت س	المغيرة بن النعمان النخعي، الكوفي، ثقة، من السادسة.
٦٩٠١	ق	المغيرة بن نَهيك الحجري، بفتح المهملة وسكون الجيم، المصري، مجهول، من الرابعة.
١/٦٩٠١	سي ق	المغيرة أبو الوليد، أو أبو المغيرة الوليد، في الكنى [٨٤٥٢].

---

(١) كذا في «نسخة المصنف» و«ح» و«ز» و«تهذيب الكمال»، وهو الصواب. وفي بقية النسخ و«تهذيب التهذيب»: «عوف»، وهو خطأ.

مغیرہ بن مقسم کی تدلیس

امام ابن العراقیؒ نے مغیرہ بن مقسم کو اپنی کتاب مدلسین میں شمار کیا اور ساتھ ابنِ فضیلؒ اور امام احمدؒ کا قول لکھا کہ انہوں نے فرمایا کہ مغیرہ تدلیس کرتا ہے خاص طور پہ ابرہیم النخعیؒ سے اس کی روایت تب تک قابلِ قبول نہیں جب تک کہ سماع کی صراحت نہ کر دے۔

(کتاب المدلسین للعرابی 93)

٦٣ ــ ع : مغيرة [١] بن مقسم الضبى ، قال محمد بن فضيل [٢] : كان يدلس وكنا لا نكتب عنه إلا ما قال: حدثنا إبراهيم ، وقال أحمد بن حنبل [٣] : عامة حديثه عن إبراهيم مدخول إنما سمعه من حماد ومن يزيد بن الوليد والحارث العكلى وعبيدة وغيرهم، وجعل يضعف حديثه عن إبراهيم وحده .

= « كان يدلس ، وكف فى آخر عمره » . (رقم ١٠٦ ص ٤٦) .

(١) جامع التحصيل ١١٠ ، وذكره ابن حجر فى المرتبة الثالثة ١١٢ .

المغيرة بن مقسم الضبى مولاهم أبو هشام الكوفى ، الأعمى صاحب إبراهيم النخعى ، ثقة متقن ، قال شعبة : مغيرة أحفظ من حماد ، وكذا قال ابن معين ، إلا أنه كان يدلس ولا سيما عن إبراهيم ، وصفة بالتدليس النسائى وابن حبان وإسماعيل القاضى والحاكم وغيرهم وقال أبو داود : كان لا يدلس وكأنه أراد ماحكاه العجلى أنه كان يرسل عن إبراهيم فإذا وقف أخبرهم

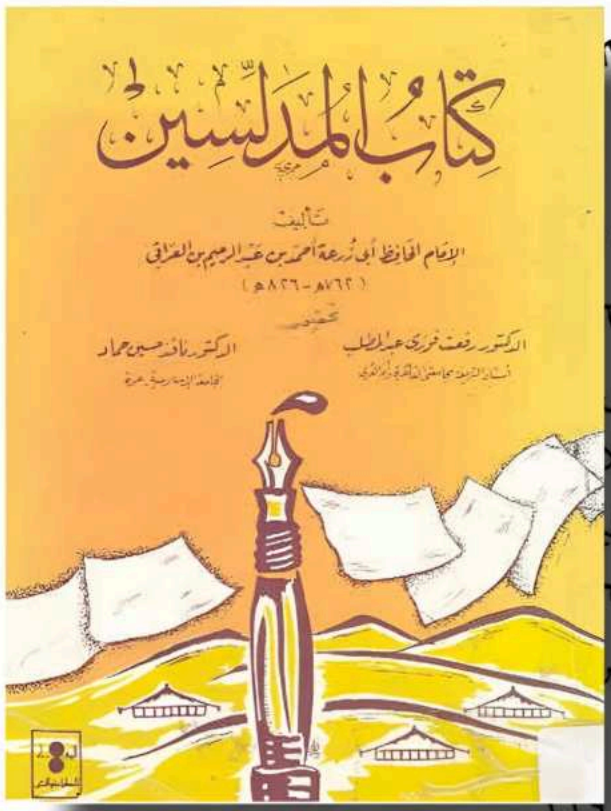

الصحيح، روايته فى الكتب الستة .

انظر ترجمته : طبقات ابن سعد ٦/

طبقات خليفة ١٦٥ ، التاريخ الكبير ٧ / ٢

العجلى ٤٣٧ ، المعرفة والتاريخ ٢/ ٦٠٥

٨/ ٢٢٨، ثقات ابن حبان ٧/ ٤٦٤ ، الكامل

معرفة علوم الحديث ١٠٥ ، تهذيب سير النبلا

الكاشف ٣/ ١٦٩، العبر ١/ ١٣٨ ، الم

٢/ ٦٧٣، جامع التحصيل ٢٨٤ ، التبيين ٦

٢/ ٢٧٠ ، طبقات الحفاظ ٥٩ ، أسماء المدلسي

(٢) انظر : التهذيب ــ لابن حجر ١٠ / ٢٦٩ .

(٣) انظر : الجرح والتعديل ــ لابن أبى حاتم ٨/ ١١٦ .

مغیرہ بن مقسم کی تدلیس

امام ذھبیؒ ایک قول نقل کرتے ہیں ابنِ فضیلؒ کا کہ وہ فرماتے ہیں کہ مغیرہ بن مقسم تدلیس کیا کرتے تھے ہم ان کی صرف وہی روایات لکھتے ہیں جن میں وہ سماع کی تصریح کریں۔

(تہذیب الکمال للذھبی 6892)

وعنه : الثوري ، وشبابة ، وإسحاق بن سليمان ، وعلي بن عاصم، وأبو داود ، ومحمد بن سواء ، وطائفة .

قال أحمد : ما أرى به بأسًا ، وقال أبو حاتم : صالح الحديث صدوق . وقال الدارقطني : لا بأس به .

٦٨٩٢ ـ ع : مغيرة [1] [٤/ق ٥٩ ـ ب] بن مقسم الضبي مولاهم ، الكوفي الفقيه الأعمى ، أبو هشام.

عن : أبي وائل ، وإبراهيم النخعي ، والشعبي ، ومجاهد ، وأبي رزين الأسدي ، وأم موسى ـ سرية عليّ بن أبي طالب ـ وطائفة .

وعنه : شعبة ، والثوري ، وزائدة ، وجرير بن [عبد الحميد] [2] ، وإسرائيل ، وخالد بن عبد الله الطحان ، وأبو عوانة ، وهشيم ، ومحمد بن فضيل ، وخلق .

قال شعبة : كان مغيرة أحفظ من الحكم ، وقال نعيم بن حماد ، عن ابن فضيل : كان المغيرة يدلس وكنا لا نكتب عنه إلا ما قال : حدثنا إبراهيم، وقال أبو بكر بن عياش : كان مغيرة من أفقههم ، وروى عبيد ابن يعيش عن أبي بكر بن عياش قال : ما رأيت أحدًا أفقه من مغيرة فلزمته . وقال جرير بن عبد الحميد : قال

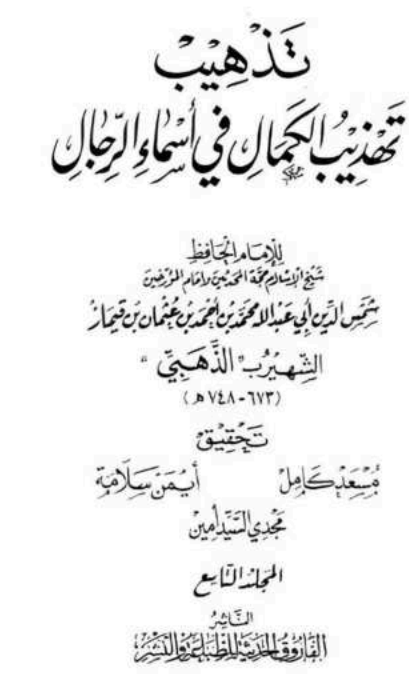

شيءٌ ونسيته . وقال معتمر : كان أبي يحثني كتاب . وقال أبو حاتم ، عن أحمد بن ح عامة ما روى عن إبراهيم إنما سمعه من ومن الحارث العكلي ، وعبيدة . قال : و وحده . قال : وكان إبراهيم حافظًا صاح

---

(١) التهذيب (٢٨/ ٣٩٧ ـ ٤٠٤) .

(٢) في الأصول : حازم . خطأ فلم يذكر جرير تهذيبه ، وكذا لم يذكر المغيرة في ترجمة جرير ابن عبد الحميد.

مغیرہ بن مقسم کی تدلیس

امام ابنِ حجرؒ نے مغیرہ بن مقسم کو تیسرے طبقے کے مدلسین میں شمار کیا ہے جس کے لئے سماع کی صراحت لازمی ہوتی ہے وگرنہ روایت ضعیف تصور کی جاتی ہے مزید امام نسائیؒ اور ابنِ فضیلؒ کا قول لکھا کہ انہوں نے بھی مغیرہ کو مدلس کہا۔ (أهل التقديس لابن حجر 46)

(١٠٦) مُصْعَب بن سعيد أبو خيثمة المِصِّيصي ، أصله من خراسان ، روى عن أبي خيثمة الجعفي وابن المبارك وغيرهما، وعنه الحسن بن سفيان وأبو حاتم الرازي وجماعة ، قال ابن عدي « كان يصحف » وقال : ابن حبان في الثقات « كان يدلس ، وكف في آخر عمره » .

المرتبة الثالثة

وعدتهم خمسون نفساً

(١٠٧) ع/المغيرة بن مقسم الضَّبِّي الكوفي ، صاحب ابراهيم النخعي ، ثقة مشهور ، وصفه النسائي بالتدليس ، وحكاه العجلي عن أبي فضيل ، وقال أبو داود كان لا يدلس » وكأنه أراد ما حكاه العجلي أنه كان يرسل عن ابراهيم فاذا وقف أخبرهم ممن سمعه .

(١٠٨) م٤/مكحول الشامي ، الفقيه المشهور ، تابعي ، يقال انه لم يسمع من الصحابة الا عن نفر قليل ، ووصفه بذلك ابن حبان ، وأطلق الذهبي أنه كان يدلس ، ولم أر أحد للمتقدمين ، الا في قول ابن حبان

---

(١٠٦) قال الذهبي في الميزان : « صاحب « يحدث عن الثقات بالمناكير ويص وعبارة ابن حبان كما في اللسان « عن ثقة وبين السماع في حديثه ل عمره » وقال صالح جزره « شيخ ض

(١٠٧) ثقة متقن الا انه كان يدلس ولا س مات سنة ٣٦ على الصحيح .

(١٠٨) ثقة فقيه ، كثير الارسال ، من ومائة .

تعريف أهل التقديس
بمراتب الموصوفين بالتدليس

للحافظ العلامة الكبير
أحمد بن علي بن محمد
الشهير بابن حجر العسقلاني
المتوفى (٨٥٢ هـ)

تحقيق وتعليق
د. عاصم بن عبدالله القريوتي
استاذ مساعد بكلية الحديث والدراسات الاسلامية
بالجامعة الاسلامية - بالمدينة المنورة

وفي آخر الكتاب :
ملحق باسماء المدلسين ومنظومتين باسماء المدلسين